ماہنامہ
مجلہ حضرت کرماں والا
جلد: 24 | رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ اپریل 2022ء | شمارہ: 09

شہزادگانِ حضرت کرماں والا کے خیر خواہ
فیض پاتے رہیں گے اور بدخواہ تباہ و برباد ہو جائیں گے

خصوصی خطاب

حافظ القاری میاں محمد ابوبکر شرقپوری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف

سادات اولیاء کے کاموں میں بھاگ دوڑ کرنے پر
نبی پاک ﷺ شفاعت فرمائیں گے
خطاب علامہ پیر سیّد شمس الدین بخاری

دستار بندی خلافت و اجازت

پیر سیّد محمد میرام بخاری

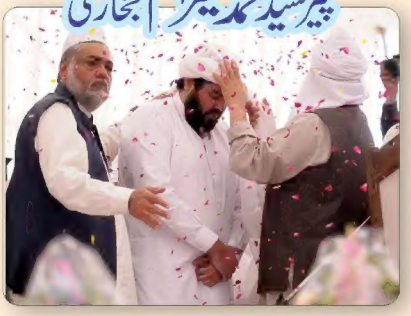

آلِ رسول کی عزت کرنے والا کبھی ذلیل نہیں ہوگا
مرشد کی اولاد میں جھگڑا کروانے والا مردود ہوتا ہے
خطاب علامہ مفتی محمد اقبال چشتی

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے تیسرے سجادہ نشین کی دستار بندی

پیر سیّد شہریار بخاری

مُرشِد کی یادیں

اگر باباجی رحمۃ اللہ علیہ سرکار کی محبت کا دعویٰ ہے تو دلیل کے طور پر
اُن کے شہزادوں کی محبت سینے میں سجاؤ
خطاب ڈاکٹر جمیل راٹھور

Monthly "Mujalla Hazrat Karmanwala"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ

درود شریف ہی اسم اعظم ہے

(فرمانِ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ)

طالبِ دعا

شیخ ظہور احمد (اوکاڑا)

نیو لائٹ ہاؤس

NEW LIGHT HOUSE

Ph: 042-37808151, 042-37808152
Cell: 0300-9425750

IMAM CORPORATION

IMPORTERS ,EXPORTERS & MANUFACTURER

Shop: 042-7639342
042-7670108
042-7670110
Fax: 042-5427409
Mob: 0300-4035426 محمد شہریار
0323-84358862 محمد علی یار

MUHAMMAD RIAZ
Chairman

IMAM

ریاض گروپ آف کمپنی

امام کارپوریشن

★ امپورٹر، اکسپورٹر اینڈ مینوفیکچرر ★

ڈیلر اینڈ مینوفیکچر: فینسی لائٹ، گیٹ لائٹ، گارڈن لائٹ، ٹیوب لائٹ، فانوس

183 Asif Block, Main Boulevard Allama Iqbal Town, Lahore

28-بی، شاہ عالم مارکیٹ نزد دفتر واپڈا مکہ الیکٹرک مارکیٹ، لاہور

حضرت کرماں والا شریف کی روحانی، تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں کا ترجمان رسالہ

ABC CERTIFIED

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت

ماہنامہ

مجلّہ حضرت کرماں والا شریف

فیضانِ کرم

اعلیٰ حضرت، گنج کرم
پیر سیّد محمد اسمٰعیل شاہ بخاری
حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

باباجی سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

باباجی سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جانشینِ گنج کرم، شیخ المشائخ، باباجی
سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

مخدوم المشائخ پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری
پیر سیّد محمد میرام بخاری

پیر سیّد شہریار شاہ بخاری
سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

چیف ایڈیٹر

محمد سمیع اللہ نوری طیّبی

ایڈیٹر

ثناء اللہ طیّبی مجددی نقشبندی

مینجر

محمد زبیر طیّبی، مزمل حسین طیّبی

معاونین

محترم جناب حاجی عزیز اللہ طیّبی، عرب شریف
محترم جناب پیر حاجی عبدالرشید طیّبی، کراچی
محترم جناب شیخ محمد عاصم، لاہور
محترم جناب پیر احسان علی طیّبی، فیصل آباد
محترم جناب چوہدری محمد وحید، لاہور
محترم جناب محمود اکبر گل، پتوکی
محترم جناب ظفر احمد بھلی طیّبی، گوجرانوالا
محترم جناب شیخ ظہور احمد، اوکاڑا
محترم جناب محمد کامل جوئیہ طیّبی، بہاولنگر

ھدیہ فی شمارہ 50 روپے
سالانہ فیس (عام ڈاک) 600 روپے

ڈاک پتہ

مجلّہ "حضرت کرماں والا" جی۔ٹی روڈ اوکاڑہ

معلومات یا شکایت کی صورت میں رابطہ
0321-4471746
info@tayyabi.com

محمد سمیع اللہ نوری پبلشرز نے آصف شکیل پرنٹرز ساہیوال روڈ اوکاڑہ سے چھپوا کر جاری کیا۔

نمائندگان سے ماہنامہ مجلّہ حضرت کرماں والا حاصل کرنے کے لیے رابطہ کر سکتے ہیں۔

ضلع قصور

حاجی شہزادہ محمد یونس طیّبی، بلیئر 46 چک 0300-0436175
محمد اسد علی طیّبی، مولا پور چونیاں 0300-6546847
صوفی محمد یونس طیّبی، الہ آباد چونیاں 0300-8045717
محمد رمضان قادری، اڈا حلہ، پتوکی 0301-4892580
حاجی محمد سلیم طیّبی، حاجی محمد نعیم طیّبی 03004579616/03004575616
حاجی منیر احمد طیّبی، بلیئر چک 46، پتوکی 0301-4767704
ڈاکٹر غلام حیدر، الہ آباد روڈ، چونیاں، 0302-6544702

بہاولنگر

محمد افضال فیصل طیّبی، خادم آباد کالونی 0321-7007270
عبدالحفیظ غوری، ڈونگہ بونگہ 0306-4482397
غلام خالق طیّبی، ڈونگہ بونگہ 0342-7321624
حافظ شیر محمد طیّبی، ڈونگہ بونگہ 0306-6792786
پیر غلام محمد چوہان، چشتیاں شریف 0300-7540717
حافظ اعجاز اکرم طیّبی، ڈاھرانوالا 0300-3590919
ماسٹر غلام مصطفیٰ، ہارون آباد، 0301-7685477
محمد کامل علی طیّبی، چک کامل پورہ، 0300-7580219
اعجاز احمد انجم ایڈووکیٹ، ڈسٹرکٹ کورٹ 0300-9582038
محمد مظہر طیّبی، پنڈ گگٹی، ڈونگہ بونگہ 0301-7274918

میلسی ، بوریے والا، وھاڑی

محمد طاہر غنی 0300-6875903
عبدالکریم زاہد (خادم مرکز محفل میلاد ساہوکا) 0302-7994116
اعجاز حسین طیّبی، چک نمبر 259، بستی نمبر ۳ 0302-6588959
محمد ساجد طیّبی، چک نمبر 259، ساجد ٹاؤن 0303-7844696
محمد عمران طیّبی (منشی بھٹے والا)، 0302-7990561
حاجی محمد بشیر طیّبی، شاہد آٹوز، چونگی نمبر 5، 0334-779632
شوکت علی نقشبندی مٹیاری والا، اڈا مچھی وال 0304-1065690
محمد ذوالفقار طیّبی، گگو منڈی 0307-4585243

گوجرہ ضلع ٹوبہ

محمد ذیشان افضل طیّبی، کوٹ عبدی خاں 0303-7076450
محمد عمیر احمد طیّبی، کچا گوجرہ 0333-7280299
ڈاکٹر مجاہد حسین طیّبی، پنسرہ روڈ گوجرہ 0306-6735363

سیالکوٹ

طیّبی اسلامک پبلک سکول، باجڑہ گڑھی، 0321-6187792

شیخوپورہ

محمد صابر طیّبی، محلہ رسول پورہ، خالد سٹریٹ 0305-4959415

ساھیوال

محمد احسان الحق طیّبی، ہڑپہ اسٹیشن 0345-7434432
امان اللہ شان طیّبی، چیچہ وطنی 0300-7247437

ضلع بہاولپور

ملک سجاد حسین، انارکلی بازار حاصل پور 0305-2100054
حاجی غلام مصطفےٰ نقشبندی، منڈی یزمان 0346-8850659
چوہدری محمد سجاد طیّبی، خیر پور ٹامیوالی 0300-7850681

خانیوال

محمد جمیل طیّبی (میاں چنوں) 0300-4070256
طالب حسین طیّبی (خانیوال) 0302-7814809

لاھور

سمیع اللہ برکت طیّبی، کرماں والا بک شاپ 042-37249515

عارف والا ، پاکپتن شریف

پیر سید عزیز اللہ شاہ صاحب چک 57 ای بی 0301-7258076
ماسٹر احمد حسین جوئیہ، چک 35 ای بی 0300-6948619
محمد نصر اللہ طیّبی، چک 39 ای بی 0340-0419139
محمد طارق سرور طیّبی، چک 52 بلوچاں والا، 0300-6941366
آصف علی طیّبی، مجھی چوک، 0304-6555668
محمد امجد نمبردار، چک 50/SP 0321-6538050
قاری محمد شریف صاحب 0302-4595732
راؤ محمد یونس طیّبی، چک شفیع 0304-8331497

اوکاڑہ ، بصیر پور ، دیپالپور

شیخ محمد لطف اللہ انجم نقشبندی، بصیر پور 0322-7022792
محمد اشرف وٹو طیّبی، بصیر پور 0345-4857822
حاجی محمد عاشق طیّبی، تحصیل امیر دیپالپور 0300-7954818
حافظ محمد عثمان طیّبی 0321-5302421
حاجی محمد انور 0308-1453872

گوجرانوالا

رانا محمد عرفان طیّبی، کسیرہ بازار نزد بلال موزری 0303-3177294

سندھ

محمد نعیم طیّبی، سانگھڑ روڈ، نواب شاہ، 0301-7298134

جھنگ

چوہدری محمد فاروق گجر طیّبی 0333-6745118

راولپنڈی

شبیر حسین طیّبی، ایئر پورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی 0300-5566095

فیصل آباد

ملک اشفاق احمد 0322-6233239
پیر عبدالغفار طیّبی 0301-3201484
محمد حسنین چٹھہ صاحب 0321-6656956

فہرست مضامین

01	حمدِ باری تعالیٰ	پروفیسر رضاء اللہ حیدر	18
02	نعت شریف	ڈاکٹر شجاع الرحمٰن	18
03	منقبت	ثناء اللہ طیّبی مجددی نقشبندی	19
04	اللہ والوں کا تصرف۔۔ (دیدہ بینا)	ثناء اللہ طیّبی مجددی نقشبندی	20
05	مرشد کی یادیں	ثناء اللہ طیّبی مجددی نقشبندی	22
06	ماہِ برکت ورحمت، رمضان المبارک	محمد رمضان قادری	32
07	خراجِ تحسین بحضور شیخ المشائخ ؒ	محمد رمضان قادری	37
08	خطاب ڈاکٹر جمیل راٹھور	شعبہ نشر واشاعت	38
09	خطاب علامہ مفتی محمد اقبال چشتی (لاہور)	شعبہ نشر واشاعت	44
10	خطاب پیر سیّد شمس الدین بخاری (لاہور)	شعبہ نشر واشاعت	52
11	خطاب حضرت مخدوم المشائخ	شعبہ نشر واشاعت	59
12	خطاب میاں محمد ابوبکر شرقپوری مدظلہٗ العالی	شعبہ نشر واشاعت	64
13	خصوصی اعلان بابت محفل میلاد وعرس	شعبہ نشر واشاعت	75
14	سات گولیاں	مزمل حسین طیّبی	77
15	بیان پیر سیّد شہریار بخاری (گجومتہ شریف)	شعبہ نشر واشاعت	79
16	تنظیمی دورے پیر سیّد محمد میرام بخاری	شعبہ نشر واشاعت	80
17	مسائل اعتکاف	ثناء اللہ طیّبی مجددی نقشبندی	83
18	شجرۂ طریقت سلسلہ نقشبندیہ	شعبہ نشر واشاعت	96

نوٹ: ادارہ کا مضمون نگار حضرات سے کلی اتفاق ضروری نہیں!

تنظیمی ذمہ داران

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

زیر سایہ

مخدوم المشائخ حضرت پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری مدظلہٗ العالی | پیر سیّد محمد میرام بخاری مدظلہٗ العالی

زیر نگرانی

پیر سیّد شہریار شاہ بخاری مدظلہٗ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف

مرکزی رابطہ کار

محمد سمیع اللہ نوری طیّبی

0321-4471746

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع لاہور

پیر ملک محمد اسلم طیّبی 0300-9441787 | محمد ظاہر سکھیرا 0302-0407592 | حافظ محمد وسیم 0302-4226674

نگران ٹاؤن ضلع لاہور

پیر وارث علی طیّبی	قصور روڈ	0321-4871750	عطاء اللہ طیّبی	نشتر ٹاؤن	0322-4920685
راجہ داؤد جاوید طیّبی	عزیز بھٹی ٹاؤن	0321-7888817	ظاہر سکھیرا طیّبی	واہگہ ٹاؤن	0333-4701737
پیر غلام مرتضیٰ طیّبی	شالیمار ٹاؤن	0323-4339484	عدنان سکھیرا طیّبی	علامہ اقبال ٹاؤن	0322-4880818
ملک مدثر طیّبی	سمن آباد ٹاؤن	0302-4102621	جنید تجمل	راوی ٹاؤن	0335-4385033
گلزار احمد طیّبی	رائے ونڈ روڈ	0321-4906411	فتح محمد طیّبی	گلبرگ ٹاؤن	0321-4127540

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع بہاولنگر

پیر محمد افضل باجوہ طیّبی	خادم آباد بہاولنگر	0300-7925643	پیر حافظ نعمت اللہ طیّبی	فقیر والی	0302-7446689
محمد حنیف وٹو طیّبی	ڈونگہ بونگہ	0305-7702735	پیر قاری مدثر حسین طیّبی	ہارون آباد	0301-7913089

گلزار احمد طیبی	چشتیاں شریف	0305-5519200	محمد یوسف طیبی	ڈاھرانوالا	0300-2021078
پیر محمد امین طیبی	منچن آباد	0301-7688394	حاجی غلام رسول طیبی	فورٹ عباس	0302-7548078
شیخ محمد نصر اللہ	نظام پورہ بہاولنگر	0300-7587107			

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع پاکپتن

پیر محمد علی شاکر 0307-6374030	پیر عبدالودود طیبی 0322-7840627	ڈاکٹر شوکت سکھیرا 03041598651

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع وھاڑی

پیر شفقت طیبی 0301-79952	پیر فتح اللہ طیبی 0306-6909760	محمد طاہر غنی 0300-6875903

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع ساہیوال

پیر رحمت اللہ طیبی 0301-6915507	پیر احسان الحق طیبی 0345-7434432 , 0302-7965431

ضلعی تنظیم کمیٹی ضلع فیصل آباد

ملک اشفاق احمد 0322-6233239	پیر عبدالغفار طیبی 0301-3201484

☆

محمد ذیشان افضل طیبی، کوٹ عبدی خاں	گوجرہ ضلع ٹوبہ	0303-7076450
چوہدری محمد فاروق گجر طیبی	جھنگ	0333-6745118
پیر محمد دین طیبی	لیہ بکھر	0321-4509712
پیر محمد حفیظ احمد طیبی	ڈیرہ اسماعیل خان، گجرات	0302-6271085, 0346-0461385
پیر گلزار احمد طیبی	بہاولپور	0306-7241553, 0346-1705325
رانا لقمان طیبی	لودھراں	0309-9000183
پیر محمد احسان طیبی	ملتان شریف	0301-6915507
اسد اللہ سلیم طیبی	اسلام آباد	0300-4672459
سردار فتح اللہ ڈوگر طیبی	شیخوپورہ	0301-4362377 , 0346-6322910
رانا محمد عرفان طیبی	گوجرانوالا	0303-3177294 , 0322-5639103

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں

اہم اطلاع

شیخ المشائخ، باباجی رحمۃ اللہ علیہ

سیّد میر طیب علی شاہ بخاری

کا محبوب کام اور پیغام

ہر پیروار بعد نماز عشاء

محفل میلاد پاک

رحمۃ اللہ علیہ

Like
/Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala

بمقام

مزارِ پُرانوار باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

جگر گوشۂ جانشینِ گنجِ کرم، وارثِ کرم، قاسمِ میراثِ گنجِ کرم

الداعی پیر سیّد شہریار بخاری سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

ماہنامہ "مجلّہ" حضرت کرماں والا

کی تقریباً ڈیڑھ سال کے تعطل کے بعد دوبارہ اشاعت شروع کرنے پر

قاسمِ فیضانِ کرم، جانشینِ گنجِ کرم و باباجی سرکارؒ، جگر گوشہء باباجی سرکارؒ

پیر سیّد شہریار بخاری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

اور آپ کی طرف سے مقرر کردہ نئی انتظامیہ

بالخصوص مدیر اعلیٰ جناب محمد سمیع اللہ نوری طیّبی کو

ڈھیروں مبارک باد

منجانب

پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیّبی (چیچہ وطنی)، پیر محمد علی شاکر طیّبی (پاکپتن شریف)

پیر شفقت علی طیّبی، محمد شہباز طیّبی (بورے والا)، محمد طاہر غنی (وہاڑی)، غلام مصطفےٰ طیّبی

رانا محمد لقمان طیّبی (خیر پور)، عبدالباسط طیّبی (لانگری)، چوہدری حق نواز طیّبی (ٹھیکیدار)

پیر محمد طاہر آصف طیّبی (اسلام آباد)، قیصر عباس بھٹی طیّبی، قاری محمد عثمان طیّبی (اوکاڑا)

محمد عدنان طیّبی (لاہور)، محمد کامل طیّبی، محمد احمد طیّبی، بابا فتح اللہ نواب (سیالکوٹ)

ندیم اقبال طیّبی، محمد مجید طیّبی، محمد عزیز طیّبی، حافظ محمد حمزہ طیّبی (لاہور)، محمد اکرم طیّبی

الحمد للہ

گذشتہ سالوں میں

حضرت کرماں والا کالج اینڈ یونیورسٹی

سے فارغ التحصیل کامیاب طالبات کے لیے

تقریب تقسیمِ اسناد

مورخہ 3 رمضان المبارک بعد نمازِ ظہر

تمام سابقہ طالبات کو (ہمراہ والدہ) شرکت کی دعوت ہے۔

بمقام

حضرت کرماں والا کالج اینڈ یونیورسٹی گراؤنڈ

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

برائے معلومات 0321-4471746

Like /Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala

مڈل و میٹرک پاس
طالبات کے لیے
عالمہ فاضلہ درسِ نظامی کلاسز میں
داخلہ شروع
الحمدللہ
تنظیم المدارس بورڈ سے الحاق شدہ

Like /Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala

حضرت کرماں والا گرلز کالج اینڈ یونیورسٹی
آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا
برائے معلومات 0321-4471746

محفل ذکر

سیّدۂ کائنات

سلام اللہ علیہا

صرف برائے خواتین

مورخہ

3

رمضان المبارک

بعد نمازِ ظہر تا افطار

دعوتِ افطار

زیرِ صدارت

والدۂ ماجدہ پیر سیّد شہریار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

بمقام

حضرت کرماں والا اسلامک یونیورسٹی گراؤنڈ

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

برائے معلومات 0321-4471746

حضرت صاحب کرماں والےؒ کے حالات و واقعات سے آراستہ

تاریخی و نادر کتابوں پر مشتمل

ANDROID

موبائل ایپ Application

گوگل پلے سٹور سے انسٹال کریں

ANDROID APP ON
Google play

SCAN ME

درج ذیل کتابیں (PDF) برائے مطالعہ/ ڈاؤن لوڈ دستیاب ہیں

www.karmanwala.com

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی زیر سرپرستی

تعلیمی، تعمیری، فلاحی منصوبہ جات کی تکمیل کے لیے

زکوٰۃ | صدقات | فطرانہ

عُشر | فدیہ | کفارہ

کیوں کہ آپ کی دی ہوئی امداد

- کسی کا اُجڑا ہوا گھر بسا سکتی ہے
- کسی غمگین کو خوشیاں دے سکتی ہے
- کسی فاقہ کش کی بھوک مٹا سکتی ہے
- کسی محتاج کے لیے سہارا بن سکتی ہے
- کسی کے قلب میں علم کا نور بسا سکتی ہے
- کسی پریشان حال کو آسودگی بخش سکتی ہے
- کسی بے سہارا کے لیے سائباں بن سکتی ہے
- کسی غریب کے آنگن میں خوشحالی اُتار سکتی ہے

اپنے عطیات، صدقات و زکوٰۃ اس پتہ پر بذریعہ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف جی۔ ٹی روڈ، اوکاڑا
+92 321 4471746

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

معتکف کو اعتکاف کے ہر دن کا ایک حج کے برابر ثواب ملتا ہے

(شعب الایمان ج ۳ ص ۴۲۵ حدیث ۳۹۶۸)

روزانہ حج کا ثواب

روحانی و تربیتی

اعتکاف (سنت)

رجوع الی اللہ عزوجل، عشقِ رسول ﷺ، روحانی انوار و تجلیات، رُشد و ہدایت، فیوض و برکات
تزکیۂ نفس اور قبولیتِ توبہ کے لیے آپ کو شامل ہونے کی دعوت دی جاتی ہے

آخری تاریخ اندراج: 15 رمضان المبارک

بمقام

جامع مسجد

آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف اوکاڑہ

0321-4471746

Hazrat

Karmanwala

Petroleum Service

حضرت کرمانوالہ پٹرولیم سروس

Prop.

Ch. Imran Mehmood

0321-9464455, 0333-9871111

6-KM Bahawalnagar Road Minchinabad

بہاولنگر روڈ منچن آباد

ASHFAQ JEWLLERS

اشفاق جیولرز 2022

خالص سونے کے

زیورات کا

اعلیٰ مرکز

25 سال سے آپ کی

خدمت میں پیش پیش

0322-6941991 سندھی محلہ چوڑی بازار۔اوکاڑہ

Faisal Garden

Faisal Garden

خواہش عمر بھر کی

تعمیر اپنے گھر کی

فیصل گارڈن

بغیر ایڈوانس صرف 5000

روپے فی مرلہ ماہانہ قسط میں اپنا پلاٹ حاصل کریں

سائٹ آفس: شیر گڑھ روڈ (ملحقہ نیا پاکستان ہاؤسنگ سکیم) رینالہ خورد

بکنگ و مزید تفصیلات کے لئے

0300-2897792, 0344-2897392

فیصل اقبال

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف جی۔ٹی روڈ اوکاڑا میں

خدمت/ ملازمت کے مواقع

مختلف شعبہ جات کو نئے سرے سے متحرک/ فعال کیا جا رہا ہے جو گذشتہ مہینوں میں غیر فعال ہو گئے تھے اور بعض کو مزید فروغ دیا جا رہا ہے چنانچہ کارکن/ خادم/ ورکر درکار ہیں لہذا درج ذیل شعبہ جات سے متعلقہ خدمت/ ملازمت کے خواہشمند حضرات رابطہ کریں، معقول وظیفہ/ رہائش اور کھانا دیا جائے گا۔

شعبہ سیکیورٹی	سیکیورٹی سے متعلق افراد خصوصاً پولیس اور فوج سے ریٹائرڈ
شعبہ لنگر شریف	سالن/ روٹی/ دیگ بنانے کے لیے اور کچن ہیلپر
شعبہ صفائی	لنگر خانہ، وضو خانہ، مسجد اور باتھ رومز کی صفائی وغیرہ
جنرل ورکرز	مختلف چھوٹے بڑے کاموں کے لیے

برائے رابطہ/ تفصیلات/ انٹرویو 0321-4471746

CV بھیجنے کے لیے info@tayyabi.com

اظہارِ تعزیت

گذشتہ دنوں درج ذیل وابستگان اِس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے تھے۔

براہِ مہربانی فاتحہ خوانی/ ایصالِ ثواب کر دیں

☆ محمد اصغر طیّبی نقشبندی (لاہور) کی ہمشیرہ

☆ غلام مصطفیٰ (بورے والا) کی والدہ محترمہ

☆ پیر محمد امین طیّبی (منچن آباد) کے والدِ محترم

☆ محمد عاشق (منچریاں) کی والدہ محترمہ

☆ شیخ محمد نصر اللہ (بہاولنگر) کی زوجہ محترمہ

☆ پیر محمد سلیم طیّبی (گڑ والے، حویلی لکھا)

☆ راجہ محمد احمد خاں طیّبی (183EB گگو منڈی)

☆ شیخ صلاح الدین (لاہور) کے بڑے بھائی شیخ محمد عمر

حمدِ باری تعالیٰ

بے نواؤں کے لبوں پر جب دعا آنے لگی
یا عبادی یا عبادی کی صدا آنے لگی

جس کے ماحول میں ذکر الٰہی جب کیا
ٹھنڈی ٹھنڈی مہکی مہکی سی ہوا آنے لگی

عمر جو باقی ہے اب تقویٰ میں مولا ہو بسر
دیکھ کر اعمال خود مجھ کو حیاء آنے لگی

جب زمیں جلانے لگی اشجار کے سوکھے بدن
بن کے بارش تیری رحمت بے بہا آنے لگی

بھیج کر تو نے ہدایت کر دیا روشن جہاں
نور برساتی رُتوں کو بھی ادا آنے لگی

میں رضاؔ وقتِ سحر حمد و ثناء کرنے لگا
روزنِ دیوار سے کیسی ضیاء آنے لگی

☆ پروفیسر رضاء اللہ حیدر
اوکاڑا

نعت شریف

ایماں کی کسوٹی ہے اگر حبِ محمد ﷺ
عشاقِ محمد ﷺ میں لکھو نام ہمارا

اک حبِ محمد ﷺ تو ہے مومن کا اثاثہ
بس اس کے بناء کچھ نہیں اسلام ہمارا

پنجتن سے محبت جو کرے گا دل و جاں سے
جنت ہے اُسی کی یہ ہے ایمان ہمارا

بہتر ہے کہ پنجتن کی غلامی کریں دن رات
تم لوگوں کو اتنا ہی ہے پیغام ہمارا

جنت تو ہے پنجتن کی دیں گے وہ جسے چاہیں
رہیں اُنہی کی غلامی میں بنے کام ہمارا

جنت نہ ملے ہم کو شجاعؔ ہو نہیں سکتا
پنجتن کے غلاموں میں جو ہے نام ہمارا

☆ ڈاکٹر محمد شجاع الرحمٰن
اوکاڑا

منقبت بحضور

زینت السادات نورُ السادات فخرُ السادات فخرُ المشائخ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

حضرت پیر سید

باباجی میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

نصیب میرا جگایا ہے مرشد میر طیبؒ نے
ایماں میرا بچایا ہے مرشد میر طیبؒ نے

غلامِ پنجتن ہوں میں خادم ہوں صحابہ کا
کرم ایسا کمایا ہے مرشد میر طیبؒ نے

مرے لب پہ جاری ہے صل علیٰ ہر دم
جام ایسا پلایا ہے مرشد میر طیبؒ نے

جہاں میں ہم سجائیں گے محفلیں میلاد کی
سبق ایسا پڑھایا ہے مرشد میر طیبؒ نے

مری نظروں میں رہتا ہے جمالِ گنبدِ خضریٰ
کمال ایسا دکھایا ہے مرشد میر طیبؒ نے

زمانے بھر میں چرچا ہے مراکزِ میلاد کا
کرشمہ کر دکھایا ہے مرشد میر طیبؒ نے

نہیں جچتا کوئی بھی اب مری نگاہوں میں
جمال ایسا دکھایا ہے مرشد میر طیبؒ نے

ثناؔء تُو ناز کر اپنے اوجِ مقدر پہ
تجھے اپنا بنایا ہے مرشد میر طیبؒ نے

ثناء اللہ طیّبی
مجددی نقشبندی

دیدہ بینا

اللہ والوں کا تصرف

وہ بزرگ خراماں خراماں اپنی راہ چلتے جا رہے تھے —— اپنی سوچ میں گم اور قلب یادِ محبوب میں مستغرق تھا —— اچانک اُنکی پیٹھ پر ایک پتھر زور سے آ کر لگا —— درد کا احساس بھی ہوا —— بزرگ نے بے ساختہ پیچھے مُڑ کر دیکھا —— ایک نوجوان کچھ فاصلے پر ہاتھ میں دوسرا پتھر اُٹھائے کھڑا تھا —— اُس کے چہرے پر ابلیسی مسکان سے لتھڑا عجیب زاویہ ناچ رہا تھا —— بزرگ نے حیرانی سے پتھر مارنے کی وجہ کے بارے میں استفسار کرنا چاہا —— مگر وہ نوجوان بے باکانہ نیز ادب سے یکسر محروم انداز میں پہلے ہی بول اُٹھا —— ''کیا تم ہی وہ آدمی ہو جو یہ کہتے ہو کہ کسی کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ پہلے ہی تقدیر میں لکھا ہوتا ہے؟'' —— بزرگ نے اُس نوجوان کی بدتمیزی کے جواب میں کچھ کہنے سے پہلے اثبات میں سر ہلایا —— ابھی کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کہ اُس نے پھر کہا —— تو پھر ٹھیک ہو گیا —— دیکھتے کیا ہو؟ —— یہ پتھر کھانا بھی تیرے ہی مقدر میں تھا —— سو تم نے پتھر کھا لیا —— بے ادب لہجے میں متکبرانہ بات کرنے کے بعد نوجوان کے چہرے پر مسکراہٹ اور زیادہ گہری ہو گئی —— بزرگ نے ایک ٹھنڈی سانس لی —— تکلیف کے احساس کو نرمی کے پردے سے ڈھانپ کر فرمایا —— ''آپ نے مجھے بالکل درست پہچانا ہے —— مگر میں نے پیچھے مُڑ کر اِس لیے دیکھا ہے کہ میرے مقدر میں یہ جو تکلیف لکھی

تھی —— اِس کو انجام دینے کے لیے بدبختی کس کے نصیب میں لکھی ہوئی تھی! —— ہر بندہ اپنے اقوال وافعال کو درست سمجھ کر ہی سرانجام دیتا ہے —— مگر صحیح غلط کا فیصلہ وقت کرتا ہے —— شیخ المشائخ بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پُرملال کے بعد افواہیں پھیلانے کی کوشش ہوئی —— حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کی آڑ میں بے جاء اعتراضات کیے گئے —— لیکن اعلیٰ حضرت، گنجِ کرم، حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ کی باگ ڈور آپ کے خونِ مطہرہ ونسل پاک کو ہی سونپی گئی —— تاریخ پھر سے دہرائی گئی —— عمومی طور پر بڑے بیٹے کو وارث وجانشین مقرر کیا جاتا ہے —— مگر یہاں پھر دینی، روحانی رجحان اور سلسلہ عالیہ طیّبیہ کی خدمت کا جذبہ مدِنظر رکھ کر فیصلہ ہوا —— پیر سیّد شہریار بخاری مدظلہٗ العالی کو سجادہ نشین مقرر کر دیا گیا —— تاہم بڑے صاحبزادے پیر سیّد محمد میرام بخاری مدظلہٗ العالی نے گذشتہ چند دنوں میں کئی اضلاع کے متعدد مقامات کا روحانی و تنظیمی دورہ کر کے ثابت کر دیا —— اللہ والوں کا تصرف جب اپنا کام کرتا ہے تو حالات بدلتے ہی نہیں —— عروج کے زینے بھی طے کرنے لگتے ہیں —— ربع صدی پہلے اِس ماہنامہ جریدے کی اشاعت کو باقاعدہ کیا گیا تھا —— لیکن ڈیڑھ سال پہلے عدم توجہ کی وجہ سے اشاعت معطل ہوئی —— اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایک مرتبہ پھر باقاعدگی سے اشاعت کا آغاز ہو چکا ہے —— آپ کا تعاون اور دعائیں لازم وملزوم ہیں ——

والسلام الیٰ یوم القیام

ثناء اللہ

پیر ثناء اللہ طیّبی
مجددی نقشبندی
ایڈیٹر
ماہنامہ "مجلّہ حضرت کرماں والا"

مرشد کی یادیں

حضور شیخ المشائخ، فخرِ وناز گنج کرم، جانشینِ گنج کرم، اِمام وپیشوائے سلسلہ عالیہ طیّبیہ

باباجی سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری

باباجی حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

یادیں بہتی ہوئی موجوں جیسی ہوتی ہیں۔ جس طرح یکے بعد دیگرے لہریں بنتی اور سفر کرتی ہیں، اِسی طرح یادیں بھی بنتی، اُبھرتی، بلند ہوتی اور مسلسل رواں رہتی ہیں۔ یادوں میں پاکیزگی جب اپنی انتہاء کو چھونے لگتی ہے تو اللہ والوں کی باتیں ہماری یادوں میں تازہ ہو جاتی ہیں۔ اُسی تازگی سے سرشار کچھ لفظ ذہن میں چھلک رہے ہیں۔ تو پھر چلیے! اِس تحریر سے ہم حضور شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ کی یادیں تازہ کرتے ہیں اور اپنے ایمان کو عظیم روحانیت سے روشن ومنور کرتے ہیں۔

از قلم

ثناء اللہ طیّبی

مجددی نقشبندی

انسان آغازِ حیات پر شیر خواری کے بعد والی باتیں اِک خواب کی طرح یاد رکھ سکتا

ہے۔عموماً شیر خواری کی عمر دو سے اڑھائی سال ہوتی ہے۔میرے والدِ گرامی بتایا کرتے تھے کہ جب تمہاری عمر اندازاً ڈیڑھ سال کے لگ بھگ تھی تو ایک دن میں حسبِ معمول حضرت کرماں والا شریف پیر جی (یعنی بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمتِ اقدس میں حاضری کے لیے جانے لگا تو روانگی سے قبل پیار کرنے کے لیے تمہارے قریب آیا اور تم اُس وقت دودھ پی رہے تھے۔میں نے تم سے یہ بات کہی ''ثناء اللہ! میں حضرت کرماں والا شریف پیر جی (یعنی بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ) سے ملنے جا رہا ہوں، کیا میں چلا جاؤں؟''۔والد صاحب بتاتے تھے کہ تم نے دودھ پینا چھوڑ کر باقاعدہ اثبات میں سر ہلایا اور پھر دودھ پینے لگ گئے۔مجھے بھی کبھی کبھار یہ احساس ہوتا ہے کہ واقعی بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی پہچان و محبت اور عقیدت میرے لاشعور میں ہی جاگزیں تھی۔اِسے وراثتی نعمت بھی کہا جا سکتا ہے اور ویسے بھی میرا تعلق ''اعوان'' قوم سے ہے جن کے خون میں ہی اہل بیتِ اطہار و سادات کی محبت رَچی اور بسی ہوئی ہوتی ہے۔

تقریباً دودھ پینے کی عمر سے ہی مجھے نعت شریف پڑھنے کا بیحد شوق تھا۔گھر میں محفل میلاد بھی منعقد ہوا کرتی تھی اور میں ہر وقت نعت شریف پڑھتا رہتا تھا یہاں تک کہ باتھ روم میں بھی گنگناتا رہتا۔والدہ صاحبہ اور والدِ گرامی نے چند مرتبہ مجھے منع کیا اور پھر ایک دن بعمر تقریباً ۵ سال میرے والدِ گرامی مجھے اپنے ساتھ لے کر حضرت کرماں والا شریف چلے گئے اور وہ میری پہلی حاضری ہے جو میرے شعور کے نہاں خانوں میں آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ محفوظ ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ چند خدام اور بیلیوں کے ہمراہ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی پرانی حویلی کے گیٹ کے سامنے موجود تھے اور آپ کسی کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے جب کہ باقی بیلی کچھ فاصلے پر کھڑے ہوئے تھے۔حضور گنج کرم، حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی پرانی حویلی کا گیٹ پرانی طرز پر لکڑی سے بنا ہوا تھا جس پر سلور پینٹ ہوتا تھا۔داخلی گیٹ کے ساتھ کلیجی رنگ کا ایک پرانا ڈاک کا آہنی گول بکس بھی

لگا ہوا تھا۔ جب ہم سڑک کی طرف سے حضرت کرماں والا شریف کے پرانے داخلی دروازے سے گذر کر حویلی کی طرف بڑھے تو والدِ گرامی نے دور سے بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لیا اور چلتے چلتے تھوڑا جھک کر مجھے تاکیدی انداز میں فرمایا کہ جب ہم پیر جی کے قریب پہنچیں تو بس بھاگ کر اُن کی قدم بوسی کر لینا اور عرض کرنا میرے لیے دعا فرمائیں۔

چنانچہ جب تقریباً آدھا راستہ طے ہو گیا تو میں نے والد صاحب کا ہاتھ چھوڑا اور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ میں جاتے ہی بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر گر گیا تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے چونک کر مجھے دیکھا اور پھر جھک کر بڑے ہی پیار کے ساتھ مجھے اُٹھایا اور چہرے کو ہاتھ سے تھپتھپایا۔ اتنی دیر میں والدِ گرامی بھی قریب پہنچ گئے اور اُنہوں نے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ نعت شریف بہت پڑھتا ہے مگر اِسے سمجھ نہیں ہے اور باتھ روم میں بھی پڑھنے لگتا ہے۔ مجھے آج بھی بہت اچھی طرح بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں کی لمس یاد ہے کہ آپ نے بیحد پیار سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور اِرشاد فرمایا کہ ''ایسا تو نہیں کرتے ناں''۔ بس یہی جملہ ارشاد فرمایا اور اُس کے بعد میں نعت شریف تو اُسی ذوق وشوق سے پڑھتا رہا مگر ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے چھوٹے سے ذہن میں بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے نعت خوانی کے آداب ولحاظ کو محفوظ فرما دیا اور پھر مجھے جگہ کی تمیز وتفریق کرنے کا ادراک حاصل ہو گیا۔

بعد ازاں جو باتیں مجھے اچھی طرح یاد ہیں، اُن میں سال بھر میں ایک دو مرتبہ ہمارے علاقے اور گھر میں محفل میلاد کا انعقاد اور حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری و دعوت شامل ہیں۔ جب کبھی حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری اور دعوت کا وقت قریب آتا تو ایک آدھ دن پہلے بڑے بھائی جان محمد سمیع اللہ نوری صاحب یا اُن سے چھوٹے بھائی قریبی دیہاتوں میں گھریلو سطح پر پالے گئے مرغ خریدنے جاتے جو کہ منہ مانگی رقم دے کر حاصل کرتے تھے۔ والد صاحب اپنے پیرومرشد کی مہمان نوازی کے لیے قیاس کی حد تک بہترین اور اعلیٰ انتظامات کروایا کرتے تھے۔

والدِ گرامی کی ملازمت حکومتی ادارے ''مارکیٹ کمیٹی'' میں تھی اور عہدہ ''سیکرٹری'' تھا۔ چونکہ والد صاحب گریجویٹ تھے، اِس لیے گزیٹڈ آفیسر تھے تاہم صرف تنخواہ پر گذارا ہونے کی وجہ سے سفید پوشی کا بھرم قائم تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک مرتبہ تعطیل والے دن گھر میں والد صاحب موجود تھے کہ کسی نے ڈور بیل بجائی۔ میں دروازے پر چلا گیا اور باہر نکل کر دیکھا کہ ایک دیہاتی آدمی جس کے پاس کافی زیادہ پھل وغیرہ تھے مگر میرے لیے بہت زیادہ توجہ طلب ایک جالی نما تھیلے میں کم از کم پانچ سات دیسی مرغ تھے۔ اُس نے والد صاحب کے بارے میں پوچھا تو میں نے واپس اندر آ کر اُن کو مطلع کیا۔ والد صاحب نے مجھے فرمایا کہ بیٹھک (ڈرائنگ روم) میں اُسے بٹھاؤ۔ اب مجھے اِس بات کی بہت خوشی تھی کہ وہ شخص باقی چیزوں کے علاوہ مرغ بھی لے کر آیا تھا جبکہ اُنہی دنوں میں بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کے لیے تیاری ہو رہی تھی۔ والد صاحب ڈرائنگ روم میں تشریف لے گئے اور میں دروازے کے پاس کھڑا اِس بات کا منتظر تھا کہ کب اُس سے مرغ اور پھل لے کر وہ واپس اندر آئیں گے لیکن چند منٹ کے بعد ہی مجھے ڈرائنگ روم کے اندر سے والد صاحب کی اونچی آواز میں ناراض لہجے والی باتیں سنائی دینے لگیں جن میں سے مجھے اِس بات کی سمجھ آئی کہ والد صاحب اُس شخص کو کہہ رہے تھے کہ یہ سامان لے کر اِسی وقت یہاں سے چلے جاؤ۔ پھر چند منٹ کے بعد ہی والد صاحب نے ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کیا اور کافی ناراض موڈ میں واپس اندر آ گئے۔ میں چونکہ چھوٹا تھا اِس لیے میں نے روہانسی آواز میں پوچھا کہ آپ نے مرغ کیوں نہیں لیے؟ اُنہوں نے مجھے جواب دیا کہ وہ بندہ ٹھیک نہیں تھا، اِس لیے میں نے اُسے بھگا دیا۔ خیر مجھے بعد میں پتہ چلا کہ وہ والد صاحب کو منڈی میں کسی سہولت کے بدلے رشوت دینے کے لیے آیا تھا جبکہ والد صاحب آفیسر ہونے کے باوجود کبھی پیدل اور کبھی سائیکل پر بھی دفتر چلے جایا کرتے تھے لیکن حضرت کرماں والا شریف کے ساتھ نسبت کے پیشِ نظر حلال حرام کا بہت خیال رکھتے تھے اور اپنی تربیت کو حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے درِ پاک کی مہربانی قرار دیا کرتے۔ چنانچہ یہ

کیسے ہوسکتا تھا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کے لیے وہ رشوت والے مرغ قبول کر لیتے۔ بلکہ یہاں مجھے یاد آیا کہ اِکا دُکا مرتبہ ایسا ہوا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کے لیے کھانا تیار کیا گیا مگر آپ تشریف نہیں لائے تو والد صاحب بہت زیادہ پریشان ہو جاتے اور بار بار تاسف کیا کرتے تھے کہ ضرور کوئی کھانا کسی بے احتیاطی کے ساتھ یا مبادا کہ بغیر وضو کیے پکایا گیا ہے اور اس وجہ سے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ تشریف نہیں لائے۔ آج کے دورِ پُرفتن میں اپنے پیرخانے کے لیے ایسی دیوانگی اور جذبے سے معمور پاکیزگی والی محبت قدرے نایاب ہو چکی ہے۔

حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی شان وعظمت کا ادراک اور فہم کوٹ کوٹ کر والد صاحب کے دل میں بھرا ہوا تھا۔ وہ اپنے پیرومرشد کے ساتھ بے پایاں، لازوال اور بے انتہاء محبت کرتے تھے۔ میرے بچپن کی بات ہے کہ اُس وقت ہمارے محلے میں زیرِ زمین سیوریج سسٹم نہیں تھا اور پرانے طریقے کے مطابق گلی میں ہی ایک طرف نالی بنی ہوتی تھی جو کہ آگے جا کر بڑے نالے میں گرتی تھی۔ آس پاس ایسے گھر واقع تھے جن کے گھر کے اندر واش روم بھی نہیں تھا چنانچہ گلی میں گند پڑا رہتا تھا جس کی صفائی کے لیے جمعدار روزانہ آیا کرتا۔ لیکن بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری والے دن والدِ گرامی فرمایا کرتے کہ آج گلی اور نالیاں ہم خود صاف کریں گے اور یوں ہم میں سے کوئی نہ کوئی یا پھر میں خود ہی نالیاں صاف کرتا، میرے دوست مذاق اُڑاتے اور کہتے کہ تم جمعدار ہو جو خود صفائی کر رہے ہو تو میں اُنہیں بتاتا کہ ہم اپنے پیر جی (یعنی بابا جی رحمۃ اللہ علیہ) کی محبت کی وجہ سے خود صفائی کر رہے ہیں۔ سچ یہی تھا کہ والد صاحب نے حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت وعقیدت ہمارے دلوں میں بھر دی تھی اور مجھے یوں محسوس ہوا کرتا تھا کہ سارا دین اور ایمان صرف یہی ایک ہستی ہے جن کے قدموں کی خاک بھی ہمارے لیے سونے چاندی سے زیادہ قیمتی ہے۔

حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کے موقع پر ہمارے گھر میں یا مسجد میں محفل میلاد منعقد ہوا کرتی تھی جس میں شہر بھر سے غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جوق در جوق شمولیت کے

لیے آیا کرتے تھے۔ وہ دن اور وقت ایسا نورانی اور پُرنور ہوا کرتا تھا کہ میں ہمیشہ منتظر رہتا تھا کیونکہ جس طرح بچے رونق، طعام اور گہما گہمی پسند کرتے ہیں اُسی طرح میں بھی بہت خوش ہوتا اور اِس پر دوبالا یہ خوشی ہوتی کہ مجھے بھی نعت شریف پڑھنے کا موقع ملتا جس کے لیے میں کافی تیاری کیا کرتا تھا۔ میں بہت اہتمام کے ساتھ جیبی کاپی خریدتا اور پھر اُس پر کافی زیادہ نعتیہ کلام لکھتا تاکہ جب کسی جگہ محفل میلاد ہو تو میں ثنا خوانی کر سکوں۔ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری سے پورا محلّہ اور علاقہ خوش ہو جاتا تھا اور کئی دن تک روحانیت، نورانیت اور تجلیات کو محسوس کیا جاتا۔

میرے والدِ گرامی نے اپنی ساری زندگی ایک معمول برقرار رکھا اور اپنی اولاد کو بھی اُس پر عمل کرنے کے لیے بہت زیادہ تاکید فرمایا کرتے تھے، وہ یہ کہ تقریباً ہر جمعہ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف میں ادا کیا جائے۔ نمازِ جمعہ کے بعد پیرومرشد سے ملاقات ہو، دعا کروائیں اور پھر لنگر شریف کھا کر کبھی قبل از عصر اور کبھی بعد از نمازِ عصر واپسی اختیار کرتے۔ میرا گمان ہے کہ میری عمر اُس وقت شاید محض چار یا پانچ سال ہی ہوگی جب مجھے بھی اپنے ساتھ لیجانا شروع کیا اور ہم حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر حاضری دیا کرتے جس کے آداب بھی والد صاحب خود سکھاتے اور پھر حضور گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کی پرانی حویلی کے عین سامنے واقع مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کی جاتی۔

میں نے نظم وضبط کے اولین اسباق بھی حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پاک سے عملی طور پر سیکھے کیوں کہ نمازِ جمعہ کے بعد صف (قطار) بن جاتی جس میں مریدین، عقیدتمندان اور بیلی کھڑے ہو جاتے اور باری باری حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچ کر دست بوسی کرتے۔ والد صاحب کا یہ بھی معمول تھا کہ ہر مرتبہ جب حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے ہمیں لے کر جاتے تو اُنکے ہمراہ چاہے ایک بیٹا ہوتا یا زیادہ ہوتے، وہ سب کے ہاتھوں میں کچھ نہ کچھ رقم تھما دیتے اور تاکید کرتے کہ جب پیر جی حضور سے مصافحہ کریں تو

نذرانہ بھی پیش کریں اور دعا کے لیے بھی عرض کریں۔ تاہم اوّل دن سے ہی میں نے یہ بات نوٹ کر لی کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نذرانہ لے کر کبھی اپنی جیب میں نہیں ڈالتے تھے بلکہ قریب موجود بیلی کے حوالے کر دیتے پھر بعد ازاں میں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی نہیں دیکھا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جیب میں کوئی رقم یا روپیہ پیسہ رکھا ہو۔ ہمیشہ یہی دیکھا کہ آپ کے خادم یا بیلی ہی روپے پیسے کو سنبھالتے یا اپنے پاس رکھتے حتیٰ کہ لنگر شریف، درگاہ اور آستانہ عالیہ کے جملہ انتظامات کے حوالے سے بھی روپے پیسے کا لین دین اور حساب کتاب آپ کے خدام اور بیلیوں کے سپرد ہوا کرتا۔ بینک اکاؤنٹس بھی زیادہ تر کسی نہ کسی بیلی کے نام پر بنائے جاتے جو حساب کتاب کا ذمہ دار ہوتا۔ بہت ضروری ہوتا تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر اکاؤنٹ بنتا لیکن انتظام پھر بھی کسی نہ کسی بیلی کے پاس ہی رہتا۔ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے جملہ انتظام و انصرام کے سلسلہ میں کروڑوں روپے کے لین دین اور حساب کتاب حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی مقرر کردہ کمیٹیوں کے ہی سپرد رہا تاہم کمیٹیوں کی جانچ پڑتال مختلف انداز اور طریقوں سے کی جاتی ہے تاکہ معاملات کو زیادہ سے زیادہ شفاف رکھا جائے۔

درج بالا انتظامی اُمور یا معاملات کو تفصیل سے بیان کرنے کا بنیادی مقصد دراصل حضور شیخ المشائخ، بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی شانِ بے اعتنائی بیان کرنا ہے کہ آپ دنیاوی مال و دولت کو محض ضروری یا معمولی اہمیت ہی دیتے تھے بلکہ آپ کی جبلت میں استغناء، سخاوت اور توکل کا عنصر بہت زیادہ پایا جاتا۔

حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں جب بھی حاضری ہوتی تو والدِ گرامی اپنے بچوں کے بعد کھڑے ہوتے۔ جب ہم بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچتے اور آپ کی دست بوسی کرتے تو ایک ایسے عجیب سکون و شفقت کا احساس ہوتا کہ جسے لفظوں میں بیان کرنا ہرگز ممکن نہیں ہوگا۔ شاید بیشمار ایسے لوگ موجود ہوں جو کہ اِن الفاظ کو پڑھتے ہوئے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات والی کیفیت کو اپنی یادداشت میں تازہ کر سکیں تو یقیناً وہی میری بات کا مفہوم

صحیح طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مصافحہ کرتے تو آپ بڑے پیار سے فرماتے، آؤ جی نِکے سیکرٹری صاحب، پھر کبھی آپ فرماتے، بھئی ایہہ کون اے؟ اچھا ایہہ سیکرٹری صاحب نیں!، اور پھر میرا چھوٹا سا ہاتھ اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے تھام رکھتے اور والد صاحب سے حال احوال دریافت فرمانے کے علاوہ کچھ دیگر مختصر باتیں کرتے۔ اِس دوران میں بھی بڑے اطمینان اور شوق کے ساتھ اپنا ہاتھ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں رکھتا اور اُس کیفیت کی چاشنی آج بھی ذہن میں ایک ایسا رَس گھول دیتی ہے کہ جس کا تعلق اِس دنیا جہان سے ہو ہی نہیں سکتا۔

حضور شیخ المشائخ، بابا جی رحمۃ اللہ علیہ ملاقات فرماتے ہوئے اپنے دادا جان حضور گنجِ کرم، حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی طرح دعائیہ کلمات ارشاد فرماتے کہ رب کریم خیر فرماوے، یا فرماتے کہ رب کریم رحم فرمائے۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرمایا کرتے تھے، کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے ایک ہاتھ مصافحے کے لیے آگے بڑھایا ہو اور آپ ہمیشہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی تُسی یا آپ کہہ کر مخاطب فرمایا کرتے تھے۔

حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز میں اتنی مٹھاس ہوتی کہ شہد بھی پھیکا معلوم ہونے لگے، لہجہ اِس قدر نرم و گداز ہوا کرتا کہ بندہ ماں کی لوری تک فراموش کر بیٹھے، الفاظ لب ہائے مبارک سے یوں جَھڑتے کہ روئی کے گالے اور گلاب کے پھول بھی رشک کرنے لگ جائیں، گفتگو اتنی شفیق ہوا کرتی کہ ہر رشتہ و تعلق ہیچ پڑ جائے۔ الغرض اِس کمال کا جمال سمجھنے اور جاننے والے صرف وہی ہیں جن کو اِس نعمت سے روشنائی حاصل ہوئی یا جنہوں نے اِس لذت کو چکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد زیادہ تر وابستگان، عقیدتمندان اور بیلیوں کو اُسی وقت اجازت مل جاتی تھی جبکہ بعض بیلی ایسے ہوتے تھے کہ جن کو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ملاقات والی جگہ یا کمرے میں ہی بیٹھنے کا فرمان ہوتا تھا۔ اکثر و بیشتر ہم سب بھی

والد صاحب کے ہمراہ آپ کی خدمتِ اقدس میں بیٹھ جاتے۔ کبھی کبھار تو بات چیت بھی کم ہوتی تھی مگر آپ کی خدمتِ اقدس میں صرف بیٹھ کر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ انور کو دیکھنا بھی ایک کمال تھا۔ وہ گھڑیاں اور لمحات کب اور کیسے دبے پاؤں چپکے سے گذر جاتے کہ ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا تھا پھر لنگر شریف کھانے کے بعد واپسی کی اجازت مل جاتی۔

لنگر شریف کھانے کا شوق بھی بہت زیادہ ہوتا تھا کیوں کہ بہت زیادہ سادگی کے ساتھ پکایا ہوا دال شوربے پر مشتمل سالن اور تندور کی روٹی جبکہ مٹی کے برتن ایک ایسی لذت سے روشناس کرواتے کہ جو صرف وہاں پر ہی میسر تھی۔ بیلی صف بہ صف دستر خوان کے دونوں اطراف بیٹھ جاتے، دایاں گھٹنا کھڑا کیا جاتا اور بایاں گھٹنا بچھا کر بیٹھتے اور پھر لنگر شریف کھانے کے دوران بات چیت منع ہوتی۔ صرف دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کی تاکید ہوتی۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے اور بعد میں بھی ہاتھ دھونے کی ہدایت ہوتی۔ ابتدائی زندگی کے یہ معمولات بہترین نظم وضبط سے مزین اور پاکیزہ ومطہر تھے کہ باقی ساری زندگی پر حاوی ہو گئے اور لاشعور میں رَچ بَس گئے۔ ایک بات کو میں نے بہت زیادہ محسوس کیا کہ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی ملاقات فرماتے تو بہت زیادہ تاکید فرمایا کرتے کہ لنگر شریف لازمی کھا کر جانا چاہے دو لقمے ہی کیوں نہ ہوں۔ میں نے بعد ازاں صوفیاء کی بہت ساری کتابوں میں پڑھا کہ اللہ والوں کے لنگر میں شفاء ہوتی ہے اور نور سے پُر نور ہوتا ہے۔ واقعی حضرت کرماں والا شریف کے لنگر شریف میں اُسی برکت، رحمت اور شفایابی کے خزانے ملے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوا کرتا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہوتی تو والد صاحب کا طریقہ تھا کہ واپسی کا سفر اختیار نہ کرتے بلکہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں پیغام بھیجتے کہ اگر اجازت ہو تو واپس جائیں یعنی اُس وقت تک حضرت کرماں والا شریف سے واپسی اختیار نہ کرتے جب تک کہ مرشد سے اجازت نہ مل جاتی۔ اِس بات سے بھی ادبِ مرشد اور محبتِ مرشد کا اظہار ہوتا تھا۔

میری والدہ صاحبہ مرحومہ مغفورہ (اللہ کریم غریقِ رحمت فرمائے) بہرصورت حکمِ مرشد کے مطابق تہجد کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتی اور درود شریف بھی لازمی پڑھا کرتی تھی۔ اُنہیں سرطان کا مرض لاحق ہوگیا تھا لیکن اِس کے باوجود فرائض کی بجاآوری میں کوئی رکاوٹ نہیں آنے دی۔ جب باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کے لیے کھانا پکانا ہوتا تو ایسے لگتا جیسے بیمار ہی نہیں ہیں، ویسے بھی پورے خاندان میں اِس بات کی دھوم تھی کہ سیکرٹری صاحب کی اہلیہ بہترین پکوان بنانے میں ماہر ہے۔ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کئی مرتبہ اپنے برادرِ اکبر باباجی سیّد صمصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی کے ہمراہ ہوتی اور طعام کے بعد ہمیشہ والد صاحب کو بتایا جاتا کہ آپ کے گھر کا کھانا بہت زیادہ بہترین ہوتا ہے اور والد صاحب اِس بات پر خوش ہوتے اور اللہ کریم کا شکر بجالاتے۔ آخر کار والدہ صاحبہ کی بیماری زیادہ بڑھ گئی اور اُس وقت لاہور میں سب سے بہترین خاتون معالج اور کینسر سپیشلسٹ کے پاس علاج ہو رہا تھا تو اُس نے بتایا کہ اب صرف دو یا تین ماہ زندگی باقی ہے لہٰذا مریضہ کو گھر پر رکھیں۔ باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے والد صاحب کو بہت زیادہ دلاسہ دیا۔ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ میری والدہ صاحبہ کی اپنے مرشد خانے سے عقیدت اور خدمت گذاری کے باعث خصوصی توجہ فرماتے چنانچہ والدہ صاحب شبِ براءت کو تہجد کے وقت اِس جہانِ فانی سے انتقال کر گئی اور باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام نے بعد میں بتایا کہ آپ اُس رات گڑھی شاہو (لاہور) میں اپنی قیام گاہ پر ہی تشریف فرما تھے اور بہت فکرمند تھے۔ جب نصف شب سے زیادہ وقت گذر گیا تو آپ باہر صحن میں تشریف لائے اور آسمان کی طرف دیکھ کر لمبی سانس لی اور پھر مختصر دعا کر کے اندرونِ خانہ تشریف لے گئے۔

والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد حضرت کرماں والا شریف اور باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضری کا درمیانی وقفہ بہت کم ہوگیا کیوں کہ ذہنی و قلبی تسکین کا سارا سامان باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں ملتا تھا۔۔۔۔ (جاری ہے)

محمد رمضان قاری
بلیئر چک 46، پتوکی

ماہِ برکت و رحمت

رمضان المبارک

رمضان المبارک میں مندرجہ ذیل واقعات رونما ہوئے۔

☆ پہلی رمضان المبارک کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں، شیطانوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ ☆ تیسری تاریخ رمضان المبارک میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحائف نازل ہوئے۔ ☆ چھٹی رمضان المبارک کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی۔ ☆ تیرہویں رمضان المبارک کو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی۔ ☆ اٹھارہویں رمضان میں سیدنا داؤد علیہ السلام پر زبور شریف نازل ہوئی۔ ☆ ستائیسویں رمضان المبارک میں حضرت امام الانبیاء والمرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا۔ (بحوالہ غنۃ الطالبین ج ۲ ص ۵۔ فضائل الایام والشہور ص ۴۱۸)

☆ سترہویں رمضان المبارک کو مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ ☆ ستائیسویں رمضان المبارک کو جنگ بدر ہوئی اور نبی کریم ﷺ کی مدد کے لیے فرشتے نازل ہوئے۔ ☆ رمضان المبارک کے آخری دن اتنے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے جتنا کہ اوّل رمضان المبارک سے آخر رمضان المبارک تک آزاد ہوتے ہیں۔ (بحوالہ: عجائب المخلوقات ص ۴۶، فضائل الایام الشہور)

امت کا مہینہ

۱۔ رمضان المبارک نواں اسلامی مہینہ ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رمضان ''رمض'' سے ماخوذ ہے اور ''رمض'' کے معنی ہیں جلانا چونکہ یہ مہینہ بھی مسلمانوں کے گناہوں کو جلا دیتا ہے ،اس لیے اس کا نام رمضان رکھا گیا ہے کہ یہ ''رمض'' سے مشتق ہے، جس کے معنی ہے گرم زمین سے پاؤں جلنا چونکہ ماہ صیام بھی نفس کے جلنے اور تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔

لہذا اس کا نام ''رمضان'' رکھا گیا یا پھر رمضان گرم پتھر کو کہتے ہیں، جس سے چلنے والوں کے پاؤں جلتے ہیں جب اس مہینہ کا نام رکھا گیا تھا اس وقت بھی موسم گرم تھا۔

(ج ۲، ص ۵، غنیۃ الطالبین۔ بحوالہ فضائل الایام والشہور ص ۴۱۷)

۲۔ حضرت پیرانِ پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''رمضان'' میں پانچ حروف ہیں، اس کی ''ر'' رضائے الٰہی سے۔ ''م'' محاباۃ خدا سے۔ ''ض'' ضمان خدا سے۔ ''ا'' الفت خدا سے اور ''ن'' نور خدا سے عبارت ہے۔

پس رمضان المبارک مسلمانوں کے لیے رضائے خدا، محاباۃ خدا، ضمان خدا، الفت خدا اور نور خدا کا موجب ہے۔ الحمدُ للہ، رمضان المبارک تمام مہینوں سے افضل ہے۔

(غنیۃ الطالبین، ج ۲ ص ۹۔ بحوالہ فضائل الایام والشہور ص ۴۱۹)

۳۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس طرح سیدنا یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے سیدنا یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کو زیادہ محبوب تھے اسی طرح سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان المبارک خدائے لایزال کو زیادہ محبوب ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے واسطے سے باقی گیارہ بھائیوں کی مغفرت فرمائی اسی طرح رمضان پاک کی برکت سے بارہ مہینوں کی خطائیں معاف فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

(بحوالہ نزہۃ المجالس ج ا ص ۱۳۶۔ فضائل الایام والشہور ص ۴۱۹)

۴۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، شعبان

میرا مہینہ ہے اور رمضان المبارک میری امت کا مہینہ ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

۵۔ رمضان المبارک کے استقبال کے لیے سارا سال جنت کو سجایا جاتا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک جنت ابتدائی سال سے آئندہ سال تک رمضان المبارک کے لیے سجائی جاتی ہے اور فرمایا کہ رمضان شریف کے پہلے دن جنت کے درختوں کے نیچے سے بڑی بڑی سفید آنکھوں والی حوروں پر ہوا چلتی ہے اور وہ عرض کرتی ہے اے پروردگار اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

۶۔ کتاب ''تنبیہ الغافلین'' میں سیدنا فقیہہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طویل حدیث نقل کی ہے، جس میں یہ بھی ہے:

''اللہ تعالیٰ جلشانہٗ روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ ایسے گناہ گاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکا تھا نیز شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ کی ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گناہ گاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے مستحق قرار دیئے جا چکے ہوتے ہیں۔''

اور جب رمضان کا آخری دن آتا ہے تو پہلی رمضان سے لے کر اب تک جتنے آزاد ہوئے تھے، اس گنتی کے برابر اس آخری ایک دن میں آزاد کئے جاتے ہیں۔ (تنبیہ الغافلین)

۷۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی رمضان المبارک میں کسی مسکین کو صدقہ دے گا اس کے لیے اس قدر ثواب ہوگا کہ گویا اس نے دنیا کی تمام چیزیں صدقہ میں دے دیں اور جو کوئی رمضان المبارک میں ایک رکعت نماز پڑھے گا اس کو اس قدر ثواب ملے گا جو غیر رمضان میں دو لاکھ رکعت پڑھنے سے ملتا ہے اور جو کوئی رمضان المبارک میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کو اس قدر ثواب ملے گا جو غیر رمضان میں ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے

سے ملتا ہے اور جو کوئی رمضان المبارک میں کسی ننگے کو کپڑا پہنائے گا تو قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے اللہ تعالیٰ اس کو ساٹھ لاکھ جنتی حُلّے (جوڑے) پہنائے گا اور جو کوئی رمضان المبارک میں بھوکے کو کھانا کھلائے گا یا روزہ افطار کرائے گا تو اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملے گا جس نے بقدر پوری زمین کے برابر غیر رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں سونا خیرات کیا ہو۔ (انیس الواعظین)

۸۔ رمضان المبارک میں افطار اور سحری کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، یعنی افطار کرتے ہوئے کھجور وغیرہ کھا کر یا پانی پینے کے بعد اور سحری کا کھانا کھا کر، یہ مرتبہ کسی دوسرے مہینے کو حاصل نہیں۔ (تفسیر نعیمی)

۹۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان المبارک میں کیا فضیلت ہے تو میری اُمت تمنا کرتی کہ کاش! پورا سال رمضان المبارک ہی جاری ہو۔ (ابن خذیمہ)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ اور قرآن مجید بندے کے لیے شفاعت کریں گے، روزہ عرض کرے گا، اے رب کریم! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا، میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما، قرآن مجید کہے گا میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے لیے قبول فرما، دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔ (طبرانی، بیہقی شریف)

۱۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رمضان المبارک اور سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ) شریف ہرگز عنایت نہ فرماتا۔ (نزھۃ المجالس)

۱۲۔ جو رمضان المبارک کی رات میں دس رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام مہینہ کی عبادات

قبول کرے گا اور تیس ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج فرمائے گا۔ (انیس الواعظین)

ہر مسلمان مرد و عورت پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ ماہ رمضان شریف کا پورا احترام کرے اور ہمارا پروردگار عظیم جلشانہٗ ہمیں ماہ رمضان المبارک کا احترام کرنے، اس میں روزہ رکھنے، تراویح ادا کرنے، تلاوت قرآنِ مجید اور نوافل کی کثرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثمہ آمین

صلحاء اولیاء متقدمین کے اعراس و تواریخ وصال

☆ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۱۰ رمضان المبارک
☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۱۷ رمضان المبارک
☆ سیدہ فاطمہ الزاہراء رضی اللہ عنہا	۳ رمضان المبارک
☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم	۲۱ رمضان المبارک
☆ حضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ	۹ رمضان المبارک
☆ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ	۹ رمضان المبارک
☆ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ	۳ رمضان المبارک
☆ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۸ رمضان المبارک
☆ حضرت شیخ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ رمضان المبارک
☆ حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۹ رمضان المبارک
☆ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ	۲۷ رمضان المبارک
☆ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ رمضان المبارک
☆ حضرت سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ رمضان المبارک
☆ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۷ رمضان المبارک

شیخ المشائخ، باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ کی خدمتِ اقدس میں خراجِ تحسین

از قلم: محمد رمضان قادری (بلیئر چک 46 پتوکی)

اسلام کی تاریخ بہت سے بزرگانِ دین اور معتبر و معزز ہستیوں کی خدمات سے آراستہ ہے۔ایسی ہستیاں جنہوں نے اسلام کی روشنی پھیلانے میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔برصغیر پاک و ہند میں بزرگانِ دین نے اسلام کو فروغ دیا۔ان ولیوں کی انتھک جدوجہد کے بعد آج ہم اس قابل ہو چکے ہیں کہ نبی آخر الزماں ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہو جائیں۔دورِ حاضر کی ایک عظیم روحانی شخصیت حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور باباجی پیر سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے جبکہ پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری کے چھوٹے بھائی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف (اوکاڑہ) حضور باباجی سرکار پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔آپ نے اسلام اور انسانیت کے لئے گرانقدر کام کیا۔آپ ساری زندگی روحانی اقدار کے فروغ کے لئے سرگرم رہے اور گھر گھر، گلی گلی، نگر نگر، کوچہ کوچہ فروغِ عشقِ رسول ﷺ کے لئے اور جشنِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے آواز بلند کی۔باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی و دینی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔آپ نے تبلیغی حوالے سے منظّم تحریک تشکیل دی اور آستانہ عالیہ پر ایک عظیم الشان یونیورسٹی قائم کی جس میں مستحق طلباء و طالبات علم سے مستفید ہو رہے ہیں۔آپ نے آستانہ عالیہ پر جامع مسجد اور دربار شریف کی تعمیر نو فرمائی اور مین گیٹ سے لے کر دربار شریف تک ایک خوبصورت راہ داری بنوائی۔آپ کی رحلت ملک پاکستان امتِ مسلمہ، مریدین، معتقدین، وابستگان، عقیدت مندان اور اہلِ خانہ کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ملک ایک نیک، صالح، روحانی، عملی اور علمی شخصیت سے محروم ہو گیا۔دکھ اور غم کی اس گھڑی میں ہم سب آپ کے خانوادہ اور صاحبزادگان کے ساتھ ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے درجات میں زیادہ سے زیادہ بلندی عطاء فرمائے۔آمین

سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرماں والےؒ

اور ختم شریف چہلم، شیخ المشائخ، بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ

کی خصوصی اختتامی نشست کے دوران

ممتاز اسکالر علامہ ڈاکٹر عطاء المصطفیٰ جمیل راٹھور (کراچی) کا

خصوصی خطاب

حاضرین محترم!

ہمارے پیرومرشد حضور شیخ المشائخ، بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں زندگی گذارنے کا جو لائحہ عمل عطا فرمایا ہے، اُس کی بنیاد یعنی خانقاہی نظام کو پنجتن پاک کی نسبت سے پانچ اُصولوں پر رکھا اور استوار فرمایا ہے۔ یہ عظیم اور قوی اُصول ہیں۔ ہم اِن اُصولوں پر زندگی گذاریں، یقیناً بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں روشن ومنور کرنے کے لیے ہی یہ اُصول وضع فرمائے ہیں۔ میں نے اطراف واکناف میں بہت سارے پیرانِ عظام کو دیکھا ہے، میں نے بہت سارے صوفیاء کرام کو دیکھا، بہت سارے مشائخ کو دیکھا، پنجاب، سندھ، سرحد ہر جگہ دیکھا لیکن میں نے حضور بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت مبارکہ کے اندر عظیم روحانی کمال دیکھا، آپکے نسبِ مبارک کی طہارت کا کمال ہے، عمل وکردار کا کمال دیکھا، علم وتبلیغ کا کمال دیکھا اور تدریس کا بھی کمال دیکھا لیکن ان سب سے بڑھ کر مجھے حضور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی اندازِ فکر، تخیل، تعلیم، سوچنے کا انداز، عجز وانکسار اور علمی مقام میں جو عروج دکھائی دیا، وہ بڑے

بڑوں کے پاس بھی میں نے نہیں دیکھا۔ میں یہ بہت زیادہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کیوں کہ میں بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں فیض پاء کر دنیا کے کم و بیش ۳۰ ممالک میں جا چکا ہوں، پاکستان کے تقریباً ہر میڈیا ہاؤس میں پہنچا ہوں، میں نے بڑے بڑے صوفیاء اور علماء کو دیکھا ہے لیکن جس کو بھی دیکھا، وہ کمال کہیں دکھائی نہیں دیا جو مجھے بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں نظر آیا۔

ہم کراچی والے لوگ کچھ اِس طرح سوچتے ہیں کہ بہت زیادہ تنقیدی جائزہ لیتے ہیں، کمی وکجی کو پہلے تلاش کرتے ہیں لیکن میں نے بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کو جب بھی دیکھا کامل و مکمل دیکھا بلکہ حضور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب قریب بھی کسی کمی کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ اگر کسی میں کوئی کمی کجی ہوتی تھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے پیار انداز سے، اپنی میٹھی گفتگو سے چند باتیں کر کے اُس کی کمی کو بھی دور فرما دیا کرتے تھے۔ جب بھی ہم بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، آپ نے ہمیں سیر و شکر اور پُر کر کے واپس بھیجا ہے۔ الحمدُ للہ

لوگو! بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ کا جو نظام قائم کیا تھا وہ دنیا میں منفرد و اعلیٰ تھا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ جو مجھ سے ملاقات کرنے کا خواہش مند ہے، ملنا چاہتا ہے، اُس کے لیے صرف ایک راستہ ہے کہ وہ تبلیغ کر کے آئے۔ آپ نے تبلیغ پر اِس قدر زیادہ زور دیا کہ بیلیوں نے بڑے بڑے مراکز تبلیغ قائم کیے۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہم اور ہماری آنے والی نسلیں جب تک زندہ ہیں، بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی اِس تبلیغ پر اپنی پوری زندگی عمل کریں گے اور سب بیلی ہاتھ اُٹھا کر عہد کرو کہ ہم بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ کو جاری و ساری رکھیں گے۔ (سب حاضرین و شرکاء نے ہاتھ کھڑے کیے) عہد کرو کہ بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاری و ساری رکھو گے، یاد رکھو! بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ حیات ہیں کیونکہ ولیُ اللہ کے لیے موت فقط ایک ذائقہ بن کر آتی ہے اِسی لیے قرآن میں تین مقام پر موت کو ذائقے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اب ذائقہ کیا ہے؟ ذائقہ منہ میں رہنے والی عارضی کیفیت کو کہا جاتا ہے۔ آپ نے کچھ کھایا؟

ذائقہ آیا، آپ نے بعد میں چائے پی، کھانے کا ذائقہ چلا گیا، چائے کا ذائقہ آ گیا، پھر تھوڑی دیر کے بعد کچھ اور کھا لیا تو چائے کا ذائقہ چلا گیا اور اُس چیز کا ذائقہ آ گیا۔ بخار ہو جائے تو زبان کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا ہے تو ذائقہ منہ میں رہنے والی عارضی کیفیت کو کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موت کو ذائقے سے تعبیر کیا ہے لہذا موت ذائقہ بن کر سب پر آنی ہے لیکن موت فقط آنی ہے مگر خدا کی قسم! بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کل بھی یہاں جلوہ افروز تھے، بابا جی رحمۃ اللہ علیہ آج بھی یہاں جلوہ افروز ہیں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے ولیوں کو موت صرف ایک حال یا ایک دار سے دوسرے حال کی طرف فقط منتقل کرنے کے لیے آتی ہے، آپ پہلے سے زیادہ بمثل شمشیر بے نیام ہو کر الحمدُ للہ اپنا فیض تقسیم کر رہے ہیں تو پھر وعدہ کرو کہ ہم نے بھی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اِس تبلیغ کے مشن کو جاری و ساری رکھنا ہے۔ اگر کوئی اِس مشن سے ٹوٹ گیا تو یہ اُس کا مقدر ہے لیکن جو مقدر والے ہیں وہ جڑے رہتے ہیں۔ جو دور رہ گیا تو یہ اُس کا مقدر ہے لیکن جو اِس خانوادہ اور تبلیغ کے مشن سے جُڑ جائے گا، ان شاء اللہ رب کریم جلشانہٗ اُسے پھل پھول لگا دے گا۔

حضور بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں جو پانچ اُصول عطا فرمائے، اُن میں سے پہلا ''عقیدہ و نسبت'' ہے۔ چونکہ سارے اُصولوں پر گفتگو کرنے کے لیے وقت کم ہے، کتابیں موجود ہیں لہذا میں صرف اِسی پہلے نکتے اور اُصول پر گفتگو کروں گا۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی بے شمار ریکارڈ شدہ باتیں اور گفتگو موجود ہے لہذا میری منتظمین سے درخواست ہے کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو سوشل میڈیا پر رکھیں کیوں کہ میرے بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ جو گفتگو فرماتے تھے وہ میں نے نہ کسی دنیا والے سے سُنی ہے اور نہ دین والے سے۔ خدا کی قسم! وہ گفتگو سُنی ہے تو اللہ والے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے سُنی ہے۔ وہاں دنیا بھی مکمل ہے اور دین بھی مکمل ہے۔

پانچ نکات میں پہلا نکتہ ''عقیدہ و نسبت'' ہے کیونکہ یہ نہ ہو تو پھر آگے بات نہیں

چلتی۔قرآن نے کہا،**قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** ۔"لوگوں نے دعویٰ کیا کہ اللہ سے محبت کرتے ہیں تو جب اللہ کی محبت کا دعویٰ تھا تو اللہ نے دلیل کے طور پر کیا مانگا؟**فاتبعونی**۔۔۔میری محبت کا دعویٰ کرنے والو! میری محبت کی دلیل کے طور پر میرے نبی کی محبت کا دعویٰ لے کر آؤ۔اب دیکھیں! دعویٰ اللہ کی محبت کا تھا**مگر** دلیل کیا ہے؟ نیچے کی محبت دلیل ہے۔رسول اللہ ﷺ کی محبت لے کر آؤ۔معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ کرنے والا صرف اُس وقت سچا کہلائے گا **جب** اُس کا دامن رسول اللہ ﷺ کی محبت کے پھولوں سے مہک رہا ہوگا۔اب یہ فارمولا ہمیں قرآن نے دے دیا ہے۔

آگے بڑھیں اور اِسے نیچے لے کر جائیں۔کوئی کہتا ہے کہ میں رسول ﷺ کی محبت کا دعوے دار ہوں، میں آقا ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔میں عاشق رسول ہوں، میں محبِّ رسول ہوں۔تو بات وہی ہے۔پہلے اللہ کی محبت کا دعویٰ تھا، دلیل نیچے کی پیش کی گئی۔ لہذا اب بھی دعویٰ اوپر یعنی محبتِ رسول کا ہے تو دلیل نیچے کی پیش کرو یعنی اہلِ بیتِ اطہار کی محبت لے کر آؤ۔دلیل کے طور پر محمد مصطفےٰ ﷺ کے اصحاب کی محبت لاؤ۔اب اگر اِن کی محبت سے آپ کا دامن مہک رہا ہوگا تو پھر ہی رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ سچا کہلائے گا لیکن اگر کوئی رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرے **مگر** صحابہ سے بغض رکھے، رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرے **مگر** اہلِ بیتِ اطہار کی کشتی چھوڑ چکا ہو، اِس کا مطلب ہے کہ وہ جھوٹا اور کذاب ہے، اُس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت نہیں ہوسکتی۔

اب یہی فارمولا آگے بڑھائیں، نیچے تک لے کر آئیں۔اگر کوئی کہتا ہے کہ میں اصحابِ رسول اور اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کرتا ہوں تو ہم پھر کہیں گے کہ دعویٰ اوپر کا ہے تو دلیل نیچے کی پیش کرو، اگر اُن سے محبت کرتے ہو تو دلیل کے طور پر امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی محبت لاؤ، غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لاؤ، داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لاؤ، دلیل کے طور پر خواجہ

اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لاؤ، اگر صحابہ اور اہلِ بیت اطہار سے محبت کرتے ہو تو دلیل کے طور پر گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لاؤ اور دلیل کے طور پر حضور گنج کرم حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لے کر آؤ۔

یعنی فارمولا وہی ہے کہ دعویٰ اوپر کا اور دلیل نیچے کی۔

لہٰذا اگر کوئی آج یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں گنج کرم حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرتا ہوں تو میں کہوں گا کہ ٹھیک ہے، دعویٰ اوپر کا اور دلیل نیچے کی۔ اگر اُن سے محبت کرتے ہو تو دلیل کے طور پر بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی محبت لاؤ۔ فقط اِسی صورت میں آپ کا دعویٰ سچ کہلائے گا۔

اب اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ میں بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرتا ہوں ..... ایسے دعوے فیس بک پر کیے جا رہے ہیں ..... یہ دعوے اِدھر اُدھر کیے جا رہے ہیں ..... منفی انداز سے کیے جا رہے ہیں ..... مختلف انداز سے کیے جا رہے ہیں ..... اِس لیے کہ شیطان فقط جنات سے نہیں ہوتے بلکہ یہ انسانوں میں بھی ہوتے ہیں۔ ان کا کام ہے وسوسے ڈالنا، شبہات پیدا کرنا، نفرتیں پھیلانا، کدورتیں پیدا کرنا۔ اِس لیے آج کچھ انسان بھی شیطان والے کام کر رہے ہیں، اِدھر اُدھر کی بات کر رہے اور دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ جناب! ہم بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرتے ہیں۔ ہم اپنے پیر کی محبت میں یہ سب کر رہے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اگر تُو سچا ہے اور بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرتا ہے یعنی دعویٰ اوپر کی محبت کا ہے تو پھر آؤ اور دلیل نیچے کی پیش کرو، اگر بابا جی سرکار کی محبت کا دعویٰ ہے تو دلیل کے طور پر اُن کے شہزادوں کی محبت سینے میں سجا کر لاؤ۔ دلیل کے طور پر اُن کی اولادِ پاک کی محبت لے کر آؤ۔ دلیل کے طور پر اُن کے خانوادے کی محبت لے کر آؤ۔ اگر تُو اِدھر اُدھر سے محبت کی دلیلیں لے کر آئے گا تو پھر تیرا دعویٰ جو بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری

رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کا ہے وہ جھوٹا ہے۔

لہذا آج اگر کوئی چغل خور چغلی کرتا ہے، ہمیں بہکانے کی کوشش کرتا ہے یا بھٹکانے اور راہِ استقامت سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے مگر دعویٰ حضور بابا جی سرکار کی محبت کا کرتا ہے تو بتاؤ آپ دلیل کے طور پر کیا مانگو گے؟؟؟ یقیناً یہی کہ لاؤ پیر جی سیّد محمد میرام بخاری زیدہ مجدہٗ کی محبت ..... آپ دلیل کے طور پر کیا مانگو گے؟؟ ..... لاؤ پیر سیّد شہریار بخاری زید مجدہٗ کی محبت ..... اگر دعویٰ اوپر کی محبت کا ہے، بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کا دعویٰ ہے تو پھر دلیل کے طور پر اُن کے شہزادوں کی محبت لے کر آؤ۔ اگر اُن کے شہزادوں کی محبت سے سینے مہک رہے ہوں گے تو پھر اِس کا مطلب ہے کہ اوپر کا دعویٰ ٹھیک اور درست ہے۔

لہذا اوپر سے لے کر نیچے تک اپنا عقیدہ درست رکھیں کیونکہ اگر عقیدے میں دراڑ آ گئی تو نسبت ٹوٹ جائے گی کیوں کہ نسبتیں اگر اُستوار رہتی ہیں تو عقیدے کی درستگی لازمی و ضروری ہے۔ اِس لیے اپنا عقیدہ درست رکھیں، اولیائے کرام اور اپنے آستانے کے ساتھ جُڑے رہیں، ان شاء اللہ کل بھی فیض مل رہا تھا، آج بھی ملے گا اور قیامت تک ہماری نسلوں کو فیض ملتا رہے گا۔

اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے والوں کو نظر انداز کر دیں، اُن کو رَدّ کر دیں۔ بس اِسی بات پر میں اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں، ایک بار پھر عہد کریں کہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں جو سبق پڑھایا ہے، وہ ہم نہیں بھولیں گے، کیا آپ سب کو سبق یاد ہے؟ (حاضرین نے پُر زور آواز میں جواب دیا۔) عہد کریں کہ ہم نے تبلیغ کا مشن جاری رکھنا ہے، بلکہ کراچی کی ذمہ داری یہ خادم لیتا ہے۔ (ڈاکٹر صاحب نے اپنی طرف اشارہ کیا) میں اپنے سارے پیرانِ عظام سے وعدہ کرتا ہوں۔ ہم سب اِس تبلیغی مشن پر لگے رہیں گے، جو اِس مشن سے ہٹ گیا، بہک گیا، وہ رہ گیا اور جو اِس مشن کے ساتھ جُڑ گیا، ان شاء اللہ وہ پار ہو گیا۔

سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرماں والےؒ

اور ختم شریف چہلم، شیخ المشائخ، باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ

کی خصوصی اختتامی نشست کے دوران

علامہ قاری مفتی محمد اقبال چشتی (لاہور) کا

خصوصی خطاب

حمد وثناء کے بعد، فخر المشائخ، پیر طریقت، صاحبزادہ، حافظ میاں محمد ابوبکر شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف، حضرت گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے سرپرست، پیر طریقت، زینت المشائخ، حضرت قبلہ پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری صاحب اور اِس پاک محفل میں تشریف فرما، پیر طریقت رہبر شریعت، قاسم فیضانِ گنج کرم، حضرت قبلہ پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادگان اور شرق پور شریف وکیلیا نوالہ شریف سے مشائخ عظام!

حاضرین محتشم! آج کی یہ تقریب سالانہ عرس مبارک بھی ہے اور حضور قبلہ پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ختم شریف چہلم کی دعائیہ تقریب بھی ہے۔ میں اور آپ ہم سب اِس بات سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ حضرت قبلہ پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے گنج کرم کے پاک فیض کو جس محبت کے ساتھ تقسیم کر کے اِس آستانے کے کام کو منظّم کیا یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ اُن پر ہر وقت گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ خاص رہتی تھی۔

حضراتِ محترم! وہ دنیا میں تھے تو کامیاب تھے، آج وہ قبرِ انور میں تشریف لے گئے ہیں تو بھی کامیاب و کامران ہیں۔ اُن کی عزت کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے؟ ..... اور صرف اُن کی بات نہیں بلکہ قیامت تک ہر سیّد کی عزت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ سیّدہ زہراء پاک علیہا السلام کی اولاد ہیں۔ قیامت تک ہر سیّد کی عزت کی وجہ خاتونِ جنت، ملکہء قیامت، حضرتِ سیّدہ زہراء پاک سلام اللہ علیہا کی اولاد ہونا ہے۔ میرے اور آپ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ زہراء پاک کو مخاطب کر کے یہ ارشاد فرمایا تھا: اے میری پیاری بیٹی! ''نہ خدا تجھے عذاب دے گا اور نہ تیری اولاد کو عذاب دے گا''۔ جن تک آواز پہنچی ہے وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بشارت پر سبحان اللہ کہہ دیں۔

اِسی لیے میں نے کہا کہ حضرت قبلہ بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اِس دنیا میں تھے تو بھی کامیاب تھے اور آج وہ مزار میں ہیں تو بھی کامیاب ہیں۔ اب اِس کے ساتھ میں ایک دوسری حدیث پڑھنے لگا ہوں۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس طرح کی زندگی گذارو گے، موت بھی ویسی ہی آئے گی اور جس طرح موت آئے گی، قیامت کے دن اُسی طرح اُٹھو گے۔''

میں آج مشائخ وعلماء کی موجودگی میں کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت قبلہ بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر سنتوں کا درس دیتے رہے، شریعت کی پابندی کا سبق پڑھاتے رہے، عقیدۂ اہلسنت پر ڈٹے رہنے کا درس دیتے رہے، وہ دنیا سے گئے تو بھی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا درس دیتے ہوئے گئے اور جب آخرت میں اُٹھیں گے تو بھی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا درس دیتے ہوئے اُٹھیں گے۔ سبحان اللہ

آج میں آپ سب کی موجودگی میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا ابھی اِس آستانہء کرم کے ساتھ تعلق غلاموں والا ہے۔ میں اپنی ذات کی بات کر رہا ہوں۔ حضرت قبلہ بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا حضرت قبلہ پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری

دامت برکاتہم العالیہ ہوں، ہمیں تو دونوں گنج کرم کا فیضان معلوم ہوتے ہیں۔

میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اِس بات کی تائید میں کس کس کا ہاتھ کھڑا ہوتا ہے۔ مجھے بھی پتہ ہے کہ جب ہوا چلتی ہے تو پورے زمانے کو محسوس ہوتی ہے۔ بھائی بھائی ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے درمیان کوئی بات ہو بھی جائے تو نوکروں کا کام ہوتا ہے، نوکری کرنا اور مجھے پتہ نہیں کہ میرا یہ جملہ کس کو پسند آئے اور کس کو پسند نہ آئے، ''جو مرید اولاد میں جھگڑا کروائے وہ مردود ہوتا ہے اور جو اولاد کی نوکری کرے وہی بزرگوں کو محبوب ہوتا ہے''۔

آپ نے ابھی یہاں دیکھا ہے کہ حضرت میاں محمد ابوبکر شرقپوری تشریف لائے تو سب نے کھڑے ہو کر استقبال کیا، پھر میاں محمد صالح شرقپوری صاحب تشریف لائے تو سب نے کھڑے ہو کر استقبال کیا، وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ سجادہ نشین صاحب ہوں یا سجادہ نشین صاحب کے بھائی ہوں، اِن سب میں فیضان تو حضرتِ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ہے ناں!

ہمارے لیے حضرت قبلہ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادگان، اُن کے بھائی جان، اُن کے بھتیجے اور اُن کے سارے خاندان کی عزت کرنا ہی حضرت قبلہ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اصل وفا ہے۔

یقیناً مجھے احساس ہے کہ آپ سب وفا کر رہے ہیں، ہم سب وفا کرتے ہیں اور میں ابھی باہر دیکھ کر آ رہا ہوں کہ قافلے کس طرح آ رہے ہیں، میں اللہ کی عزت کی قسم اُٹھا کر کہہ رہا ہوں، میرا یہ جملہ اپنے دل پر لکھ لیں کہ ''اولادِ رسول کا ادب کرنے والا کبھی ذلیل نہیں ہوگا''

جس نے میری آواز سنی ہے وہ پھر سن لے، میں دوبارہ کہہ رہا ہوں:

''اولادِ رسول کی عزت کرنے والا کبھی ذلیل نہیں ہوگا''

میں کسی چھوٹے موٹے بندے کی بات نہیں کرنے لگا۔ میں حضرت محی الدین ابنِ عربی رضی اللہ عنہ کی بات کر رہا ہوں جو بہت بڑے بزرگ ہیں اور اُن کی لکھی کتاب ''فصوص الحکم'' تو ہم جیسے مولوں کی سمجھ میں بھی نہیں آتی۔ اُن کے پاس ایک سیّد صاحب آئے اور کہنے لگے کہ

جناب مجھے اپنے بیٹے کو آپ کی شاگردی میں دینا ہے تو آپ اپنے پاس رکھیں اور پڑھا دیں۔ آپ نے فرمایا، ٹھیک ہے میں پڑھا دوں گا مگر جیسے میں چاہوں گا ویسے ہی پڑھنا ہوگا۔ سیّد صاحب نے جواب دیا کہ جناب ویسے ہی پڑھے گا جیسے آپ پڑھائیں گے۔ سیّد صاحب تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد راستے میں خیال آیا کہ ذرا دیکھوں تو سہی کہ حضرت کیسے پڑھاتے ہیں میرے بیٹے کو! چنانچہ واپس آئے تو دیکھا کہ حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے سیّد زادے کو کرسی پر بٹھایا ہوا ہے اور خود اُن کے قدم پکڑ کر کہہ رہے ہیں کہ اِس طرح آپ کے جد سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں پھر دہراء دیتا ہوں۔ اُستاد صاحب، اپنے زمانے کے شیخ، حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے فیض پانے والے، وہ سیّد زادے شہزادے کے قدموں پر ہاتھ رکھ کر اُسے پڑھا رہے ہیں اور تعلیم دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آپ کے جدِ امجد جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے فرمایا، جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے فرمایا۔۔۔ سیّد صاحب نے جب یہ ماجرہ دیکھا تو حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ حضرت میں نے تو آپ کو پڑھانے کے لیے گذارش کی تھی اور آپ نے بیٹے کو کرسی پر بٹھا دیا ہے اور خود پاؤں پکڑ لیے ہیں۔ آپ تو استاد ہیں۔ جناب ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ جناب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو اِسی طرح ہی پڑھایا جا سکتا ہے۔

اب میں نے یہ بات کیوں آپ کو سُنائی ہے؟ یعنی جب عزت والے اُستاد، یوں عزت والے سیّد زادے شاگرد کا ادب کرتے ہیں تو جو گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کا لنگر کھاتا ہو، بھلا اُسے کس طرح سے اولادِ گنج کرم کا ادب کرنا چاہیے؟؟؟

ہمارے پاس یہ نسبتوں کا اَجر ہے اور اللہ پاک نسبتوں کا اَجر سلامت رکھے۔ میں نے اِس آستانہء کرم پر سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف، حضرت قبلہ پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا کئی مرتبہ خطاب سنا۔ مجھے اُن کا ایک جملہ آج تک نہیں بھولا، وہ فرماتے تھے کہ ہم تو شیرِ ربّانی کے منگتے ہیں۔

میں جب حضرت پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کو دیکھتا ہوں تو مجھے دو باتیں اُن کی زندگی میں عروج پر دکھائی دیتی ہیں، ایک شریعت کا ادب ہے اور دوسرا نسبت کا ادب ہے۔

میں آج بھی آپ سب سے یہی گزارش کرنا چاہوں گا کہ ان کے مشن سے وفا یہ ہے کہ شریعت کا بھی ادب رہے اور نسبت کا بھی ادب رہے۔ حضراتِ محترم! اس آستانہء پاک کی ایک بہت حسین خصوصیت یہ بھی ہے کہ مولا علی پاک علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں۔ آپ نے ابھی اشارۃً سُنا کہ کچھ لوگ ہیں جو اہلِ بیت کا نام لیتے ہیں مگر صحابہ کا ذکر نہیں کرتے اور کچھ صحابہ کرام کا نام لیتے ہیں تو اہل بیت کا ذکر نہیں کرتے۔ وہ جائیں بھاڑ میں۔ اصل سُنّی وہ ہے جو دونوں کا نوکر ہے۔ ہمیں کسی احتجاج کی طرف نہیں جانا اور یہاں کا ایک پیغام ہے کیوں کہ اِس آستانہ نے ہمیشہ عقیدے کی سرحد پہ پہرہ دیا ہے اور سارے آستانے ہی پہرہ دیتے ہیں۔

یہ بات ذہن میں رہے، ہم بزرگوں کے ماننے والے ہیں، ہم کٹ تو سکتے ہیں، ہم مرتو سکتے ہیں مگر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی تکریم نہیں چھوڑ سکتے اور ہم کلمہ پڑھنے والے ہیں، ہم مرتو سکتے ہیں مگر اولادِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب نہیں چھوڑ سکتے۔

آج یہاں پر جتنے لوگ تشریف فرما ہیں، یعنی میں حاضرین آپ سے مخاطب ہوں، جو گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کے نوکر ہونے پر ناز کرتے ہیں (میں بھی ہاتھ کھڑا کرتا ہوں) صرف وہ ہاتھ کھڑا کریں، (حاضرین نے ہاتھ کھڑا کیا)

اچھا اب پوچھا جائے کہ آپ کیوں ناز کرتے ہیں؟ جی ہمیں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کے لیے قبول فرمالیا۔ کوئی آپ کی اولادِ پاک کا مرید ہے یا کوئی براہِ راست آپ کا مرید ہے۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ ہم بہت مقدر والے ہیں کہ ہمیں حضرت نے اپنی بیعت کے لیے قبول فرمالیا۔ اچھا تو جن کو گنجِ کرم رحمۃ اللہ علیہ قبول فرمائیں، وہ تو مقدر والے ہیں اور جن کو

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت فرمائیں؟ جن کو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت فرمائیں! اب جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ڈائریکٹ بیعت ہوئے، انہی کو تو صحابہ کہتے ہیں۔

اب آپ کے سامنے گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد بیٹھی ہے، اِس اولادِ پاک کے آپ ہاتھ بھی چومتے ہیں، پاؤں بھی چومتے ہیں، وجہ کیا ہے؟ کیوں کہ یہ گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کے جگر کے ٹکڑے ہیں! سلام آپ کو۔ پھر شیر ربّانی کے خاندان کی شخصیات تشریف لائیں، آپ کھڑے ہوئے کہ یہ اُنکے خاندانِ مبارک کے چشم و چراغ ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو تمہارے بزرگوں کے جگر کے ٹکڑے ہیں، اُن کو بڑا احترام دیتے ہو، تو آپ کو پتہ ہے؟ سیّدہ زہراء سلام اللہ علیہا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کا ٹکڑا ہیں۔

کیا آپ کو پتہ ہے کہ میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ زہراء پاک سلام اللہ علیہا کے بارے میں کیا فرمایا؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''فاطمہ (سلام اللہ علیہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے''، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، ''فاطمہ (سلام اللہ علیہا) مجھ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دل ہے''

اب اگلا جملہ کہنے سے پہلے میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو کتنا پیار ہے، میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''**فاطمة روحی**، فاطمہ میری جان ہے''۔

بس اسی بات پر میں اپنی گفتگو کو سمیٹ دوں گا اور میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ پاک زہراء سلام اللہ علیہا کے ذکر پر کون سبحان اللہ کہتا ہے۔ میرا جملہ پھر سماعت کریں: ''جن کے ہر مرتبہ آنے پر میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو جائیں، اُس پاک بی بی کو زہراء سلام اللہ علیہا کہتے ہیں۔ یعنی پاک زہراء سلام اللہ علیہا آئیں اور میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو جائیں۔ جن کے آنے پہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو جائیں وہ زہراء سلام اللہ علیہا کسی گندے کی سمجھ میں کیسے آئیں۔ جب بھی سیّدہ زہراء آئیں، میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے، ماتھے کو چوما، اپنی جگہ پر بٹھایا۔

میں آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف سے شبیہہ ءشیرِ ربّانی اور قاسم فیضان شیر ربانی کی صدارت میں اور سادات کی موجودگی میں ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ لوگو! جنابِ سیّدہ زہراء سلام اللہ علیہا کو علمِ کلام کی روشنی میں نہ دیکھو بلکہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام کی روشنی میں دیکھو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، "فاطمہ میرا دل ہے، فاطمہ میری جان ہے۔ فاطمہ میری روح ہے، فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے"۔ ہم سیّدہ زہراء پاک سلام اللہ علیہا کو معصوم نہیں مانتے مگر ہم تو اتنا کہتے ہیں کہ معصوموں کے سردار کے دل کے جگر کے ٹکڑے کو سیّدہ زہرا سلام اللہ علیہا کہتے ہیں۔

میں اللہ کی قسم اُٹھا کر کہہ رہا ہوں کہ میں نے حضرت کرماں والا رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک میں جو نسبتوں کا ادب دیکھا ہے، اُس سے کلیجہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ قبلہ پیر جی سیّد صمصام علی شاہ بخاری صاحب ایک دفعہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر حاضر ہوئے، آپ نے مجھے فرمایا کہ میں نے جلدی جانا ہے۔ میں نے پوچھا، حضور! خیریت تو ہے؟ آپ کہنے لگے، میں کسی کو بتاتا نہیں مگر آپ کو بتانا پڑے گا کہ میرے بزرگ بھی اور میں بھی حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف کے احاطے میں قضائے حاجت نہیں کرتے اور میں نے چونکہ وضو کرنا ہے لہذا میں ادھر نہیں کروں گا اور یہ ہمارے بزرگوں کا معمول ہے۔ تو مجھے سمجھ آ گئی کہ جو نسبتوں کا ادب کرتے ہیں، پھر عزت بھی انہی کی ہوتی ہے۔

یہ نسبتوں کے ساتھ احترام ہے اور میں نے جس بات پہ تقریر ختم کرنی ہے وہ بات یہ ہے کہ میں نے کہا کہ یہ مولا علی علیہ السلام کی اولاد ہیں اور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں اور میں یہ بات بھی کرنا چاہوں گا کہ جب پنجتن پاک مباہلہ کے لئے تشریف لے گئے اور میں یہ حلفاً بات کر رہا ہوں کہ کائنات کے جتنے بھی پیر ہیں وہ سارے پنجتن پاک کے فقیر ہیں۔ بہر حال جب مباہلہ کے لیے پنجتن پاک تشریف لے گئے تو تاجدارِ گولڑہ شریف، حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب نے اس پر ایک بات لکھی ہے کہ یا اللہ! تجھے اس وقت کا واسطہ ہے، جب پنجتن پاک

مباہلے کے لئے اکٹھے تشریف فرما ہوئے تھے۔ غور فرمائیں کہ پنجتن کا واسطہ نہیں دیا بلکہ اُس وقت کا واسطہ دیا جب مباہلہ ہوا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب تاجدارِ گولڑہ رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت کا واسطہ دے رہے ہیں جب پنجتن پاک اکٹھے ہوئے اور اگر کوئی اللہ کریم کی بارگاہ میں پنجتن کا واسطہ دے تو پھر حال کیا ہوگا؟ اب واسطہ دے کر کیا عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ! تجھے اُس وقت کا واسطہ ہے کہ مجھے بھی بخش، میری برادری کو بھی بخش، میرے مریدوں کو بھی بخش اور یا اللہ! تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری امت کو بخش دے۔

تو اس پنجتن پاک کے گھرانے سے گنجِ کرم کا تعلق ہے اور حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی بات کر کے اپنی گفتگو کو ختم کرتا ہوں۔ جنابِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو زمانے والوں نے میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے ہوئے دیکھا ہے لیکن جدا ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ غار میں بھی حضور کے ساتھ اور مزار میں بھی حضور کے ساتھ۔ وہ مولا علی علیہ السلام کا غدار ہے جو صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے غلط نظریہ رکھے اور وہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا غدار ہے جو مولا علی علیہ السلام کے لئے غلط نظریہ رکھے اور میرا یہ جملہ سب سن لیں کہ مولا علی علیہ السلام کے امام کو صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے مولا کو مولا علی علیہ السلام کہتے ہیں۔

میں ان سارے مشائخ کی موجودگی میں، اللہ پاک کی بارگاہ میں پنجتن پاک کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! گنجِ کرم رحمۃ اللہ علیہ کے سارے گھرانے کی خیر فرما، نسبتِ زہرا علیہا السلام اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے، حضور قبلہ پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات میں اور زیادہ بلندی عطاء فرما۔ اے اللہ! اُن کے شہزادوں اور اُنکے بڑے بھائی جان اور اُن کے پورے خاندان سے ہمیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور گنجِ کرم رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح وارث سمجھ کر، ادب واحترام والا تعلق رکھنے اور نبھانے کی توفیق عطاء فرما۔ آمین ثم آمین۔

سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرماں والےؒ

اور ختم شریف چہلم، شیخ المشائخ، بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ

کی خصوصی اختتامی نشست کے دوران

شمس العلماء علامہ پیر سیّد شمس الدین بخاری (لاہور) کا

خصوصی خطاب

انتہائی ادب وعقیدت وعزت واحترام کے لائق، تمام پاک آستانوں کے سجادہ نشینان، مشائخ عظام اور بالخصوص آستانہ پاک پاکپتن شریف، تونسہ شریف، گولڑہ پاک، شرقپور شریف، تمام مشائخ کے قدموں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے میں چند معروضات پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کیونکہ آج آپ اُس ہستی کی عظمت اور شان دیکھیں گے، جن کی خاطر تمام پاک آستانوں کے جلیل القدر، عظیم المرتبّت مشائخ جلوہ فرما ہوئے۔

حضراتِ محترم! آج ہم بہت بڑے روحانی مرکز میں حضور حجۃ الکاملین، زُبدۃُ العارفین، قدوۃُ السالکین، شہنشاہِ ولایت، منبع ولایت، مخزنِ ولایت، مصدرِ ولایت، قاسمِ ولایت، سرچشمہء ولایت، غوث الاغواث، قطب الابدال، حضور گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے عالی مرتبت، عالی وقار، عالی مقام شہزادگان کے اس عظیم الشان عرس پاک کی پاک محفل میں حاضری کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ یہ فقیر عرصہء دراز سے اس پاک آستانے پر حاضری کی سعادت حاصل کرتا رہا ہے اور جب تک زندگی ہے، سعادت حاصل کرتا رہوں گا۔

حضراتِ محترم! ہم اس پاک اجتماع، روحانی اجتماع میں جس پاک ہستی کے دیدار

سے مشرف ہوتے تھے، میری مراد حضور، نورِ نظرِ گنج کرم، لختِ جگرِ گنج کرم، وارثِ کمالاتِ گنج کرم، قاسمِ فیوضاتِ گنج کرم، پیر طریقت رہبرِ شریعت، منبعِ ولایت، فخر السادات حضور قبلہ پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس پاک اجتماع کی زینت بنے ہوئے ہوتے تھے اور ہم اُن کا دیدار کر کے گنج کرم کے تمام شہزادوں کا فیض حاصل کرتے تھے۔

الحمدُ للہ! آج بھی حضور مخدوم المشائخ، نورِ نظر گنج کرم، اولادِ شہنشاہِ گنج کرم، فخر السادات، پیر طریقت قبلہ پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری دامت فیوضہم جلوہ فرما ہیں اور جن کا آج بالخصوص ذکر ہو رہا ہے (یعنی حضور شیخ المشائخ، بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) اُن کے شہزادگان بھی جلوہ فرما ہیں۔ ہم اُن کا دیدار کر کے اور اُن کے برادرِ اکبر کا دیدار کر کے فیض حاصل کر رہے ہیں جو حضور پیر طریقت بابا جی شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے دیدار سے فیض ملتا تھا۔

حضراتِ محترم! حضور شیخ المشائخ، بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری قدس سرہٗ العزیز اُس عظیم شخصیت کا نام ہے جو ساری زندگی تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کا نور اپنے مریدین، متوسلین، بیلیوں کے دلوں میں چمکاتے ہوئے نظر آتے تھے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اپنے غلاموں کو اُنہوں نے ہر وقت سرشار رکھا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقیدت اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعتِ کاملہ اور اتباعِ کامل کا درس دیتے رہے۔ اندازہ لگائیں جو محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبتیں پھیلا کے گئے، جنہوں نے ساری زندگی پاکیزگی کے ساتھ بسر فرمائی۔ عبادات و ریاضات کرتے ہوئے، تبلیغ کرتے ہوئے، علم پھیلاتے ہوئے، اور عشق و محبت پھیلاتے ہوئے وہ ولیء کامل کہ جن کے چہرے کو دیکھنے سے ہمارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

حضراتِ محترم! آج دیکھو کہ اس آستانہء پاک کے صدقے سے کتنے اولیاء ہمارے اسٹیج پر جلوہ فرما ہیں۔ یہ اہلِ سنت والجماعت کا طرۂ امتیاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ شخصیات عطا فرمائی ہیں کہ جن کے دیدار سے ہمارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ میں یونہی گپ نہیں لگا

رہا۔آپ دیکھیں کہ ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے، ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ کا طواف فرمارہے ہیں اور طواف فرماتے ہوئے ہمارے آقا نے بیت اللہ کی طرف دیکھا، فرمایا: بیت اللہ، اے کعبہ! میں تیری عظمتوں کو جانتا ہوں، میں تیری شان کو مانتا ہوں اور آج کُل نبیوں کا امام، تمام انبیاء کا پیر، اللہ تعالیٰ کا حبیب تیرا طواف کررہا ہے۔کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ مخلوق میں تیرا مقام سب سے بلند ہوگیا، بلکہ ہمارے آقا فرماتے ہیں،''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ولی ء کامل کا مقام تجھ سے زیادہ ہے''۔

اب آپ غور کریں، کعبہ سے ولی کا مقام زیادہ ہے کیونکہ کعبہ کو نسبتِ تشبیہی حاصل ہے، رب نے اُسے اپنا گھر فرمایا مگر ولی وہ ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کے جلوے ہوتے ہیں۔

کعبہ بنیادِ خلیل آذر است　　دل گذرگاہ جلیل اکبر است

از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است　　دل بدست آور کہ حج اکبر است

(کعبہ کی بنیاد حضرتِ خلیل اللہ جناب ابراہیم علیہ السلام نے رکھی مگر دل میں اللہ تعالیٰ کا گزر اور بسیرا ہوتا ہے، ہزار ہا کعبہ سے ایک دل بہتر ہے، کسی دل کو خوش کردو کہ یہ حج اکبر کے برابر ہے)

جنابِ بندہ! کعبہ اللہ کی پاک صفات کا مظہر نہیں لیکن اللہ کا پاک بندہ، اللہ کا ولی، اللہ کی ذات وصفات کا مظہر ہوتا ہے۔کمالاتِ اُلوہیت اس کے پیارے بندوں سے ظاہر ہوتی ہیں۔حضراتِ محترم! اسی لیے فرمایا: کعبہ! تجھ سے میری امت کے ولی کا مقام زیادہ ہے۔اب آپ دیکھیں حدیثِ پاک کا مفہوم ہے، فرمایا''جس مومن نے، جس صحیح العقیدہ نے، جس عاشق نے کعبہ کو دیکھا، اب یہ نہیں کہ ہر دیکھنے والا شامل ہے بلکہ قید لگائی ہے کہ جس نے کعبہ کو ایمان کے ساتھ اور تصدیقِ قلب کے ساتھ دیکھا، یعنی مومن ہو اور مومن وہ ہو جو تصدیقِ قلبی والا ہوتا ہے۔جس کا دل تصدیق کرتا ہو، اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور خاتمیتِ نبوت کی تصدیق دل جب کرتا ہے تو وہ مومن ہے اور کامل مومن کا مقام

بتانے کے لیے فرمایا: "جس مومن نے کعبہ کو عقیدت کے ساتھ دیکھا، وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے"، اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کعبہ سے ولی افضل ہے، تو اگر کعبہ کے دیدار سے گناہ معاف ہوتے ہیں تو پھر بتاؤ کہ ولی کے دیدار سے کیا ہوتا ہوگا۔ اس لئے جب ولیء کامل کا دیدار ہوتا ہے تو گناہ معاف ہو جاتے ہیں، وہ کوئی بھی ولی ہو لیکن میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اگر کوئی ولی بھی ہو اور پھر سیّد بھی ہو، تو سیّد ولی کو دیکھنے سے صرف گناہ معاف نہیں ہوتے، بلکہ خاتمہ ایمان پر ہونے کی ضمانت ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے ہیں۔ یعنی جو کسی سیّد ولیء کامل کو دیکھے گا پھر اُس کو جب موت آئے گی تو خاتمہ ایمان پہ ہوگا۔ مگر دیکھنے سے مراد یہ نہیں کہ کوئی گھور کر دیکھے یا دل میں بغض رکھ کر دیکھے، ہرگز نہیں! بلکہ زیارت کی نیت سے دیکھے، محبت کے ساتھ دیکھے، عقیدت کے ساتھ دیکھے، سیّد ولی کو دیکھے۔

اب اگر کوئی یہ کہے کہ جناب یہ کیا بات ہوئی کہ سیّد ولی کو اگر کوئی دیکھے تو اُس سے گناہ معاف ہوتے ہیں! اور خاتمہ بھی ایمان پر ہونے کی ضمانت مل جائے! بھئی آپ دیکھیں کہ کیا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت نہیں ہے؟ **من زارا قبری، وجبت لھو شفاعتی**۔ جس کسی نے میرے روضہء انور کی زیارت کی۔ اب یہاں دیکھنے کی بات نہیں کی یعنی **من نظرا** (کہ جس نے دیکھ لیا) نہیں فرمایا، **من جاء الیٰ قبری** (یعنی جو میری قبر پر آ گیا) نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ **من زارا**، یعنی گھر سے چلے، مدینہ منورہ آئے، گنبدِ خضریٰ کی زیارت کی نیت سے آئے، زیارت کے لیے جب اُس کی نظر پڑے گی تو **وجبت لھو شفاعتی** تو میری شفاعت اُس کے لیے واجب ہو جائے گی۔

حضراتِ محترم! اب آپ غور کیجئے کہ شفاعت کا مستحق صرف مومن ہے، کوئی منافق، کوئی گستاخ، کوئی بدعقیدہ شفاعت کا اہل نہیں۔ تو جب شفاعت واجب ہوگئی تو وجوبِ شفاعت کا تقاضہ یہ ہے کہ گنبدِ خضریٰ کا دیدار کرنے والے مومن کو جب موت آئے گی تو خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ قیامت والے دن جب اُٹھے گا تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا حق دار

ہوگا۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ روضہ پاک کو یہ عظمت کیوں حاصل ہے؟ کیونکہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس گنبدِ خضریٰ کے اندر جلوہ فرما ہیں اور گنبدِ خضریٰ کو میرے آقا کے ساتھ بیرونی نسبت حاصل ہے، میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خون گنبدِ خضریٰ میں نہیں ہے، تو جناب جس کو بیرونی نسبت حاصل ہے اور اُس کے دیدار سے خاتمہ ایمان پر ہونے کی ضمانت ملتی ہے، شفاعت واجب ہوتی ہے، میں آپ سب سے پوچھتا ہوں کہ آپ یہ بتائیں کہ جنابِ بندہ! جس کے جسم کے اندر خونِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہو؟ سیّد کون ہے؟ صحیح النسب سیّد کی بات کر رہا ہوں۔ کسی اور کی بات نہیں کر رہا، بناوٹی سیّدوں کی بات نہیں کر رہا، جو سیّد بنا ہوا ہو، اُس کی بات نہیں کر رہا۔ تاہم جناب اگر اجداد میں کمال ہو تو ولایت میں سیّدوں سے مقام بڑا ہو سکتا ہے۔ آپ پاکپتن شریف کے غوثِ دوراں کو دیکھیں، ان کا کتنا مقام ہے اور ان کے در پہ کتنے سیّد جھک رہے ہیں۔ آپ جن کے عرسِ پاک پہ آئے ہیں، یہ صحیح النسب حسینی سیّد بخاری ہیں لیکن فیض حاصل کرنے کے لئے تو شرقپور شریف ہی پہنچے ناں! جہاں شرقپور شریف کے کامل حضور شیرِ ربّانی کی بارگاہ میں پہنچے، وہاں سے فیض لیا اور رب العالمین جلشانہٗ کا کرم جس پر ہو جائے۔ بہرحال میں یہاں پر صحیح النسب سیّد کی بات کر رہا ہوں۔ مطلقاً سیّد کی بات کر رہا ہوں یعنی اگر بابا جی سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی سیّد ہو، اُس کا مقام تو بلند ہے، ارفع ہے، اعلیٰ ہے، خدا کی قسم! اُن کا دیدار کرنے سے گناہ معاف بھی ہوتے ہیں اور آخرت سنورتی بھی ہے۔

کون ہے صحیح النسب سیّد؟ جب پشت علی علیہ السلام کی ہو، بدن سیّدہ زہراء سلام اللہ علیہا کا ہو، اولاد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہو۔ علی پاک علیہ السلام کی وہ اولاد جو سیّدہ زہراء پاک سلام اللہ علیہا کے بطنِ اطہر سے آئی ہو اور اِن پاک نفوس کی عظمت و شان تو آپ کو خطیب العصر، جن پر خطابت ناز کرتی ہے یعنی علامہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب سنا گئے ہیں، میں تو صرف اشارہ کر رہا ہوں اور عقیدت کی وجہ سے یہاں حاضر ہوا ہوں۔

میں پندرہ دن سے بیمار تھا اور بیماری کی کیفیت میں پڑا تھا لیکن حضور سجادہ نشین صاحب (یعنی پیر سیّد شہریار بخاری) جلوہ فرما ہیں، اُن کا حکم ہوا تو ہمارے لئے اِن کا حکم سر آنکھوں پر ہے۔ہم ان کے غلام تھے، غلام ہیں، غلام رہیں گے۔ بہر حال عرض یہ کر رہا ہوں کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ زمین میں چار قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس زمین کے گناہگاروں کے برابر گناہ کسی کے پاس ہوں تو پھر بھی میں ان کی شفاعت ضرور کروں گا۔ پوچھا گیا کہ حضور وہ کون ہے؟ اب یہاں عظمتِ سادات سن کر کسی کے دل میں تنگی پیدا ہو، وہ اپنے ایمان کی خیر منائے، وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبّ نہیں ہے جو نبی کی نسل پاک سے محبت نہیں کرتا۔ پوچھو بریلی کے تاجدار سے، آپ فرماتے ہیں کہ تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا، تُو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا۔ محبتِ اولاد تو بہت بڑی چیز ہے، ہم اہل سنت و جماعت میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو اپنے سروں کا تاج سمجھتے ہیں، آپ کی اہلبیت کو آنکھوں کا نور سمجھتے ہیں، ہمیں تو ہمارے مشائخ نے یہ درس دیا ہے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گلی کے کتوں سے بھی ہم پیار کرتے ہیں

یک جاں چہ کند سعدی مسکیں کہ دو صد جاں
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس زمین کے گناہگاروں کے برابر گناہ کسی کے پاس ہوں تو پھر بھی میں ان کی شفاعت ضرور کروں گا۔ پوچھا گیا کہ حضور وہ کون ہے؟ فرمایا، جو میری اولاد کی عزت کرتا ہے۔ جو کتا سادات پر بھونکے وہ کوئی عاشق نہیں، وہ مردود ہے جو سیّدوں کی توہین کر کے کہے کہ میں ناموسِ رسالت کا محافظ ہوں، سیّدہ بی بی پاک سلام اللہ علیہا کی عزت تو بہت بلند ہے، ارے اُن کی نسل پاک کا بے ادب کتا بھی جہنمی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میری اولاد کی تعظیم کرتا ہے میں اُس کی شفاعت ضرور کروں گا، دوسرا کون ہے؟ فرمایا جو اُن کے کاموں میں بھاگ دوڑ کرتا ہو، اب

میں آپ سب کو کیوں نہ مبارک باد دوں جیسے یہ ڈاکٹر صاحب کراچی سے آتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں، میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت تمہارے اوپر واجب ہے، تمہیں موت آئے گی اور تمہارا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور فرمایا جو اُن کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے، اُس کی بھی میں شفاعت کروں گا اور جو دل میں بھی اُن کی محبت رکھے اور زبان سے بھی محبت کرے تو اُس کی بھی شفاعت کروں گا۔ تو پھر جو پیر کامل بھی ہوں، سیّد بھی ہوں، جن کی ادائیں میرے آقا کی سنتوں کی مظہر ہوں، جن کے جدِ امجد وقت کے غوث ہوں اور اپنے جدِ امجد اور آباؤ اجداد کے پیارے طریقوں کو بھی اپنایا ہوا ہو تو اُن کا مقام کیا ہوگا؟ جنابِ بندہ! اُن کا مقام کیسا ہوگا۔ کیا آپ کو پتہ ہے کہ وہ عالمِ قبر میں جانے کے بعد بیٹھے کہاں ہیں؟ حضور قبلہ بابا جی میر طیّب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہاں بیٹھے ہیں؟ جہاں گنجِ کرم بیٹھے ہیں، جہاں ان کے شہزادگان بیٹھے ہیں کیونکہ قرآن کی بات کر رہا ہوں کہ "وہ لوگ جو مومن ہیں اور وہ اولاد بھی مومن ہو تو فرمایا ہم انکے ساتھ ان کی اولاد کو ملا دیتے ہیں"۔

سیّد صحیح النسب تو اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، اولادِ علی علیہ السلام ہے۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے، وہاں یہ سادات بھی سرکار کے صدقے سے موجود ہوں گے اور عالمِ برزخ میں اپنے والدین کے ساتھ جلوہ فرما ہوتے ہیں تو بتاؤ گنجِ کرم رحمۃ اللہ علیہ کا مقام کہاں ہے؟ ،کتنا بلند ہے؟ تو پھر ہمارے پیر بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ قبلہ کا مقام کتنا بلند و بالا ہے۔ آخر میں دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! اِن سارے پاک مشائخ کا صدقہ اور پاک آستانوں کے یہ چمکتے ہوئے ہیرے جو ہمارے سامنے جلوہ فرما ہیں، ان کے فیوضات سے بھی ہمیں مستفید فرما اور گنجِ کرم رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم سے ان کے شہزادگان کی نگاہِ کرم سے اور حضور شیخ المشائخ، بابا جی پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم سے ہمیں نواز۔ اللہ کریم ان کے شہزادوں کو قائم رکھے اور ان کے برادرِ اکبر (بابا جی پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری) کا سایہ ہمارے سر پر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین

سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرماں والےؒ

اور ختم شریف چہلم، شیخ المشائخ، باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ

کی خصوصی اختتامی نشست کے دوران

مخدوم المشائخ، باباجی پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری مدظلہٗ العالی کا

خصوصی خطاب

علماء کرام، حضراتِ گرامی اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیلی جہاں بھی موجود ہیں، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ انتہائی مختصر وقت میں چند باتیں نسبت اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق عرض کر کے اجازت چاہوں گا۔

چونکہ آج عرس شریف کی محفل کے علاوہ میرے چھوٹے بھائی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ختم چہلم بھی ہے تو سب سے پہلے آج میرا فرض بنتا ہے کہ میں اپنی طرف سے، اپنے خاندان، بھتیجے اور اپنی بہنوں کی طرف سے آپ سب کا شکریہ ادا کروں کہ آپ سب ہمارے غم میں شریک ہوئے اور ہمیشہ کی طرح آپ نے ہمارے ساتھ بے لوث محبت کا اظہار کیا ہے۔ آپ سب کا یہاں آنا ہمارے لئے باعثِ تقویت ہے اور باعثِ عزت ہے۔ اگر ہم جسمانی اولاد ہیں تو آپ گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی اولاد ہیں مزید یہ کہ پاکستان کے تمام آستانے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ سے سب نے مہربانی فرمائی۔

میں نے صرف دو چار ضروری باتیں عرض کرنی ہیں۔ آج آپ لوگ (وابستگان حاضرین) یہاں تشریف لائے، میرا اور میرے بھائی کی اولاد کا آپ سب سے جو رشتہ ہے، اُس میں سب سے مضبوط رشتہ وہ ہے جو گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے ہے۔

میں اپنی ذات کے حوالے سے ایک چیز عرض کر دوں کہ بعض اوقات ظاہری طور پر نظر نہیں آتا کہ میں کیا کام کر رہا ہوں لیکن بزرگوں نے ڈیوٹیاں لگائی ہوتی ہیں، وہ میں بچپن سے لے کر آج تک نبھا رہا ہوں اور نبھاتا رہوں گا۔ آج ۴۰ سے زیادہ سال گذر گئے، میرے والدِ گرامی بیمار تھے اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں دبا رہا تھا، اُس دوران مجھے نیند آ گئی اور میں سو گیا۔ جب میں سو گیا اور صبح نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے مجھے اُٹھایا، جب کہ نماز قضاء ہو گئی تھی تو مجھے کہنے لگے کہ اِدھر مت سویا کرو، گھر جا کہ سویا کرو۔

ہم پیچھے سے فیروز پور کے رہنے والے ہیں، اس لیے ہمارا گھر اُدھر بھی تھا۔ اس وقت مجھے بات سمجھ نہیں آئی، بعد میں جب ابّا جی تشریف لے گئے، پھر بھائی جان (یعنی پیر سیّد غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) اور تایا جان (یعنی بابا جی پیر سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) بھی تشریف لے گئے (یعنی وصال ہو گیا) تو ہم دونوں بھائیوں کو شرق پور شریف بلا کر حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ جا کر سلسلے کا کام کریں۔ ہم جب واپس آئے تو میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ آپ سلسلہ کا کام کریں کیونکہ میں اپنی ذات کو اس کا اہل نہیں سمجھتا۔ میں پچھلے دنوں سوچ رہا تھا کہ 47 سال ہو گئے ہیں اور وہ وقت پھر آ گیا ہے جس کا ابّا جی نے حکم دیا تھا۔ اب پھر وہ وقت آ گیا ہے۔ جب یہ وقت آتا ہے تو بہت سارے لوگ کئی طرح کی باتیں کرتے ہیں، میں کسی کی بات کا کوئی جواب نہیں دوں گا اور نہ ہی میرے خاندان کا کوئی فرد جواب دے گا۔ بہر حال حقیقت یہ ہے کہ میرا بھائی (یعنی بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) اپنے دو بیٹے چھوڑ کر گیا، ایک سیّد محمد میرام اور دوسرا سیّد شہریار۔ اللہ نے مجھے دو آنکھیں دی ہیں اور یہ دونوں میری آنکھوں کا نور ہیں اور اب میں نسبت کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ اللہ نے مجھے ایک بیٹا تو دیا ہے (یعنی صاحبزادہ پیر سیّد محمد حسان بخاری) اور یہ دونوں بھی میرے بیٹے ہیں۔ یہ دونوں میرا بہت ادب کرتے ہیں اور خیال رکھتے ہیں۔

میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضور اعلیٰ گنج کرم، میرے دادا جی پیر سیّد محمد اسماعیل

شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سرکار شرقپور شریف بیعت ہوئے تو جیسا کہ مجھ سے پہلے علامہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب نے بڑی خوبصورت بات کہی کہ حضرت صاحب گنجِ کرم رحمۃ اللہ علیہ کا نسب یعنی خاندان مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہے اور جو طریقت کا سلسلہ ہے وہ سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ بہر کیف حضرت میاں صاحب سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمالیا۔

اب آپ میں بھی سفید داڑھیوں والے کم رہ گئے ہیں زیادہ تر وہ ہیں جو ہماری عمر سے چھوٹے ہیں۔ آجکل لوگوں میں ریا کاری کا عنصر زیادہ پایا جاتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ شرقپور شریف کے سلسلہ اور کرماں والا شریف کے ساتھ لوگوں کا ریا نہیں ہے بلکہ اللہ نے سادگی میں ہی ہمارے اوپر کرم فرمایا ہے۔ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کبھی آگے نہیں چلتے تھے بلکہ درویشوں کی طرح پیچھے چلتے تھے کہ میں پہچانا نہ جاؤں۔ ایک دفعہ سیٹھ محمد شفیع صاحب نے حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ آپ پیچھے چلتے ہیں لیکن لوگ پھر بھی آپ کو پہچان لیتے ہیں تو آپ نے فرمایا، سیٹھ جی! میں تو اپنی ذمہ داری پوری کرتا ہوں لیکن اللہ کریم سب کو بتا دیتا ہے کہ میرا بندہ جا رہا ہے۔

میں قربان جاؤں اپنے آقا حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ، غوث الاغواث، قطبوں کے قطب اور آپ کی ولایت کی روشنی ہر اُس جگہ پر ہے جہاں آپ تشریف لے کر گئے۔ کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ طریقت کیا ہے تو آپ نے فرمایا: ''ادب''۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ طریقت میں وہ ہی رہ سکتا ہے جو ادب کرے، جو ادب نہیں کر سکتا وہ طریقت میں بھی نہیں رہ سکتا۔ جو ادب کرے گا اُس کی مراد بھی پوری ہوگی۔

ایک دفعہ مولانا کوکب نورانی کے والدِ محترم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب، گنجِ کرم حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے تو بغداد شریف کی تسبیح لے کر آئے اور کہنے لگے کہ میں یہ تسبیح بطورِ تبرک آپ کے لئے لایا ہوں۔ اُس تسبیح کے اندر دیکھو تو ایک طرف کعبہ نظر آتا تھا اور دوسری طرف مدینہ پاک۔ جب حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

کو مولانا شفیع اوکاڑوی صاحب نے تسبیح دے کر کہا کہ اس کے اندر دیکھیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا، مولوی صاحب! مجھے تو اِس میں شرقپور شریف نظر آرہا ہے۔ اب اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انہیں مدینہ شریف نظر نہیں آیا، بلکہ اس میں میرے اور آپ کے لئے یہ سبق ہے کہ اگر مدینہ شریف جانا ہے تو شرقپور شریف کے راستے سے جاسکتے ہیں۔ شرقپور شریف سے ہو کر جائیں گے تو ہماری حاضری قبول ہوگی۔

میں 1990ء میں حضرت مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرکار کے عرس مبارک پر گیا، ہمارا قافلہ داتا صاحب کے دربار سے روانہ ہوا اور مجھے اس قافلے کا صدر بنادیا گیا اور جو انتظام تھے مجھے دیے گئے۔ مجھے پیٹ کا مسئلہ تھا تو ادھر مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کا دروازہ بند کر دیتے تھے، اب وہ ہمیں باہر نہ جانے دیں۔ اگلی شام میں نے ایک بندے سے کہا کہ مجھے تکلیف بھی ہوتی ہے اور وضو بھی کرنا ہوتا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ رام پور چلیں جائیں، مجھے معلوم نہیں تھا کہ رام پور والے پیر صاحب بھی مکان شریف سے فیضاب ہیں۔ جس طرح حاجی شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ طریقت میں ہمارے شہنشاہ ہیں، حضرت میاں صاحب کے دادا مرشد تھے۔ وہ حاجی شاہ حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب تھے۔ میں وہاں چلا گیا اور صف میں بیٹھ گیا۔ انھوں نے مجھے بلا لیا اور کہا صاحبزادے! میرے ساتھ اوپر بیٹھ جاؤ۔ وہ مجھے جانتے نہیں تھے، بہر حال میں اُن کے ساتھ اوپر بیٹھ گیا۔ اب میں لڑکپن میں تھا اور مجھے اپنے اعمال کی وجہ سے ڈر بھی لگے لیکن وہ مجھے کہنے لگے کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا کہ اوکاڑہ شہر ہے پاکستان میں اور پنجاب کا رہنے والا ہوں، اُدھر سے آیا ہوں۔ یہ سُن کر اُنھوں نے میرا ماتھا چوما اور کہنے لگے، آپ کی تکلیف دور ہو جائے گی حالانکہ میں نے کوئی بات نہیں بتائی۔ بہر حال مجھ جیسے گنہگار آدمی کو کس نے پہچاننا تھا؟ اگر میں پہچانا گیا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے پہچانا گیا اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نسبت شرقپور شریف سے عطا ہوئی۔

شیطان سے بڑا عالم کوئی نہیں تھا لیکن جب ادب کے دائرے سے نکلا تو شیطان بن

گیا۔ میں نے یہ بات ابّا جی سے بھی سنی اور تایا جی سے بھی سُنی کہ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف جاتے تھے تو باہر ایک کنواں تھا جہاں آپ قیام فرماتے۔ کسی نے کہا کہ آپ اتنی دور سے چل کر کیوں آتے ہیں تو کہنے لگے میں اس جگہ پہ وضو نہیں کر سکتا۔ میں شرق پور شریف میں رفع حاجت نہیں کر سکتا، اب آپ دیکھیں سرکار کا ادب کتنا کرتے تھے۔ میں آپ سب کو ایک ہی بات کہوں گا کہ ادب کا دامن نہ چھوڑیں۔

دوسری بات میں یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ بچپن سے مجھے اور بھائی میر طیّب کو ابا جی کی طرف سے حکم ہوتا تھا کہ شرقپور شریف اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جایا کرو اور مجھے یاد ہے کہ میرے ماموں پیر سیّد باقر علی شاہ بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ہم دونوں بھائیوں کو حضرت میاں حافظ القاری محمد ابوبکر شرقپوری صاحب کے والدِ گرامی کے پاس شرق پور شریف لے گئے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہم دونوں بھائیوں کو پرانی مسجد شریف میں بیعت فرمایا اور ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ آپ دونوں کو اِس بات کا علم ہے کہ آپ کس کی اولاد ہیں؟ ہم خاموش رہے تو پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ آپ کے دادا جی (گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ) حضور میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہء اعظم تھے۔

شرق پور شریف کا ایک ایک ذرہ ہمارے سر کا تاج ہے لہذا بیلیو! بڑی احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ جتنا بھی فیض ملنا ہے اُدھر سے ہی ملنا ہے۔ ایک اور بات عرض کروں گا کہ جس شخص کو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے محبت ہے، اُسے ضرور ابا جی (یعنی بابا جی پیر سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے بھی محبت ہے، تایا جی (یعنی بابا جی پیر سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے بھی محبت ہے، اب جسے پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے محبت ہے تو اُن کا فرض ہے کہ اُن کی اولاد سے بھی محبت کرے۔ یہ سیّد میر رام بخاری اور سیّد شہریار بخاری دونوں موجود ہیں، جو اِن کے ساتھ محبت نہیں کرتا وہ اپنی سمت درست کرے۔ میں آخر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکر گزار ہوں، جتنے بھی بیلی اور سجادگان، علماء کرام یہاں تشریف لائے۔

سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرماں والےؒ

اور ختم شریف چہلم، شیخ المشائخ، باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ

کی خصوصی اختتامی نشست کے دوران

حافظ القاری میاں محمد ابوبکر شرقپوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف کا

خصوصی اختتامی بیان

تمام حمد وثنا، اللہ وحدہٗ لاشریک ذات کے لیے جو ساری کائنات کا خالق بھی ہے اور رازق بھی ہے۔ کائنات کا ہر ذرہ اُس کے حکم کا محتاج ہے، اُس کی رضا، اُس کی مرضی، اُس کی اجازت کے بغیر پوری کائنات سے ایک ذرہ بھی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا۔

درودِ لامحدود، تاجدارِ عرب وعجم، تاجدارِ انبیاء، محبوبِ کبریاء جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں، کہ آپ کے وسیلہ سے اس ساری کائنات کی تخلیق فرمائی گئی۔

آج کی یہ محفلِ پاک، یہ نشست، یہ اجتماع، عرسِ پاک اور اُس کی آخری نشست ہے اور حضور قبلہ پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم پاک کی محفل بھی ہے۔

میں چند باتیں تصوّف اور نسبت کے حوالے سے آپ احباب کے سامنے عرض کروں گا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہر جگہ اور ہر موقع پہ شر بھی ہوتا ہے اور حق بھی ہوتا ہے۔ میرے پیر طریقت، جدِ امجد، اعلیٰ حضرت حضور قبلہ غوثِ زماں میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی زندگی کے آخری ایام میں علیل تھے یعنی جس وقت حالتِ علالت میں تھے تو کچھ بیلی

جو آپ کی خدمت میں رہتے تھے، اور بہت قریبی تھے، اُن پر نفس حاوی ہوا۔ یہ نفس جو ہے، اِس کی کئی کیفیات ہیں، مثلاً نفسِ امارہ، نفسِ لوّامہ، نفسِ مطمئنہ اور پھر نفسِ راضیۃ مرضیۃ جو کہ علماء سے آپ سنتے رہتے ہیں تو جو امارہ اور لوّامہ والی کیفیات ہیں، وہ بندے کو برائی کی طرف لے کر جاتی ہیں اور اگر کسی کو نفس مطمئنہ یا نفس راضیۃ مرضیۃ حاصل ہو جائے تو بندے کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ اب وہ جو حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قریب اور خدمت میں تھے، اُن پر نفسِ امارہ نے غلبہ کیا اور یہ سب جانتے تھے کہ حضور قبلہ شیرِ ربّانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ نرینہ نہیں تھی۔ آپ کے جو صاحبزادے تھے، وہ (سنت کے مطابق یعنی جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے بچپن میں وصال فرما گئے) وہ بھی بچپن میں ہی وصال فرما گئے تھے تو آپکی زوجہ محترمہ امّاں جی قبلہ کا بھی جلد وصال ہو گیا تھا اور آپ نے دوسری شادی نہیں کی۔ اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی اور ایک بیٹا تھا۔ بیٹے کا وصال ہوا اور بیٹی کا وصال بھی آپ کی زندگی میں ہی ہو گیا، آپ نے دوسری شادی نہیں کی اور اولادِ نرینہ (حیات) نہیں تھی تو جو قریبی بیلی خدمت میں رہتے تھے، اُن کو نفس نے اُبھارا کہ اب آپ کے بعد (یعنی حضور میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال کے بعد) ہمیں کچھ حکم کریں گے (یعنی اپنے بعد کوئی انعام یا عہدہ دیں گے)، کیوں کہ ہم آپ کی خدمت بھی کرتے ہیں اور دن رات آپ کے پاس بھی ہوتے ہیں تو انہوں نے تھک ہار کر پوچھ ہی لیا، صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا یعنی جواب دے گیا تو انہوں نے حضور قبلہ شیرِ ربّانی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے آخری ایام کے دوران پوچھا کہ حضور! آپ کے بعد آستانے کا کام کون کرے گا؟ چونکہ پوچھنے والوں کے دل میں تھا کہ حضور ہم میں سے کسی کا نام لیں گے۔ اب میں اُس کا نام نہیں لوں گا، مجھے پتہ ہے، معلوم ہے کہ وہ کون تھا لیکن بہر حال نام کا پردہ رکھنا اچھا ہوتا ہے اور ہم سب کو سینہ بہ سینہ یہ باتیں معلوم ہیں۔ بہر کیف اُس بندے نے (جو آپ کے قریب تھا) پوچھا کہ حضور آپ کے بعد اب کون آپ کی نشست پہ بیٹھے گا؟ تو آپ نے فرمایا، میرے بعد میری نشست پہ میرا چھوٹا بھائی غلام اللہ بیٹھے گا۔ جن کو ہم حضور ثانی لاثانی

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ اب اُن کی پھر تسلّی نہ ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ وہ تو ابھی جوان ہیں، ان کی عمر تو جوانی والی ہے، وہ کیسے اِن معاملات کو سنبھالیں گے؟ تو کیا آپ کسی اور کو بھی کچھ دیں گے؟ آپ نے پنجابی زبان میں جواب دیتے ہوئے جملہ بولا، جو کُج دینا ایں، غلام اللہ نوں ای دینا ایں تے گوڈا مار کے دینا ایں (''یعنی جو کچھ دینا ہے، غلام اللہ کو ہی دینا ہے اور سختی کے ساتھ دینا ہے''۔) یہ بڑا اہم جملہ ہے اور ہمارے علاقے کی بولی کے مطابق دینا ہی غلام اللہ کو ہے کوئی روک کے تو دکھائے۔ بہر حال قریب رہنے والے کئی مرتبہ نفس کے تابع ہو کر بدخواہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اُس بندے کا بھی انجام بہت بُرا ہوا۔

قریب رہنے والے کئی مرتبہ ایسی آسیں لگا کر بیٹھ جاتے ہیں، جس کے نہ وہ اہل ہوتے ہیں اور نہ اُن کے اندر کوئی ایسی اہلیت یا معاملہ ہوتا ہے تو وہ نفس کے تابع ہو کر اس طرح کے معاملات سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ طریقت کے اندر اس طرح کی خواہش کا ہونا بھی طریقت کے خلاف ہے۔ جسے خلافت دی گئی، جسے اجازت دی گئی اسے اس کی تمنا نہیں تھی مگر اسے حکماً کہا گیا کہ یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔ یہ منصب تمنا سے نہیں ملتا بلکہ اللہ کی عطا، مرضی، رضا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِذن سے ملتا ہے۔ تمنا والے پیچھے رہ جاتے ہیں، ریاکاری میں سارا معاملہ آجاتا ہے اور اُن کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

اگلی بات کہ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کیا مقام تھا؟ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے خلیفہ کے بارے میں بتاتا ہوں، ہم ادب کی وجہ سے اُن کا ذکر کم کرتے ہیں۔ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت خواجہ امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر تھی اور خواجہ صاحب کی بیعت پیر سیّد امام علی شاہ صاحب مکان شریف والے رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر تھی، جو کہ مکان شریف والے حضرت خواجہ شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین تھے۔ بابا جی امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی پٹھان کوٹ ہی کے رہنے والے تھے۔ چنانچہ حضرت پیر سیّد امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر کوٹلہ شریف آئے تھے۔ جس وقت پیر سیّد امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بابا جی

امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کو کوٹلہ شریف بھیجا تو اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ابھی ولادت نہیں ہوئی تھی۔ پیر سیّد امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بابا جی امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کو تلقین فرمائی بلکہ حکم فرمایا کہ امیر علی! آپ کی ڈیوٹی کوٹلہ شریف میں ہے (جہاں پیر سیّد امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زمینیں بھی تھیں) اور دوسری ڈیوٹی یہ ہے کہ قریب ہی ایک قصبہ شرق پور شریف ہے، وہاں آتے جاتے رہنا، وہاں ایک مردِ کامل پیدا ہونے والا ہے، ایک ولیء کامل پیدا ہونے والا ہے (ابھی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیدا نہیں ہوئے) یعنی آپ نے پہلے ہی بشارت دے دی۔ اور فرمایا اُس کی نگرانی بھی کرنا اور نگہبانی بھی کرنا، سلسلہ میں شامل بھی کرنا اور خلافت بھی دینا۔ اُس کی وجہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو بہت عروج ملے گا اور بابا جی امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لیے اُنہی احکامات کے تابع تمام معاملات فرمائے۔ اب پیر سیّد امام علی شاہ صاحب کے بعد آپ کی تیسری اولاد میں سے آپ کے صاحبزادے میر سیّد صادق علی شاہ صاحب آپ کے جانشین بھی بنے اور اُن کے جانشین میر بارک اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین بنے اور تیسرے نمبر پہ پیر سیّد محمد مظہر قیوم شاہ صاحب تھے۔ اب ہوا یوں کہ پیر سیّد محمد مظہر قیوم شاہ صاحب شرقپور شریف آئے اور انہوں نے اعلیٰ حضرت حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی اور آپ کے سب سے پہلے خلیفہ بھی بنے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے سلسلہ کے کام کی اجازت اُن کو عطاء فرمائی حالانکہ اُن کا تعلق اور اُن کا نسب (خود حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد) حضرت پیر سیّد امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا تھا۔

تو بتانے کا مقصد یہ ہے کہ تصوّف کے معاملات ہم نہیں سمجھتے۔ جب کہ ہم تو بس یہی سوچتے اور سمجھتے ہیں کہ بھلا یہ کیسے ہو گیا؟ وہ تو مرید تھے اور پھر بعد میں ان کے آگے مرید ہو گئے۔ یہ باتیں نہ آپکے سوچنے کی ہیں اور نہ سمجھنے کی ہیں نہ آپکی اس طرف توجہ جانی چاہیئے۔ تصوّف کے معاملات کچھ اور ہوتے ہیں اور یہ وہی جانتے ہیں جن کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

اب اگلی بات جو پیر سیّد صمصام علی شاہ صاحب نے کہی ہے (یعنی پیر سیّد صمصام علی

شاہ بخاری مدظلہ العالی نے اپنی گفتگو میں کہا تھا کہ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی اصل بیعت حضرت میاں شیر محمد شرق پوری رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر تھی) یعنی کہ حضرت پیر سیّد محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جب شرق پور شریف بیعت ہوگئے تو اُن کو اِس اَمر کا بہت واضح اشارہ ملا تھا اور میں اُس پوری بات کو اچھی طرح جانتا ہوں اور یہاں صاحبِ خانہ (یعنی خانوادۂ حضرت کرماں والا شریف) بھی بخوبی جانتے ہیں کہ جب حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ شرق پور شریف، حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کیلئے گئے تو اُس سے پہلے کبھی شرق پور شریف نہیں گئے تھے۔ اب وہ درمیان والی بات میں بتاتا ہوں کہ جو حضرت شاہ صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کو کسی طرف سے حکم ملا تھا کہ ''شرق پور شریف وچ تیرا فیض اے تینوں اوتھوں ملنا اے''۔ چنانچہ قبلہ شاہ صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ جب شرقپور شریف کی طرف جا رہے تھے تو فیروز پور اسٹیشن سے آپ رائیونڈ اسٹیشن پر آئے اور پھر کوئی 10,11 میل کا پیدل سفر ہے جس کے لیے دریا سے گزرنا پڑتا ہے اور راستے میں جنگل بھی آتا ہے۔ جنگل سے گزر کر آپ پیدل ہی آ رہے تھے۔ شرقپور پور شریف آپ نے دیکھا نہیں تھا کیوں کہ آپ کو تو بھیجا گیا تھا کہ چلو تمہارا فیض وہاں پر ہے، تمہارا حصہ وہاں پر ہے۔ آپ نے جو پاؤں میں جوتا پہنا ہوا تھا، وہ بھی ٹوٹ گیا (کیوں کہ ہاتھ سے بنا ہوا جوتا تھا)۔ تو آپ نے وہ جوتا اُتار دیا اور ننگے پاؤں چلنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑا سا مزید چلے یعنی کوئی سو یا دو سو میٹر تو جنگل کی طرف سے دیکھا کہ سامنے ایک بابا جی آ رہے ہیں، جن کی داڑھی کچھ کالی ہے کچھ سفید اور چادر لپیٹی ہوئی ہے۔ جب قریب آئے تو انہوں چادر کے اندر سے ایک جوتا نکالا اور کہنے لگے بیلیا! ننگے پاؤں آ رہے ہو، جوتا بھی نہیں پہنا ہوا، یہ جوتا پہن کر دیکھو کیا ناپ میں پورا ہے؟ کہتے ہیں جب میں نے جوتا پہنا تو مجھے ایسا لگا جیسے موچی نے میرے ناپ کے مطابق سلائی کی ہوئی ہے، میں نے لے لیا۔ کہنے لگے، آپ اِسے پہن لو اور ننگے پاؤں نہ چلو۔ اب اصل امتحان شروع ہوا۔ انہوں نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ میں شرقپور شریف حضرت میاں شیر محمد صاحب

کو ملنے جا رہا ہوں تو بابا جی کہنے لگے، کہاں جا رہے ہو! وہ تو فراڈیا ہے، ٹھگ ہے، لوگوں کی جیبوں پر اس کی نظر ہوتی ہے۔ آپ کدھر جا رہے ہو! تو شاہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اپنا جوتا اُتار کر اس بزرگ کو واپس کر دیا کہ آپ اپنا جوتا واپس رکھ لیں، مجھے آپ کا جوتا نہیں چاہئے۔ میں تو جاؤں گا کیونکہ مجھے حکم بڑا سخت ہوا ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ اچھا! جوتا آپ کا ہی ہے، آپ پہن کر رکھیں، میرا کام آپ کو بتانا تھا، باقی آپ کی اپنی مرضی ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں جب میں شرقپور شریف پہنچا تو پوچھ کر حضور میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس (میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شہر میں اپنے پرانے گھر کی بیٹھک میں تشریف فرما تھے) جہاں آپ کی نشست ہوتی تھی، اُدھر پہنچ گیا۔ جب میں دروازے سے اندر داخل ہوا تو سامنے وہی بابا جی بیٹھے تھے جنہوں نے کہا تھا کہ وہ تو ٹھگ ہے، تم اس کے پاس کیا لینے جا رہے ہو؟ انہوں نے مسکرا کر دیکھا اور فرمایا، اچھا نہیں رُکے پھر؟ آ گئے ہو، اچھا چلو آ جاؤ پھر جب آ ہی گئے ہو! دراصل وہ اُن کے لیے امتحان تھا۔ اس لیے خود تشریف لے کر گئے کیونکہ پتہ تھا کہ جوتا ٹوٹ گیا ہے اور پہنایا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کا ادب کیا کہ ننگے پاؤں کیوں آ رہے ہیں۔ اگلا امتحان تھا کہ اِن کی لگن صادق ہے یا نہیں! میری باتوں میں آ کر واپس تو نہیں چلے جاتے! تو وہ امتحان پہ جب پورا اترے اور کامیاب ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمایا۔

اگلی بات جو شاہ صاحب فرما رہے تھے، قبلہ شاہ صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ واپس گئے یعنی فیروز پور کے قریب کرموں والا، انڈیا کے اندر وہ علاقہ ہے، وہاں اپنے گھر گئے تو ذہن میں خیال آیا کہ طریقت کے اندر اپنے مرشد کی خدمت میں کوئی نذر پیش کی جاتی ہے تو کیا نذر پیش کروں؟ وہ وقت بھی سادہ ہوتا تھا۔ آپ نے بیل گاڑی پکڑی اور گھر میں جو بھی چیزیں موجود تھیں یعنی بستر، برتن اور چارپائیاں، کوئی چیز نہیں چھوڑی، بیل گاڑی پر لاد لی اور دو دن کا سفر کر کے، لاہور کی طرف سے ہوتے ہوئے شرقپور شریف پہنچے (یہ آخری بات مکمل کرنا چاہتا ہوں جو پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری بات کر رہے تھے اور باتوں میں پوری نہ کر سکے) تو میاں

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور! میں کچھ نذر آپ کے لئے لیکر آیا ہوں تو آپ چہرہ دیکھ کر مسکرائے، پھر کہنے لگے چلو آؤ شاہ جی! دیکھتے ہیں کہ کیا لے کر آئے ہو۔ جب دیکھا کہ گھر کا سارا سامان (استعمال کی چیزیں) جو کچھ تھا، سب کچھ تھا۔ فرمایا شاہ جی! سب کچھ ہی لے آئے ہو؟ (یعنی وہ جو پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری کہہ رہے تھے ناں کہ سب کچھ پیش کر دیا) حضرت شاہ صاحب قبلہ کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا، حضور! میں عاجز ہوں، بس جو کچھ تھا، وہ لے آیا ہوں۔ آپ فرمانے لگے، میں نے قبول کیا اور آپ کو تحفہ میں واپس بھی دے دیا ہے۔ اس کو واپس لے جائیں اور جو کام آپ نے آج کر دیا ہے، ان شاء اللہ! آپ دیکھیں گے کہ بہت ہی برکتیں ہوں گی، بھاگ لگ جائیں گے اور کسی چیز کی کمی نہیں رہے گی۔ یہ جملے آپ نے ادا کئے اور الحمدُ للہ! آج حضرت کرماں والا شریف میں بہاریں ہیں، دینے والا تو اللہ کریم ہی ہے مگر جو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلا ہے۔

اگلی بات، میرے والدِ گرامی (حضرت میاں غلام احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) جب سجادہ نشین کے منصب پر منتخب ہو گئے تو غالباً یہ 1960ء کی بات ہے اور عینی شاہد جنہوں نے مجھے یہ بات بتائی کہ قبلہ شاہ صاحب حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت جب شرقپور شریف گئے تو پرانی بیٹھک میں ہی سجادہ نشین یعنی میرے والدِ گرامی کے ساتھ ملاقات فرمائی۔ میرے والد، قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں بھی حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب آپ اجازت لے کر اُٹھتے تھے تو اُلٹے پاؤں دروازے تک جاتے کہ شیخ کی طرف پیٹھ نہ ہو جائے، دروازے تک اِسی طرح اُلٹے قدموں جاتے اور باہر نکل کر پھر بھی آپ شیخ کی طرف پیٹھ نہ کرتے بلکہ گھوم کر اپنے راستے کی طرف چلے جاتے اور رفعِ حاجت بھی آپ شرقپور شریف کی حد کے اندر نہیں فرماتے تھے۔ میرے والدِ گرامی جو کہ جوانی کی عمر میں تھے اور اُس وقت اُن کی عمر ۳۰ یا ۳۲ برس کی ہو گی اور شاہ صاحب حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک سفید تھی تو آپ جب اجازت

لے کر اُٹھے تو اسی طرح اُلٹے پاؤں گئے، آپ کے ساتھ جو بیلی تھے، وہ کہنے لگے کہ حضور! یہ (یعنی میاں غلام احمد صاحب) تو عمر میں آپ سے چھوٹے ہیں، پھر آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ طریقت میں عمر نہیں دیکھی جاتی بلکہ گدی (یعنی صاحبِ مزار کا سجادہ) کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ کہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ میرے اعلیٰ حضرت (میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کے نائب بن کے بیٹھے ہیں۔ اِن کے اندر وہی خصوصیات اور تصرفات ہیں۔ لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ویسے ہی ادب کریں جیسے حضور میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کرتے ہیں۔

پیر سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کی بات ہے، میں اس بات کا عینی شاہد ہوں جب پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری اور پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری کو پیر سیّد محمد باقر علی شاہ صاحب (حضرت کیلیانوالے رحمۃ اللہ علیہ) لے کر شرقپور شریف گئے اور یہ پیر سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم سے پہلے کی بات ہے تو پیر سیّد محمد باقر علی شاہ صاحب جو کہ صاحبِ نظر بھی تھے اور صاحبِ طریقت بھی تھے اور آپ کا بڑا مقام تھا، قریبی بیلی جانتے ہیں تو وہ پیرانِ عظام کو ساتھ لے کر شرق پور شریف گئے۔ میرے والدِ گرامی اُسی بیٹھک شریف یعنی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ والی نشست پر تشریف فرما تھے۔ میں عینی شاہد ہوں اور وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ پیر سیّد محمد باقر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے کہ حضور! اِن دونوں بھائیوں کو اپنی خدمت میں قبول فرمائیں چنانچہ دونوں بیعت ہوئے۔ جب بیعت ہوئے تو آپ نے دونوں کو اجازت عطا فرمائی کہ جا کر سلسلہ عالیہ کا کام کریں۔ یہ پہلی اجازت وخلافت تھی جو آپ نے عطا فرمائی۔

اب اگلا مرحلہ سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف کی تقرری کا آیا تو چہلم شریف کے موقع پر آپ (یعنی میاں غلام احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) نے سجادہ نشین کی دستار بندی چھوٹے بھائی پیر سید میر طیّب علی شاہ صاحب کی فرمائی اور الحمدُ للہ! پھر اُنہوں نے طریقت وسلسلے کا بہت کام کیا (آپ سب اس بات کے عینی شاہد ہیں)۔

کچھ باتیں ہوتی ہیں جو ہمارے اختیار میں نہیں ہوتیں جن کا فیصلہ اعلیٰ مقام پر فائز صاحبانِ اختیار کی طرف سے ہوتا ہے۔ اب یہ باتیں آپ کے لیے بھی نہیں ہیں۔

بہر حال ابھی الحمدُ للہ پھر وہی مرحلہ آیا (یعنی آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے اگلے سجادہ نشین کے تقرر کا معاملہ) تو یہ میرا فیصلہ نہیں تھا، میں کافی کشمکش میں رہا اور پھر اِسی دوران میں مدینہ شریف چلا گیا۔ وہاں پندرہ بیس دن حاضر رہا پھر واپس آیا اور واضح اشارہ جو ملا وہ ایک تو یہ کہ پیر سیّد صمصام علی شاہ صاحب جو سلسلے کا کام پہلے بھی کر رہے ہیں، ان کے لئے یہ حکم ہوا کہ وہ سلسلہ کی طرف توجہ کم کیوں دیتے ہیں، سلسلہ کی طرف توجہ زیادہ کیوں نہیں دیتے؟ سیاست تو دنیاوی معاملات ہیں، اُن کی طرف توجہ نہ دیں بلکہ سلسلہ کی طرف توجہ زیادہ دیں۔ جو آپ (یعنی میاں غلام احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) نے سلسلے کی اس وقت اجازت عطاء فرمائی اور اگلا جو حکم ہوا وہ یہ کہ سیّد محمد میرام بخاری کو جا کر تم سلسلے کی خلافت دو کہ وہ سلسلہ کا کام کریں اور تیسرا حکم یہ فرمایا کہ جو سیّد شہریار بخاری ہیں اُن کو ہم یہاں (یعنی حضرت کرماں والا شریف) سجادہ نشین مقرر کرتے ہیں، وہ یہاں کے سجادہ نشین ہیں۔

اب یہ حلفاً کہہ رہا ہوں کہ یہ میرا اپنا ذاتی کوئی فیصلہ نہیں ہے، مجھے جو حکم ہوا وہ آپ کو من وعن سُنا دیا۔ جس طرح پہلے دونوں بھائیوں (یعنی پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری اور شیخ المشائخ بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو اجازت ہوئی، اس طرح اب بھی دونوں کو اجازت ہوئی کہ سلسلے کا کام کریں اور سجادہ نشین کے لئے جن کا انتخاب ہوا وہ پیر سیّد شہریار بخاری صاحب کا ہوا۔

چنانچہ میں پہلے پیر سیّد میرام علی بخاری صاحب کی خلافت کی دستار بندی کروں گا (اور پھر حضرت میاں محمد ابوبکر شرقپوری صاحب نے پیر سیّد محمد میرام بخاری صاحب کی دستار بندی فرمائی پھر یہ ارشاد فرمایا)

"میں اِنہیں سلسلے کا کام کرنے کی اپنے جدِ امجد (یعنی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری

رحمۃ اللہ علیہ) اور حضور قبلہ شاہ صاحب حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اجازت دیتا ہوں کہ یہ سلسلہ عالیہ کا کام کریں اور بیلیوں کو سبق بتائیں''

اور اب سجادہ نشین کے لیے جن کا انتخاب ہوا، جن کو سجادہ نشینی کا منصب دیا گیا، وہ پیر سیّد شہریار بخاری ہیں۔ (پھر حضرت میاں محمد ابوبکر شرقپوری صاحب نے پیر سیّد شہریار بخاری کی دستار بندی فرمائی)

(دستار بندی کے بعد فرمایا) اور دوستو! جس طرح میں نے آپ سے پہلے عرض کی ہے کہ بہت سارے بدخواہ ہوتے ہیں جو لالچ اور حسد کی بناء پر نفسِ امارہ کے تابع ہو کر دل میں آسیں لے کر بیٹھے ہوتے ہیں، وہ ہر موقع پر ہوتے ہیں، ہر جگہ پر ہوتے ہیں، ہر مقام پر ہوتے ہیں اور ہر آستانے پر ہوتے ہیں، ہر ولی اللہ کے قریب ہوتے ہیں مگر وہ اپنے خیالات اور بے ادبی کی وجہ سے ہمیشہ نامراد رہتے ہیں، اُنہیں کبھی کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

آپ سب کے سامنے میں نے من وعن بیان کر دیا کہ اِن صاحبزادگان کی جو ڈیوٹی لگائی گئی اور اِن دونوں کو میں نے اجازت بھی عطا کر دی جو سلسلے کے بزرگوں کی طرف سے آئی اور خلافت بھی عطا کر دی، سلسلے کا کام کرنے کی اجازت بھی دی اور جو سجادہ نشین کا جو اعلان یا نامزدگی پیچھے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ) کی طرف سے ہوئی، وہ میں نے کر دی۔

یہ میرے پاس امانت تھی اور وہ فیصلہ ہے جو آج میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے پیر سیّد صمصام علی شاہ صاحب کو اسٹیج پہ بیٹھے ہوئے بتایا کہ یہ فیصلہ ہوا ہے، کیونکہ حکم تھا کہ کسی کو پہلے بتانا نہیں اور ابھی آپ سب بیلیوں کو بھی بتا دیا۔ یہ میرے پاس امانت تھی جو میں نے آپ سب احباب کے سینوں میں اُنڈیل دی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو خانوادۂ گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ اور اِن صاحبزادگان کا ادب واحترام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ ان شاء اللہ یہ دونوں بھائی ہمیشہ متفق رہیں گے اور جو لڑانے والے یا فساد پرست لوگ ہیں وہ سارے، حضور قبلہ حضرت پیر سیّد محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کی نظر خاص سے نامراد ہوں گے، اُن کا بیڑا غرق ہوگا۔ جو اِن سیّد زادوں کے بدخواہ ہوں گے وہ خود تباہ و برباد ہو جائیں گے اور جو اِن کے خیر خواہ ہوں گے وہ حضور گنج کرم حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ سے فیض پاتے رہیں گے۔ یہ وہ باغ ہے جو میرے جدِ امجد نے لگایا ہے اور میں بھی اس باغ کا مالی ہوں، مالی ہمیشہ باغ کا خیر خواہ ہوتا ہے، مالی کبھی باغ کا بدخواہ نہیں ہو سکتا۔ مالی اس باغ کی پرورش کرتا ہے، مالی اس باغ کو پانی دیتا ہے، مالی اس باغ کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ باغ جو حضور اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے لگایا۔ اس باغ نے تا قیامِ قیامت تک شجرِ سایہ دار کی طرح سایہ بھی دینا ہے، پھل بھی دینا ہے اور یہ روحانی فیض اس آستانے سے ہمیشہ جاری وساری رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اللہ رب العزت ہم سب کو ان صاحبزادگان سے اپنی والہانہ عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری ان دونوں صاحبزادگان سے یہ گزارش بھی ہے، پیچھے (یعنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے) حکم بھی ہے اور میری اپنی تمنا بھی ہے کہ یہ دونوں بھائی ایسے رہیں (میاں محمد ابوبکر شرقپوری صاحب نے اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں جوڑ کر اشارہ کیا، یعنی اکٹھے اور اتفاق کے ساتھ رہیں) اور آپس میں مشورہ کر کے اپنے سرپرست (یعنی مخدوم المشائخ بابا جی سیّد صمصام علی شاہ بخاری) جن کو حکم بھی ہوا ہے کہ وہ سلسلہ عالیہ کے قریب رہیں لہذا اُن سے بھی مشورہ کر کے اپنے تمام اُمور سرانجام دیں، کسی بدخواہ کی بدخواہی میں نہ آئیں، ان شاء اللہ خیر ہی ہوگی، یہ شجر اور بڑھے گا، اِس کا سایہ بھی بڑھے گا اور اِس کا پھل بھی دنیا دیکھے گی کہ پھلے پھولے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اِن سیّد زادوں کے ساتھ ادب واحترام کا معاملہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ یہ آل رسول بھی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون کا حصہ ہیں لہذا رب تعالیٰ کرم فرمائے اور اِس آستانے کو آباد و شاد فرمائے۔ آمین

برادرِ اکبر حضور شیخ المشائخ، مخدوم المشائخ

باباجی پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری (مدظلہٗ العالی)

کا اختتامی نشست کے دوران

خصوصی اعلان

بابت

سالانہ عرس مبارک وسالانہ محفل میلاد

حاضرین! میرے بھائی (یعنی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کا جو دین کا مشن اور کام تھا، اُس میں اُنہوں نے سب سے زیادہ محبت و چاہت کے ساتھ دل لگا کر جو کام کیا اور جس کام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت زیادہ سرفرازی اور عزت عطاء فرمائی وہ یہ تھا کہ اُنہوں نے دو جہان کی عزتوں والے سرکار (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت میں اُن کے دن خاص طور پر اہتمام کے ساتھ (یعنی میلاد شریف) منانے کا آغاز کیا اور محفل میلاد شریف کی تاریخ ہم نے مل کر 14 اور 15 ربیع الاوّل مقرر کی تھی، خصوصاً میرے بھائی (یعنی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) بہت اہتمام سے کروایا کرتے اور پھر پورے پاکستان بلکہ بیرون ملک بھی مراکز میلاد قائم کیے۔ لہٰذا اب میں اپنی طرف سے، اپنے خاندان اور سجادہ نشین

صاحب کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہر سال 14 اور 15 ربیع الاوّل شریف کو جس طرح بھائی (یعنی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے سلسلہ شروع کیا تھا، اُسی طرح یہاں محفل میلاد منعقد ہوا کرے گی۔ ان شاء اللہ

مزید یہ کہ ہم نے عرس شریف اور میلاد شریف کچھ سال سے اکٹھا کر دیا تھا کیوں کہ میلادِ پاک اور عرس شریف کے دن نزدیک آ گئے تھے بہر حال اب سالانہ عرس مبارک ہر سال 27 اور 28 فروری کو ہوا کرے گا اور میلاد شریف ہر سال 14 اور 15 ربیع الاوّل شریف کو ہوا کرے گا۔

اب آج کی اِس نشست عرس مبارک اور ختم شریف چہلم کی محفل میں خصوصی تشریف آوری پر معزز و محترم شخصیات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاص طور پر سجادہ نشین حضرات بالخصوص آستانہ عالیہ شرق پور شریف سے ہمارے پیر و مرشد کے تمام صاحبزادے تشریف لائے ہیں، تونسہ شریف سے خواجہ صاحب تشریف لائے، گولڑہ شریف سے سجادہ نشین تشریف لے کر آئے ہیں، پاکپتن شریف سے بہت ہی زیادہ مہربانی فرمانے والے خواجہ دیوان احمد مسعود چشتی صاحب جن کے ساتھ بہت گہرا تعلق اور نسبت ہے، اور خواجہ نور محمد سہو صاحب تشریف لائے ہیں، علاوہ ازیں حضرت کیلیاں والا شریف سے مشائخ تشریف لائے اور علاوہ ازیں میرے ددھیال اور ننھیال سے جو رشتہ دار اور احباب تشریف لے کر آئے ہیں، اور حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی صاحب کے صاحبزادے علیل ہونے کے باوجود تشریف لائے ہیں اور جو بیلی یہاں تشریف فرما ہیں، سب کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر کسی کا نام نہیں لے سکا تو اُس کی بھی معذرت چاہتا ہوں اور آپ سب میرے لیے بہت ہی محترم و محتشم ہیں اور آپ سب کی عزت و تکریم میرے لیے بہت عزیز ہے اور آپ کا یہاں آنا میرے لیے اور میرے خاندان اور ہمارے وابستگان کے لیے بہت ہی عزت افزائی کا باعث ہے۔ تمام علماء کرام کا بھی بہت زیادہ مشکور ہوں۔ تمام حاضرین لنگر شریف کھا کر جائیں۔

مزمل حسین طیّبی

سات گولیاں

جو ہم سب نے چلائیں، بس ہمیں ادراک نہیں ہے

میں جب بھی نصابی کتابوں میں زمانہ جاہلیت کے وقت بچیوں کے زندہ دفن کیے جانے کے قصے پڑھتا تھا تو دماغ ان کو یاد تو کر لیتا تھا مگر دل ان کو مانتا نہیں تھا کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے اور آج دماغ ایسے قصوں کو بھولنا چاہتا ہے مگر اب دل مان گیا ہے کہ انسان اور حیوان کے درمیان کی لکیر کبھی کبھی بہت زیادہ باریک ہو جاتی ہے۔

میانوالی میں ایک باپ نے اپنی سات دن کی بیٹی کو جس طرح قتل کیا تو اس بندوق کا ٹریگر تو اس ظالم نے دبایا لیکن اس کے اندر کی وہ سات گولیاں ہم سب اور ہمارے معاشرے نے مل جل کر لوڈ کیں !!! یقیناً آپ سوچ رہے ہوں گے کہ کیسے؟ میں آپ کو یہی بتانے والا ہوں کہ کیسے ہم بھی شامل ہیں۔

ایک گولی اُس خاندان نے ڈالی جہاں بیٹے کی پیدائش پر مٹھائی اور بیٹی کی پیدائش پر دہائی دی جاتی ہے۔

دوسری گولی ایسے دادا، دادی، نانا، نانی نے ڈالی جو اپنے نواسے یا پوتے کی پیدائش پر تو اپنی اولاد کو دیتے تھے ''تحفے کی رقم'' اور نواسی یا پوتی کی پیدائش دیکھ کر آہستہ آواز سے کہتے تھے، ''بس جو اللہ کا حکم''۔

تیسری گولی ایسے والدین نے ڈالی جو اپنے بیٹے کی دوسری شادی صرف اِس وجہ سے کروانے کے حامی رہے کہ پہلی بیوی سے صرف بیٹیاں پیدا ہوئیں ہیں۔

چوتھی گولی اُس جوڑے نے بھی ڈالی ہے جو تین چار بیٹیوں کے پیدا ہونے کے بعد صرف اس ڈر سے مزید بچے پیدا نہیں کرتا کہ کہیں پھر سے بیٹی کی پیدائش نہ ہو جائے۔

اس بندوق میں پانچویں گولی اس حکیم نے لوڈ کی جو نرینہ اولاد کی دوائی بنا بنا کر معاشرے کو یہ بتاتا رہا کہ اصل اولاد نرینہ ہوتی ہے اور یہ کہ بیٹا حاصل کرنے کی کوئی دوائی بھی ہوتی ہے اور یہ کہ اس بابے اور عامل نے بھی ڈالی جو بیٹی کی پیدائش سے بچنے اور بیٹے کی پیدائش کروانے کے لیے تعویز اور دھاگے بانٹتا رہا۔

اس قتل میں چھٹی گولی خاندان کے اُس سربراہ نے بھی ڈالی، جس کی نظر میں نسل اور زمین جائیداد یا وراثت وغیرہ اُس وقت تک لاوارث رہتی ہے جب تک اس گھر میں بیٹا پیدا نہیں ہو جاتا۔

اور ساتویں گولی اُس معاشرے نے بھی ڈالی جس نے اپنے غلط رسم و رواج کو سروں پر لاد کر بیٹیوں کی پرورش اور شادی بیاہ کو اس حد تک کٹھن امتحان اور سخت آزمائش بنا ڈالا کہ اس کا بار لوگ بیٹیوں کے پیدا ہوتے ہی اپنے کندھوں پر محسوس کرنے لگ جاتے ہیں اور اُنہیں اِس بوجھ کا شدید غم محسوس ہوتا ہے۔

الغرض اس قتل میں مجرم ایک ہے لیکن اقدامِ قتل ہم سب کے سر پر ہے۔ قبر میں اُس معصوم بچی کو اس ظالم باپ نے دفنایا ہے لیکن اُسے زندہ درگور کرنے کے لیے اس کی کھدائی میں ہم بھی شامل ہیں۔

آیئے! اس سفاک قتل پر شاہ زیب کو لعنت ملامت کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو بھی ضمیر کی عدالت میں پیش کریں تاکہ آئندہ سات دن کی کسی بیٹی کا عقیقہ ہو، جنازہ نہیں!!!

آستانہ عالیہ گجومتہ شریف میں سالانہ عرس مبارک کے موقع پر

قاسمِ فیضانِ گنجِ کرم، **پیر سیّد شہریار بخاری** (زید مجدہ) کا

خصوصی بیان

تمام محترم بیلیوں کو آج گجومتہ شریف کے پُرنور عرس شریف کی بہت بہت مبارک ہو۔ قبلہ شاہ صاحب نے بہت مہربانی فرمائی کہ مجھے یہاں حاضری کی دعوت دی اور مجھے بہت عزت بخشی۔ میں پہلی مرتبہ یہاں عرس شریف پر حاضر ہوا ہوں۔ آپ سب کو دیکھ کر مجھے ایک واقعہ یاد آگیا، میں عرض کرتا چلوں۔ جس وقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ عالیہ، مقدسہ، مطاہرہ کے اندر حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے کر آئے اور آپ نے سب کچھ دے کر انھیں روانہ کیا کہ لوگوں کو آپ اللہ اللہ کی دعوت دیا کریں تو آپ نے ایک دعا فرمائی کہ اے نظام الدین! تم دہلی میں ایک سایہ دار درخت کی مانند ہو گے جس کے سائے کے نیچے مخلوقِ خدا آرام فرمائے گی۔ آج میں جس وقت گجومتہ شریف عرس پاک پر حاضر ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہی کرم اعلیٰ حضرت گنج کرم حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ نے گجومتہ شریف پر کر دیا ہے۔ الحمدُ للہ! پیر سیّد امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دروازہ آستانہ عالیہ گجومتہ شریف کے بیلیوں کا وہ دروازہ ہے، جہاں سے اُنہوں نے گزر کر مدینہ شریف جانا ہے۔ یہ سلسلہ در سلسلہ گجومتہ شریف، حضرت کرماں والا شریف، شرقپور شریف، کوٹلہ شریف، مکان شریف، قاضی احمد شریف، لواری شریف اور آگے ان شاء اللہ میرے جیسے خطا کاروں کے لئے بخشش کے وسیلے بنا دیے ہیں۔ میں آپ سب کے لئے حضرت کرماں والا شریف سے نوید لے کر آیا ہوں کہ گجومتہ شریف وہ پودا ہے جو حضرت کرماں والا شریف نے لگایا اور اب یہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اس درخت کو اب آپ سب بیلیوں نے پانی لگاتے رہنا ہے۔

منظورِ نظر خانوادۂ گنج کرم، شبیہہ ءشیخ المشائخ باباجی سرکارؒ

پیر سیّد محمد میرام بخاری

کے مختلف مقامات پر تنظیمی، روحانی اور تبلیغی دورے

دورۂ ضلع پاکپتن شریف

مورخہ 25 مارچ 2022ء بروز جمعۃ المبارک پاکپتن شریف میں حضور شیخ المشائخ باباجی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے لختِ جگر، شہزادۂ گنج کرم، حضور پیر طریقت سیّد محمد میرام بخاری دامت برکاتہم العالیہ کی تشریف آوری ہوئی۔

پہلا استقبال بعد از نمازِ جمعہ بمقام ملکہ ہانس کیا گیا جس میں پیر محمد علی شاکر طیّبی (ضلعی امیر تنظیم کمیٹی پاکپتن)، پیر حاجی عبدالودود طیّبی صاحب (رکن تنظیم کمیٹی پاکپتن)، ڈاکٹر شوکت علی طیّبی (رکن تنظیم کمیٹی پاکپتن)، پیر سیّد اقرار شاہ اور حاجی محمد اشرف طیّبی اور دیگر غلامان حضرت کرماں والا شریف نے پُر جوش انداز میں شرکت کی۔

اس کے بعد پیر جی سرکار چک 36/SP گاؤں پہنچے جہاں جناب پیر جمیل احمد طیّبی، پیر شکیل احمد طیّبی، میاں حسن علی طیّبی، پیر سیّد عزیز اللہ شاہ، اللہ دتہ طیّبی، حیدر علی طیّبی، حاجی محمد انور علی طیّبی، محمد معظم علی طیّبی، پیر ذوالفقار احمد طیّبی اور دیگر غلامان حضرت کرماں والا شریف نے بڑے ہی والہانہ انداز میں استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی پھر آپ پنڈال میں جلوہ افروز ہوئے اور محفل پاک کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔

قاری محمد اسمٰعیل طیّبی (مدرس جامعہ حضرت کرماں والا شریف مرکزی عیدگاہ پاکپتن) نے تلاوت کی، نقابت رفاقت علی طیّبی نے کی، حافظ اللہ دتہ طیّبی اور ماجد علی طیّبی نے

نعت شریف پیش کی، پیر عزیز اللہ شاہ نے گفتگو فرمائی اور پھر جناب پیر حکیم محمد ارشاد طیّبی نے گفتگو کی۔ اس کے بعد حضور پیر جی سیّد محمد میرام بخاری دامت برکاتہم العالیہ نے بیلیوں سے گفتگو فرمائی اور اُن کو سلسلہ عالیہ کا سبق پڑھا کر حضرت صاحب پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں شامل فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور باری باری تمام بیلیوں سے ملاقات بھی فرمائی اور بیلیوں کو اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ بعد ازاں شام کے وقت، قبلہ پیر جی سرکار نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر حاضری دی اور اس کے بعد جامع مسجد حضرت کرماں والا شریف، مرکزی عیدگاہ پاکپتن میں تشریف فرما ہوئے۔ اس موقع پر جناب پیر محمد علی شاکر طیّبی کے ساتھ محمد بلال طاہر طیّبی، ظلِ عمر پیرزادہ اور دیگر غلامانِ حضرت کرماں والا شریف نے بیجد والہانہ استقبال کیا پھر قبلہ پیر جی سرکار مرکزی عیدگاہ میں موجود حضور گنجِ کرم، پیر سیّد محمد اسمٰعیل شاہ بخاری حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے قدیمی حجرۂ مبارک میں تشریف فرما ہوئے اور وہاں پر بیلیوں سے ملاقات فرمائی اور سب کے لیے دعائے خیر فرمائی۔ اس کے بعد رات کے وقت دورہ مکمل کرنے کے بعد قبلہ پیر جی سرکار واپسی کے لیے روانہ ہو گئے۔ الحمدُ للہ! ضلع پاکپتن شریف کا تبلیغی، روحانی اور تنظیمی دورہ بیجد کامیاب رہا۔

جمشیر چک 24 پتوکی

چک 24 جمشیر پتوکی میں جناب محترم پیر بابا عیش محمد طیّبی خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف کی رہائش گاہ پر 17 واں اجتماع بسلسلہ سالانہ محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا انعقاد کیا گیا۔ حضور شیخ المشائخ بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے لختِ جگر، شہزادۂ گنجِ کرم، حضور پیر طریقت سیّد محمد میرام بخاری دامت برکاتہم العالیہ کی خصوصی تشریف آوری ہوئی۔ اِس پُر نور محفل کی نقابت کا فریضہ جناب احسان علی نیّر طیّبی (عارف والا) نے ادا کیا۔ تلاوتِ کلامِ پاک کا شرف جناب قاری شرافت علی طیّبی

نے حاصل کیا جبکہ **نعت** شریف پڑھنے کی سعادت جناب وقار اعظم قادری (لاہور) اور منقبت پیش کرنے کی سعادت جناب غلام حسین طیّبی (صاحبزادہ پیر بابا عیش محمد صاحب) نے حاصل کی۔ بعدازاں جناب حضرت علامہ مولانا سعید شمس بھیروی (عارف والا) نے خطاب کیا جبکہ جناب پیر بابا عیش محمد طیّبی نے خصوصی دعا فرمائی۔ محفل میں آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے خلفاء اور وابستگان کی کثیر تعداد نے بھرپور شمولیت فرمائی۔ خاص طور پر جناب حاجی محمد سلیم طیّبی نے سیکیورٹی کی ذمہ داری سرانجام دی۔ علاوہ ازیں محمد ارشد عیش طیّبی اور غلام حسین طیّبی (صاحبزادگان پیر بابا عیش محمد صاحب) نے جملہ انتظامات وانصرام کیے۔

چک نمبر 225 فیصل آباد

چک نمبر 225، احمد گارڈن فیز 2 فیصل آباد میں عظیم الشان محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں آل نبی، اولادِ علی، منظورِ نظر خانوادۂ گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ، نورِ نظر بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ یعنی قبلہ پیر جی سیّد محمد میرام بخاری زیب و زینتِ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا کی تشریف آوری ہوئی اور خصوصی صدارت فرمائی۔ آپ کے ہمراہ مدیر اعلیٰ ماہنامہ مجلّہ حضرت کرماں والا، جناب محمد سمیع اللہ نوری طیّبی نے بھی شرکت کی اور خصوصی بیان فرمایا۔ پیر جی سیّد محمد میرام بخاری مدظلہ العالی نے حاضرین سے چند باتیں کرنے کے علاوہ سلسلہ عالیہ اور تبلیغ میں شامل بھی فرمایا اور دعا فرمائی۔ محفل کے اختتام کے بعد بانی محفل چوہدری عباس جٹ، چوہدری محسن جٹ، ایڈووکیٹ چوہدری احسن جٹ، چوہدری حسنین جٹ، چوہدری آصف گجر، چوہدری احمد اور سعید احمد ساہی کی طرف سے شرکاء کو لنگر شریف پیش کیا گیا جبکہ خطیب اکبر علی نے تقسیم کی ذمہ داری سرانجام دی۔ شاہد بھائی نے میڈیا اور نورالدین نے ویڈیو کی ذمہ داری سرانجام دی۔

ثناء اللہ طیّبی
مجددی نقشبندی
sana@tayyabi.com

رجوع الی اللہ، تزکیہ، طہارت و پاکیزگی کا حسین امتزاج

اعتکاف

مسائل، مکروہات، مفسدات، قضاء، فدیہ

اصطلاحِ شریعت میں کسی کا مسجد کے اندر عبادت کی نیت سے اپنے قیام کو کسی مدت کے لئے پابند کر لینا اعتکاف کہلاتا ہے۔ معتکف پر لازم ہے کہ اس کا رہنا سہنا، کھانا پینا اور سونا جاگنا مسجد کے اندر ہی ہو اور بغیر بشری و شرعی ضرورت کے مسجد سے باہر قدم نہ نکالے۔ دوسرے دنیاوی معاملات مثلاً لوگوں سے (حسب ضرورت) بات چیت کرنا، ضرورت کی کوئی چیز خریدنا یا فروخت کرنا حالت اعتکاف میں جائز ہے بشرطیکہ ان میں کوئی بات احترام مسجد یا آداب اعتکاف کے منافی پیدا نہ ہو جائے۔

☆ مرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسجد میں اعتکاف کرے اور عورت (شادی شدہ ہونے کی صورت میں خاوند کی اجازت سے) اپنے گھر میں اس جگہ اعتکاف کرے گی جو اس نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کی ہو۔

☆ مسنون اعتکاف کرنے کے لیے ضروری ہے کہ رمضان المبارک کی ۲۰ تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد کے اندر بہ نیتِ اعتکاف موجود ہو اور ۲۹ یا ۳۰ کے چاند کے بعد

مسجد سے باہر نکلے۔ (بہارِ شریعت صفحہ ۹۱ حصہ ۵)

☆ اگر غروبِ آفتاب سے قبل مسجد میں داخل ہو کر اعتکاف کی نیت کر لی اور پھر وضو کرنے کے لیے یا قضائے حاجت وغیرہ کے لیے طہارت خانے میں چلے گئے پھر سورج ڈوب گیا تو کوئی حرج نہیں، مسنون اعتکاف کی نیت درست ہے۔

☆ اگر غروبِ آفتاب کے بعد مسجد میں داخل ہوئے تو اعتکاف کی سنتِ مؤکدہ ادا نہیں ہوئی یعنی مسنون اعتکاف نہ ہوا۔

☆ اگر سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے داخل تو ہو گئے مگر نیت نہیں تھی اور بعد میں نیت یا ارادہ ہوا تو پھر بھی سنتِ مؤکدہ ادا نہ ہوئی چنانچہ نفلی اعتکاف ہو گیا۔

☆ دل میں نیت کر لینا ہی کافی ہے زبان سے الفاظ کا ادا کرنا شرط نہیں البتہ دل کے پختہ ارادہ کے ساتھ زبان سے الفاظ کا ادا کر نا لینا بھی ٹھیک ہے۔

اعتکاف کی نیت یہ ہے: **نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ لِلّٰہِ تَعَالٰی**

میں اللہ تعالیٰ کے لئے سنت اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔

☆ یاد رکھیں کہ دل کا ارادہ الفاظ کی ادائیگی سے ضروری ہے یعنی عربی عبارت رَٹ کر پڑھ لی مگر دل کسی اور سوچ میں مشغول رہا تو نیت نہ ہوئی اور اگر ذہنی طور پر اِسی مقصد کے لیے ارادہ کر رہا ہے اور ذہنی طور پر حاضر ہے تو نیت ہو گئی خواہ الفاظ ادا کیے یا نہیں۔

مزید برآں اعتکاف کرتے وقت دل میں یہ نیت کریں کہ جس طرح آپ نے خود کو اعزاء واقارب اور کاروبار دنیا سے علیحدہ کیا ہے اس طرح دل کو رضائے الٰہی اور قربت کے حصول کیلئے دنیا کی محبت، حرص اور لالچ سے علیحدہ کرتے ہیں۔

اعتکاف کے لئے بہترین نیت یہ ہے کہ انسان اعتکاف کرتے ہوئے یہ نیت کرے کہ میرا نفس فتنہ وفساد کی آماجگاہ اور شر کا پیکر ہے اس میں ہر آن بغاوت وسرکشی کے میلانات سر اٹھاتے رہتے ہیں۔ کیوں نہ میں کچھ عرصہ کے لئے گوشہ نشین ہو جاؤں تا کہ مخلوق خدا کچھ عرصہ

کے لئے میرے نفس کی فتنہ سامانیوں اور اس کے شر کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ رہ سکے۔

☆ اعتکاف کرنے والا دن رات مسجد میں ہی رہے گا۔ وہیں کھائے، پیئے، سوئے مگر احتیاط رکھے کہ کھانے پینے سے مسجد گندی نہ ہونے پائے، معتکف کے سوا کسی اور کو مسجد میں کھانے پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہے۔

ایک خاص احتیاط

مسجد کے اندر مسافر یا معتکف کے علاوہ کسی کو کھانے پینے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ بعض اوقات اِس بات کی احتیاط نہیں کی جاتی اور مسجد میں کھانا پینا سونا وغیرہ بے خیالی میں ہو جاتا ہے چنانچہ مسجد میں وقتی طور پر سونے یا کھانے پینے کے لیے اعتکاف کی نیت کر لیں تو کوئی حرج نہیں۔ اعتکاف کی نیت کھانے پینے یا سونے کی غرض سے نہیں بلکہ ثواب کے حصول کی نیت سے کرنی چاہیے۔

احترامِ مسجد

☆ مسجد کا احترام نہایت ضروری ہے اِسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم اُن کے ساتھ مت بیٹھو کہ اُن کو اللہ تعالیٰ جلشانہٗ سے کچھ کام نہیں"

☆ مسجد کے اندر سوال کرنے (بھیک مانگنے) اور کھوئی ہوئی چیزیں تلاش کرنے کے لیے آوازیں بلند کرنا سخت منع ہے اِسی طرح مسجد میں بھاگنا دوڑنا اور شور پیدا کرنا بھی سخت منع ہے۔ یہاں تک کہ جماعت کھڑی ہونے کی صورت میں بھی دوڑ کر جماعت کے ساتھ ملنے سے منع کیا گیا ہے۔

☆ مسجد کے اندر سوال کرنے والے کو کچھ نہ دیں کیونکہ مسجد کے اندر سوال کرنا حرام ہے۔

☆ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کسی کو مسجد میں با آوازِ بلند گمشدہ چیز ڈھونڈتے ہوئے سنے تو کہے، ''اللہ تعالیٰ جلشانہٗ تیری گمشدہ چیز تجھے نہ ملائے کیونکہ مسجدیں اِس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں''۔ (مسلم)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''ترجمہ: مسجد میں جائز (مباح) بات کرنا بھی مکروہ ہے اور یہ عمل نیکیوں کو کھا جاتا ہے''

☆ عام طور پر مسجد میں گفتگو کرتے ہوئے بات چیت طوالت پکڑ جاتی ہے اور مباح باتوں سے دنیاوی اور غیر شرعی گفتگو تک سلسلہ دراز ہو جاتا ہے لہذا چاہیے کہ مباح گفتگو سے بھی پرہیز کیا جائے۔ ایک روایت کے مطابق مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لانے کا باعث ہے۔

☆ معتکف کے لیے مسجد میں گفتگو سے پرہیز حد درجہ زیادہ ضروری ہے کیونکہ اُس نے ہمہ وقت مسجد میں رہنا ہے اور یہ نہ ہو کہ آیا تو ثواب اور نیکیاں حاصل کرنے تھا مگر واپسی پر اپنی جھولی پہلی نیکیوں سے بھی خالی کر کے چلا جائے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنبٍ

☆ مسجد کے اندر بدبودار چیز کھانا یا کھا کر آنا سخت منع ہے کیونکہ بدبو سے رحمت کے فرشتوں کو اذیت پہنچتی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے پیاز، لہسن یا گیندنا (ایک بدبودار سبزی) کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں، فرشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم)

☆ معتکف کو چاہیے کہ ہر وقت خوشبو لگا کر رکھے اور بدبو سے بچنے کی کوشش کرے۔

☆ مسجد میں کاغذ کے ٹکڑے، تنکے اور بال وغیرہ مت پھینکیں۔ جذب القلوب میں لکھا ہے کہ مسجد میں اگر ایک تنکا بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں تنکا پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ مسجد کے اندر ادب واحترام سے چلنا چاہیے۔ زور زور سے پاؤں مار کر چلنا پھرنا

یا دھمک پیدا کرنا منع ہے۔ اِسی طرح کوئی چیز رکھیں تو آہستگی سے رکھیں اور مسجد میں ادب و احترام سے بیٹھیں۔ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا آداب کے خلاف اور قبلہ رُخ پھیلانا تو سخت بے ادبی اور ناجائز ہے۔

☆ مسجد کی دیوار یا فرش پر میل کچیل لگانا، ناک صاف کرنا اور مسجد کی صف وغیرہ سے دھاگے یا تنکے کھینچنا سخت منع ہے۔

☆ وضو کرنے کے بعد اپنے اعضاء کا پانی وضو خانے ہی میں گرا دیں اور پاؤں بھی وہیں خشک کریں۔ مسجد میں آ کر وضو کے پانی کے چھینٹے گرانا یا پاؤں صاف کرنا سخت منع ہے۔

☆ مسجد میں چھینک مارتے یا ڈکار لیتے ہوئے احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ حتیٰ الامکان آواز کو دبانے کی کوشش کریں۔ اِسی طرح جمائی لیتے ہوئے آواز نکالنے سے پرہیز چاہیے اگر جمائی نہ رُکے تو اُوپر والے دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبا لیں یا پھر ہتھیلی کی پشت منہ پر رکھ لیں۔ جمائی روکنے کے لیے دل میں یہ خیال کرنا بھی مفید ہے کہ ''انبیاء کرام علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔''

☆ بحالتِ اعتکاف مسجد میں کپڑے بدلتے ہوئے، کنگھی کرتے ہوئے اور بالوں میں تیل لگاتے ہوئے یا ناخن تراشتے ہوئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنی چادر بچھا کر اُس پر متذکرہ اُمور سرانجام دیں تاکہ معتکف کے بال یا ناخن یا کچھ اور مسجد کی صفوں پر یا فرش پر نہ گرے۔ بصورتِ دیگر مسجد میں ان چیزوں کے گرنے اور نہ اُٹھانے پر گنہگار ہوگا۔

☆ مسجد میں کھانا کھاتے ہوئے انتہائی احتیاط سے کام لیں۔ سالن، پانی یا روٹی کے ٹکڑے زمین پر گرانا سخت ناجائز ہے۔ اپنا دسترخوان بچھا کر کھانا کھائیں۔

☆ مسجد میں تلاوت کرتے ہوئے عبادت اور ذکر و اذکار میں مشغول دوسرے لوگوں کا خیال رکھیں اور قرآن کریم کے ادب و احترام کا خود خیال رکھیں کہ دوسروں کی پیٹھ پیچھے یا نیچے بیٹھ کر نہ پڑھیں۔

اعتکاف میں جائز اُمور

☆ اعتکاف کے دوران نیک اور اچھی باتیں کرنا، قرآن شریف کی تلاوت کرنا، ذکرِ الٰہی کرنا اور درود شریف پڑھتے رہنا، علوم دینیہ کا پڑھنا اور پڑھانا، وعظ و نصیحت کرنا اور سننا، تبلیغ و تربیت کرنا بالکل جائز ہے۔ ☆ اعتکاف گاہ میں کھانا، پینا اور سونا بھی جائز ہے۔ ☆ بحالتِ اعتکاف مسجد میں کپڑے تبدیل کر سکتے ہیں، عطر لگا سکتے ہیں، داڑھی اور سر کے بالوں میں تیل لگا سکتے ہیں مگر صرف ٹھنڈک یا تازگی حاصل کرنے کے لیے نہانا منع ہے سوائے غسل واجب ہو جائے تو جائز ہے۔ ☆ ٹھنڈک یا تازگی حاصل کرنے کے لیے حدودِ مسجد میں رہتے ہوئے کسی ٹب یا برتن وغیرہ میں بیٹھ کر نہا سکتے ہیں مگر احتیاط ضروری ہے کہ پانی کے چھینٹے مسجد میں نہ گریں۔ ☆ اگر کوئی حکیم، اُستاد، کاریگر یا عالم ہے تو بلا اُجرت بحالتِ اعتکاف کسی کی مدد کر سکتا ہے۔ بلکہ یہ ثواب کا کام ہوگا۔ ☆ کپڑے اور برتن وغیرہ مسجد میں دھو سکتے ہیں بشرطیکہ مسجد کی دری یا فرش پر کوئی چھینٹا نہ گرے۔ اِس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی بڑے برتن یا ٹب وغیرہ میں دھولیں۔ ☆ معتکف کا کوئی ضرورت کی چیز خریدنا یا نکاح کرنا بھی جائز ہے۔ ☆ درِمختار میں لکھا ہے کہ اگر معتکف نے نیت کرتے ہوئے تیمارداری یا جنازہ پڑھنے کے لیے جانے کی نیت (دل کے ارادے کے ساتھ ساتھ زبانی اظہار کرتے ہوئے) کی تھی تو اب جا سکتا ہے ورنہ نہیں جا سکتا جبکہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیثِ پاک کے مطابق اِن دونوں کاموں کے لیے معتکف نہیں نکل سکتا چنانچہ بہتری اور فائدہ یقیناً احتیاط برتنے میں ہے۔ ☆ اعتکاف کرنے والا دو عذروں کے سبب سے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔

1۔ "حاجتِ طبعی"

جیسے رفع حاجت، غسل واجب اور وضو ٹوٹ جانے پر وضو کرنے کے لئے جانا (وضو قائم تھا مگر عادتاً تازہ کرنے کے لیے گئے تو جائز نہیں) ☆ رفع حاجت یا غسل واجب کے لیے اعتکاف گاہ سے صرف بقدرِ ضرورت باہر نکلنا جائز ہے۔ ☆ اعتکاف گاہ سے قریبی

بیت الخلا تک جانا جائز ہے تاہم اگر طبیعت قریبی بیت الخلاء میں صفائی نہ ہونے کے سبب گھبراتی ہو تو کسی دوسرے بیت الخلاء تک جانا بھی جائز ہے۔ ☆ قضائے حاجت یا غسل کے لیے گئے تو طہارت کر کے فوراً واپس چلے آئیں۔ ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اگر معتکف کے دو مکان ہوں، ایک اعتکاف گاہ سے قریب اور دوسرا دور ہو تو نزدیک والے مکان میں جائے۔ بلا عذر دور والے مکان میں جانے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

2۔ "حاجتِ شرعی"

جیسے نماز جمعہ کے لئے جانا جب کہ معتکف کی مسجد میں نماز جمعہ نہ ہوتی ہو۔ (جمعہ کی نماز کیلئے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے نکلنا چاہیے کہ جامع مسجد پہنچ کر خطبہ سے پہلے چار رکعت سنتیں پڑھ سکے۔) نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد چھ رکعت پڑھنے سے زائد ٹھہرنا مکروہ ہے۔

☆ اگر معتکف نے اذان دینی ہے اور مسجد کے منارے پر جانے کا راستہ مسجد کے باہر سے ہو تو پھر معتکف اذان دینے کے لیے جا سکتا ہے کیونکہ یہ حاجتِ شرعی ہے۔

درج بالا بیان کردہ عذروں کے سوا بلا وجہ سے مسجد سے نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگرچہ بھول کر ہی نکلے۔ (درمختار) ☆ اگر مسجد گر گئی یا کسی نے زبردستی مسجد سے نکال دیا اور وہ فوراً ہی کسی دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (فتاوی عالمگیری، بہار شریعت)

☆ اعتکاف کرنے والا بالکل ہی چپ نہ رہے نہ لوگوں سے بہت زیادہ بات چیت کرے بلکہ اس کو چاہئے کہ نفل نمازیں زیادہ پڑھے، تلاوت کرے، علم دین کا درس دے، اولیا و صالحین کے حالات سنے اور دوسروں کو سنائے، کثرت سے درود شریف پڑھے اور ذکر الٰہی کرے، اکثر باوضو رہے اور دنیا داری کے خیالات سے دل کو پاک وصاف رکھے اور بکثرت رو رو کر اور گڑگڑا کر خداوند تعالیٰ سے دعا اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔ (فتاوی عالمگیری)

جتنا ہو سکے سادہ سے سادہ غذا اور اشیاء استعمال کریں، اِس سے پاکیزگی میں اضافہ ہوگا، دوسرا وضو زیادہ دیر تک قائم رہے گا، تیسرا صحت خراب نہیں ہوگی۔

مکروہاتِ اعتکاف

☆ بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا، مثلاً ذکر و نعت، قرآن مجید کی تلاوت اور تبلیغ و تربیت سے بھی اپنے آپ کو روک لینے کو عبادت اور کارِ ثواب سمجھنا مکروہ ہے جبکہ لغویات و غیر شرعی گفتگو سے اپنے آپ کو بچانا اور خاموش رہنا عبادت ہے۔ ☆ مسجد کے آداب کا خیال نہ رکھتے ہوئے کی جانے والی خرید و فروخت مکروہ ہے۔ ☆ اعتکاف کے دوران لین دین جائز ہے بشرطیکہ مسجد میں مال لا کر منڈی نہ بنالیں۔ ☆ لغویات اور غیر شرعی گفتگو اور لڑائی جھگڑا مکروہ ہے۔ ☆ معتکف اگر بہ نیت عبادت بالکل چپ رہے کہ چپ رہنے کو ثواب سمجھے تو یہ مکروہ تحریمی اور اگر چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھ کر نہ بھی چپ رہے تو حرج نہیں اور بری باتوں سے چپ رہا تو چپ رہنا مکروہ نہیں بلکہ یہ تو اعلیٰ درجے کی بات ہے کیونکہ بری باتوں سے زبان کو روکے رہنا بہر حال واجب ہے اور جس بات میں ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح باتیں تو یہ بھی بلاضرورت معتکف کو مکروہ ہیں، کیونکہ بلاضرورت مسجد میں مباح کلام بھی نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (درمختار) ☆ اگر معتکف نے حالتِ اعتکاف میں کوئی گناہ کر لیا جیسے بدنگاہی، بدگمانی، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، فحش کلامی، طنز و مذاق کرنا، گانے باجے سننا، گالی گلوچ کرنا، ناحق لڑائی جھگڑا کرنا، داڑھی منڈانا یا سگریٹ وغیرہ پینا اور کوئی نشہ آور چیز کھانا وغیرہ تو اعتکاف فاسد نہیں ہوا۔ تاہم یہ سب چیزیں عام حالات میں سخت گناہ والی ہیں تو پھر اعتکاف میں اِن کا گناہ اور زیادہ ہوگا۔

مفسداتِ اعتکاف (اعتکاف ٹوٹنے کی وجوہات)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "معتکف کے لیے صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ کسی مریض کی عیادت کو جائے، نہ کسی جنازے میں شامل ہو، نہ کسی عورت کو چھوئے، نہ اُس کے ساتھ ملاپ کرے اور نہ ہی ناگزیر ضروریات کے سوا کسی بھی ضرورت کے لیے باہر نکلے"۔

☆ چونکہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے لہذا روزہ توڑ دینے سے بھی اعتکاف

ٹوٹ جاتا ہے خواہ یہ روزہ کسی غلطی سے ٹوٹا ہو یا مجبوری سے۔ ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے فاسد ہونے کا باعث بن گیا جیسے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک کھاتے رہے یا غروبِ آفتاب سے پہلے ہی اذان شروع ہو گئی یا سائرن شروع ہو گیا اور روزہ افطار کر لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ اذان وسائرن وقت سے پہلے ہو گئے تھے۔ بہر حال روزہ ٹوٹ گیا۔ یا روزہ یاد ہونے کے باوجود کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق میں اُتر گیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اعتکاف بھی ٹوٹ گیا۔ ☆ اگر روزہ ہی یاد نہ رہا اور بھول کر کچھ کھا پی لیا تو اس سے نہ روزہ ٹوٹا اور نہ ہی اعتکاف۔ ☆ معتکف رفع حاجت یا غسل واجب کے لیے اعتکاف گاہ سے باہر گیا اور قرض خواہ نے روک لیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ ☆ معتکف اگر بے ہوش یا مجنون (پاگل) ہو گیا اور یہ بے ہوشی یا جنون طول پکڑ جائے کہ روزہ نہ ہو سکے تو اعتکاف جاتا رہا اور قضا واجب ہے اگرچہ کئی سال کے بعد صحت مند ہو۔ ☆ اگر معتکف کے لیے کوئی کھانا لانے والا نہیں ہے تو پھر کھانا لانے کے لیے باہر نکلنا جائز ہے لیکن کھانا واپس مسجد میں آ کر ہی کھانا ہوگا۔

☆ کسی سے ملاقات کرنے، بات چیت کرنے یا مسجد سے کچھ چُرا کر بھاگنے والے کو پکڑنے کے لیے باہر نکلے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ ☆ اگر کسی بیماری یا مرض کے علاج کے لیے مسجد سے باہر نکل گئے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ ☆ وضو خانے والی جگہ پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے باتیں کرنا، مسلسل مسواک کرتے رہنا، صابن سے منہ ہاتھ دھونا، بالوں میں کنگھا کرنا وغیرہ اُس صورت میں بالکل ناجائز ہے جب یہ حدودِ مسجد سے جدا ہوں اور مسجد کی ملکیت میں شامل ہونے کے باوجود بعض کے نزدیک اعتکاف فاسد کرنے کی ایک وجہ ہے لہذا ان تمام باتوں سے احتیاط کرنی چاہیے۔ ☆ طہارت خانے میں بیٹھ کر رفع حاجت کے بعد سگریٹ پیتے رہے یا پان کھاتے رہے تو حدودِ مسجد سے جدا ہونے کی صورت میں اعتکاف ٹوٹ جائے گا جبکہ مسجد کی جگہ میں شامل ہونے کے باوجود بعض کے نزدیک اعتکاف فاسد ہو جائے گا ورنہ مکروہ

تو بہر حال ہے۔ ☆ وضو، غسل واجب یا قضائے حاجت کے لیے معتکف باہر جائے تو کہیں رُکے بغیر واپس حدودِ مسجد میں آ جائے۔ اگر راستے میں کوئی سلام کرے، سوال کرے یا کوئی مریض مل جائے جس کی عیادت کرنی ہو تو رُکنا سخت منع ہے۔ اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ تاہم رُکے بغیر جواب دینا یا عیادت کرنا اعتکاف فاسد نہیں کرے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کی حالت میں کسی مریض کے پاس سے گزرتے تو بغیر ٹھہرے اور راستے سے ہٹے بغیر گذرتے ہوئے اُس کا حال معلوم فرما لیتے۔ (ابوداؤد)

☆ اعتکاف کرنے والوں کے لئے بلا عذر مسجد سے نکلنا حرام ہے۔ اگر نکلے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا چاہے قصداً نکلے یا بھول کر۔ اس طرح عورت نے جس گھر میں اعتکاف کیا ہے اس کا اس گھر سے نکلنا حرام ہے۔ اگر عورت اس مکان سے باہر نکل گئی تو خواہ قصداً نکلی یا بھول کر، اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار،) ☆ حاجتِ طبعی یا حاجتِ شرعی کے بغیر (جو پیچھے بیان کی گئی ہیں) مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ ☆ کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ دیر (خواہ ایک لمحہ) ٹھہرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

حدودِ مسجد سے کیا مراد ہے؟

☆ بعض فقہاء کے نزدیک مسجد سے مراد خاص وہ حصہء زمین ہے جو نماز کے لیے تیار کیا گیا ہو۔ باقی جو حصہ اِس سے خارج ہو وہ درحقیقت مسجد کے حکم میں نہیں خواہ ضروریاتِ مسجد ہی کے لیے وقف ہو۔ جیسے امام کا حجرہ، مسجد سے ملحق مدرسہ، جنازہ گاہ، وضو خانہ، غسل واستنجا خانہ وغیرہ۔ یہ تمام جگہیں مقامِ سجدہ سے خارج ہیں۔ یہ فتویٰ احتیاط سے قریب تر ہے۔

☆ بعض فقہاء کے نزدیک ضروریاتِ مسجد کے لیے وقف جگہیں بھی مسجد کے حکم میں ہیں مثلاً وضو کرنے کی جگہ، استنجاء کرنے کی جگہ، جوتے اُتارنے کی جگہ، ملحق مدرسہ کی جگہ وغیرہ ☆ تاہم احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اِن مقامات پر جانے سے گریز کیا جائے کیونکہ زمانہء نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وضو اور قضائے حاجات کی جگہیں مسجد کی جگہ میں شامل وشمار نہ تھیں تاہم

وقت کے ساتھ ساتھ وضو اور قضائے حاجات کی جگہیں بھی مسجد کی جگہ میں شامل ہو گئیں۔

[اگرچہ ضروریاتِ مسجد میں داخل مقامات کو بعض فقہاء نے حدود مسجد میں شمار کیا ہے مگر وضو پر وضو یا ٹھنڈک اور تازگی حاصل کرنے کے لیے غسل کرنا پھر بھی ممنوع ہے!!! چنانچہ حق بات یہی ہے کہ نفسِ مسجد میں داخل مقامات یعنی جو مقاماتِ سجدہ مقرر کیے گئے ہیں کو حدودِ شرعی متصور کیا جائے اور بلاضرورت باہر جانے سے گریز کیا جائے تاکہ شک وشبہ سے ذہن ودل پاک رہے۔] ☆ اگر مسجد کی چھت پر جانے کا راستہ باہر سے ہے تو معتکف مسجد کی چھت پر نہیں جا سکتا لیکن اگر مسجد کی چھت پر جانے کے لیے راستہ مسجد کے اندر ہی سے ہے تو مسجد کی چھت پر جانا بھی جائز ہے۔ اِسی طرح محراب جس طرح بعض اوقات باہر ہوتا ہے لہذا وہاں بھی نہ جائے اور اگر محراب کی جگہ مسجد کی ملکیت میں شمار ہو تو وہاں جانا بھی جائز ہے۔ ☆ مسجد کی حدود سے باہر نکلنا یہ ہے کہ دونوں پاؤں مسجد سے باہر نکل جائیں، فقط سر یا ہاتھ وغیرہ باہر نکالنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔

اعتکاف توڑنے کی جائز صورتیں

درج ذیل صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہو جائے گا مگر اعتکاف کی قضاء بھی لازم ہوگی۔ ☆ اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر نہیں ہو سکتا تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔ ☆ اگر کوئی عزیز، محرم یا زوجہ کا انتقال ہو جائے تو نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے کے لیے اعتکاف توڑ سکتے ہیں مگر قضاء کرنا واجب ہو جائے گا۔ (دُرِ مختار میں ہے کہ اگر اعتکاف کی نیت کرتے ہوئے جنازے میں شرکت کی نیت کر لی تھی تو اب شرکت کرنا جائز ہوگا) ☆ کوئی نقصان ہو رہا ہو، کسی کو مدد کی اشد ضرورت ہو، کہیں آگ لگ گئی ہو، کوئی ڈوب رہا ہو یا آپکی گواہی کی ضرورت پڑ جائے جس سے کسی حقدار کو اُسکا حق مل رہا ہو تو اعتکاف توڑ کر مدد کریں۔ ☆ فرض جہاد کے لیے اعلان ہو جائے تو اعتکاف ختم کرنا جائز ہو جائے گا۔ ☆ اگر کوئی جنازہ آ جائے اور کوئی دوسرا جنازہ پڑھنے والا نہ ہو تو اعتکاف ختم کر

سکتے ہیں۔ ☆ اگر کوئی شخص معتکف کو زبردستی باہر نکال دے یا معتکف کی گرفتاری کا حکم آ جائے تو بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے جبکہ فوراً کسی دوسری مسجد میں جانا ممکن نہ ہو۔

اعتکاف کی قضاء

اعتکاف واجب کی قضا واجب ہے۔ نفل کی قضا واجب نہیں۔ اس لیے کہ وہ مسجد سے نکلنے پر ٹوٹتا نہیں بلکہ ختم ہو جاتا ہے۔ منت ماننے پر کیا جانے والا اعتکاف اگر ٹوٹ جائے، خواہ نذرِ معین ہو یا غیر معین تو سب ایام کی قضا واجب ہے۔ نئے سرے سے اتنے دن پورے کرے کیونکہ ان میں تسلسل رکھنا لازم ہے اور عشرہ اخیرہ رمضان کا مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے تو صرف اُس ایک دن کی قضاء واجب ہے جس میں اعتکاف ٹوٹا۔ اعتکاف ٹوٹنے کے بعد یہ اعتکاف نفل ہو گیا لہٰذا اب ایک دن کی قضاء چاہے تو رمضان ہی میں کر لے یا رمضان کے بعد۔ ☆ اعتکاف کی قضاء لازم ہے کہ روزہ کے ساتھ کرے۔ قضاء کے لیے کسی بھی دن (ماسوائے عید الفطر اور ذوالحجہ کی دسویں تا تیرہویں تاریخ کہ اِن میں روزہ رکھنا حرام ہے) قبل از اذانِ مغرب معتکف ہو جائے اور اگلے دن روزہ رکھے، پھر روزہ افطار کرنے کے بعد اعتکاف ختم کر دے۔

☆ اعتکاف کی قضا صرف قصداً اعتکاف توڑنے ہی سے نہیں ہوتی بلکہ اگر عذر کی وجہ سے بھی اعتکاف چھوڑ دیا مثلاً بیمار ہو گیا یا بلا اختیار چھوٹا جیسے عورت کو حیض یا نفاس آیا، جنون یا بے ہوشی طاری ہوئی یا روزہ ٹوٹ گیا تو ان صورتوں میں بھی قضا واجب ہے۔

اعتکاف کا فدیہ

اگر کسی وجہ سے اعتکاف قضاء کرنے کی مہلت نہ ملے یا مرض، بیماری، بڑھاپے کی وجہ سے اعتکاف نہ کر سکتا ہو اور موت کا وقت آن پہنچے یا کسی فوت شدہ کے عزیز و اقارب کو معلوم ہو کہ مرحوم کے ذمہ اعتکاف کی قضاء تھی تو واجب ہے کہ اُس کی طرف سے اعتکاف کا فدیہ ادا

کریں۔ اعتکاف کا فدیہ کسی مستحق زکوٰۃ کو صدقہ ءفطر کی مقدار کے برابر (یعنی سوا دو کلو) گیہوں یا اُس کی قیمت ادا کر دیں۔

ضروری نوٹ

ضروری بات یہ ہے کہ اعتکاف ہو یا کوئی بھی عبادت اس میں صرف رضائے الٰہی کی نیت رکھے۔ دکھاوا، نیک نامی اور شہرت کو ہرگز ہرگز دخل نہ دے ورنہ ہر عبادت بے نور و بے رونق بلکہ ضائع و غارت ہو جائے گی اور ثواب کی جگہ گناہ نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

☆ اعتکاف کے نو یا دس دن اللہ کریم جلشانہٗ کے لیے گذارنے کے بعد چاند نظر آتے ہی بے صبری و بے قراری کا مظاہرہ کیوں؟ عید الفطر کی خوشی کا احساس ہونے کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک کی جدائی کا دُکھ بھی محسوس ہونا چاہیے! سکون اور وقار کے ساتھ رہیں! اپنے دل کی طرف نگاہ رکھیں کہیں بے جا خوشی سے لبریز ہو کر اِس احساس کو جگہ تو نہیں دے رہا کہ اتنے دن مشقت میں گذرے اور اب جان چھوٹ گئی؟ افسردہ دلی کے ساتھ مسجد سے باہر نکلیں، اعتکاف کی تکمیل اور عبادت و ریاضت میں گذرے لمحات یاد کر کے خوشی محسوس کریں۔ دیگر معتکف حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دانستہ نادانستہ غلطی کی معافی بھی طلب کریں۔ اللہ کریم جلشانہٗ کی بارگاہ میں دعا کریں۔ خوب روئیں اگر رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت بنا لیں اور دعا کر کے اپنی تمنائیں، آرزوئیں بَر لائیں۔ لوگوں کے ساتھ ساتھ اپنے رب کو بھی منائیں۔

☆ ہو سکے تو عید الفطر کی رات اُسی مسجد میں گذاریں، بزرگانِ دین کا یہی طریقہ تھا ورنہ کم از کم عشاء اور فجر کی نمازیں با جماعت ادا کریں۔

اعتکاف کے بعد سال بھر نماز با جماعت ادا کرنے کی پابندی کرنی چاہیے اور چاہیے کہ غیر شرعی حرکات سے اپنے آپ کو دور رکھے تا کہ تربیت کا رنگ نکھر کر اُجلا ہو جائے۔ مساجد کو مخصوص ایام تک محدود کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ آباد کرنا چاہیے۔

شجرۂ طریقت سلسلہ نقشبندیہ، مجددیہ، طیّبیہ حضرت کرماں والا شریف

یا اللہ کرم کر اپنی عطا کے واسطے
رحم کر ہم پر محمد مصطفےٰ ﷺ کے واسطے

بخش دے ساری خطائیں اے مرے مولا کریم
حضرت صدیق اکبر با وفا کے واسطے

دولت صبر و رضا دے خوگر تسلیم کر
حضرت سلمان فارس بے ریا کے واسطے

کر عنایت مجھ کو سوز و مستی اے خدا
حضرت قاسم امام و مقتدا کے واسطے

میرا دل معمور کر صدق و یقیں کے نور سے
جعفر صادق امام الاولیاء کے واسطے

فضل سے اپنے عطا کر دولت قرب و حضور
شیخ کامل بایزید باخدا کے واسطے

ابوالحسن خرقانی ، شیخ بوعلی صاحب کمال
خواجہ یوسف شہ جود و سخا کے واسطے

عبدالخالق غجدوانی عارف و محمود نیز
شیخ علی رامیتنی شاہ ہدیٰ کے واسطے

خواجہ بابا سماسی حضرت سید امیر
نقشبند ما بہاؤ الدین ضیاء کے واسطے

شیخ علاؤ الدین عطار حقیقت آشنا
حضرت یعقوب چرخی با صفا کے واسطے

خواجہ احرار دانائے رموزِ معرفت
اور محمد زاہد حضرت مولانا کے واسطے

شیخ درویش محمد اور خواجگی امکنگی
باقی باللہ عارفِ راہ ہدیٰ کے واسطے

شیخ سرہندی مجدد الف ثانی خضر راہ
پیر کامل شیخ احمد پیشوا کے واسطے

حضرت قیوم ثانی خواجہ معصوم و سعید
اور عبدالاحد گل شاہ کے واسطے

خواجہ حنفی ، شیخ زکی اور محمد نیز
خواجہ زمان سلطان الاولیاء کے واسطے

حضرتِ خواجہ محمد قاضی احمد ، شاہ حسین
اور امام باعلی مشکل کشا کے واسطے

حضرت صادق علی بابا امیرالدین ولی
ہادیان دیں پناہ حق آشنا کے واسطے

یا الٰہی معرفت اور سوز و مستی کر عطا
شیر حق شیر محمد باصفا کے واسطے

قطب عالم شیخ کامل چارۂ بے چارگاں
حضرت اسمٰعیل شاہ غوث الوریٰ کے واسطے

کر عطا سب کو الٰہی دو جہاں کی نعمتیں
شاہ کرماں والے اتقیاء کے واسطے

پیر سیّد محمد علی ، خواجہ سیّد عثمان علی
وارثانِ بحر کرم ، اولیاء کے واسطے

محبتِ رسول ﷺ کو دلوں میں فروغ دے
میر طیب علی راہنما کے واسطے

کر کرم کر وا کرم دونوں جہاں میں رکھ شرم
کر کرم اے کرماں والے تو خدا کے واسطے

1
ASKAR
نظرِ کرم حضرت کرماں والے سرکار
حضرت کرماں والا فلنگ اسٹیشن

AL KARAM
Bricks
ہمارے ہاں ہر قسم کی اینٹ اور ٹائیل وغیرہ دستیاب ہے

Builders
Real Estate
We Deal In All Kinds Of Properties
0345-4003563
0321-4003563
0300-4003563
محتاجِ کرم محمود اکبر گِل

Monthly "MUJALLA HAZRAT KARMANWALA" Reg No. CPL-144
Ramzan ul Mubarik 1443 Hijri, April 2022

سالانہ محفل میلاد 14 15 ربیع الاول

سالانہ عرس مبارک 27 28 فروری

سالانہ ختم شہدائے کربلا 10 محرم

زیر سایہ پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری پیر سیّد محمد میرام بخاری

زیر نگرانی پیر سیّد شہریار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

Like /Hazratkarmanwala /Babajee.karmanwala YouTube/karmanwala www.karmanwala.com

حضرت کرمانوالہ گڈز
کیریر ٹرانسپورٹ کمپنی

سرپرست اعلیٰ: سیّد صمصام علی شاہ بخاری

نظر کرم: پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری

حاجی بارش علی 0300-8102963 0336-8102963

حاجی وارث علی 0300-7058900 0302-7058563

پراچہ کانٹا بہاولنگر روڈ منچن آباد

کرماں والا گارمنٹس فیکٹری

گارمنٹس مینوفیکچر اینڈ ایکسپورٹرز

پروپرائیٹر: محمد جمیل آرائیں

پلاٹ نمبر 82,83 سیکٹر KDA, 31 -C-1 کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

021-35158786

0302-2021791
0310-1321791